उर्दू संग्रह

पुस्तक का नाम सुरत सागर पत्रिका और योग आसन की दो पुस्तकें हैं

लेखक एडीटर प्रभाती लाहौर

प्रकाशन वर्ष 1930

आमत संख्या 1569

1569

اوم

روحانی جسمانی اور تواریخی مضامین کا منوہر گلدستہ

ماہواری

سکھ ساگر لاہور

ایڈیٹر پریم پارتھی

[illegible]

ہرماہ انگریزی کی پندرہ تاریخ کو دفتر مارتنڈ لاہور سے شایع ہوتا ہے

دفتر سکھ ساگر سے مندرجہ ذیل رسالجات شایع ہوتے ہیں

(۱) **مارتنڈ لاہور** - گیان - دھیان اور یوگ کا منوہر گلدستہ - پڑھ کر من باغ باغ ہوجاتا ہے
قیمت سالانہ ۳ روپیہ - فی پرچہ ۶

(۲) **سکھ ساگر لاہور** - ہرقسم کے روحانی - اخلاقی طبی اور تواریخی مضامین شایع کرتا ہے
قیمت سالانہ ۲ روپیہ - فی پرچہ ۳

مارتنڈ و سکھ ساگر ہر دو رسالجات کا سالانہ چندہ صرف پانچ روپیہ ہے

(۳) - **مہابھارت** - مکمل سنسکرت گرنتھ مہابھارت کا اصلی ترجمہ ماہواری چھپتا ہے -
ماہ مئی ۱۹۳۰ء تک قریباً دو ہزار ۲۰۰۰ صفحات کلاں چھپ چکے ہیں - قیمت سالانہ صرف للعہ ہے
مارتنڈ - سکھ ساگر و مہابھارت تینوں رسالجات کا سالانہ چندہ صرف نو روپیہ ہے -

خط وکتابت کا پتہ :-

منیجر رسالہ مارتنڈ - سکھ ساگر و اشاعت مہابھارت ماہین باغ لوہاری دروازہ لاہور

عام الیکٹرک پریس سٹریٹ مدیر اخبار لاہور میں باہتمام لالہ رام لال ورما پارتھی ایڈیٹر پبلشر و پرنٹر دفتر سکھ ساگر لاہور ماہین باغ لوہاری

رسالہ مارتنڈ کے خاص نمبر

اگر آپ بھائی روحانی و اخلاقی ترقی کرنا چاہتے ہیں۔ تو مندرجہ ذیل مارتنڈ کے خاص نمبر دل کو ضرور پڑھیں

۱- روحانی نمبر- ایشور بھگتوں کے لئے خاص طور پر قابل مطالعہ ہے قیمت ۴/

۲- پرانایام نمبر- پرانایام کا آسان طریقہ اور فوائد ۰۲/

۳- آنند نمبر- سچے آنند کے حصول کا طریقہ- پڑھتے ہی محویت طاری ہو جاتی ہے ۰۲/

۴- صحت نمبر- تندرستی کی حفاظت کے آسان اور قابل عمل اصول ۰۲/

۵- افسانہ نمبر- دلچسپ و روحانی و تواریخی افسانے ۰۲/

۶- اوتم وچار نمبر- بری عادات سے نجات حاصل کرنے کا طریقہ ۰۲/

۷- آتم کلیان نمبر- اپنی بھلائی کرنے کا سچا اور سیدھا مارگ ۰۲/

۸- عملی یوگ نمبر- جسمانی و روحانی ترقی کے لئے پرانایام کی چند ورزشیں ۰۲/

۹- پیسے کی مایا نمبر- اگر پیسے کی مایا جال کا حال پڑھنا چاہو- تو اسے پڑھو ۰۲/

۱۰- مانسک شکتی وکاش نمبر- دماغی طاقت بڑھانے کے لئے روحانی وسائل ۰۲/

۱۱- ہولی نمبر- ہنسی دلگی کا اخلاقی سامان۔ پڑھئے اور خوش ہو جیئے ہر دو حصہ ۸/

۱۲- اپاسنا نمبر- پرارتھنا اور اپاسنا کی عمدہ کتاب ہے ۰۲/

۱۳- شہد نمبر- شہد کے ذریعے تمام بیماریوں کا علاج ۰۳/

۱۴- تحفہ سرما نمبر- صحت اور تندرستی بڑھانے کے لئے پچاسوں طاقت کے مجربات- ۰۲/

۱۵- شردھا بھگتی پرکاش نمبر- ایشور بھگتوں کے لئے اول چیز ہے ۰۲/

۱۶- کتھا نمبر- دلچسپ روحانی کتھائیں ۰۳/

(رعایت یکشت خریداری پر محصول ڈاک معاف)

ملنے کا پتہ: مینیجر رسالہ مارتنڈ سکھ ساگر و مہا بھارت مابین باغ لوہاری و موری دروازہ لاہور

رجسٹرڈ ایل نمبر

اوم

سکھ ساگر یوگ نمبر

لاہور

سالانہ چندہ عہ

قیمت فی پرچہ ۳ر

نمبر ۱	بابت ماہ مئی سنہ ۱۹۳ء مطابق ماہ جیٹھ سمبت ۱۹۹۰	جلد ۱

سوال و جواب

سوال۔ تیرتھ کیا ہے؟

جواب۔ شری بھگوان کے چرن کملوں کا بھجن ہی تیرتھ ہے

سوال۔ رتن یعنی سچی دولت کیا ہے؟

جواب۔ نرمل بدھی دگیتا ادھیائے ۲ کے مطابق شدھ بدھی ہی رتن ہے

سوال۔ شاستر کیا ہے؟

جواب۔ جس کے سننے سے دویت بھاو مٹ جاوے۔ کیول ایشور ہی ایشور کا جلوہ نظر آوے وہی شاستر ہے

سوال۔ متر کون ہے؟

جواب۔ تتو گیان دبرھم وچار ہی نتیہ اُپکار کرنیوالا اور سکھ دینے والا سچا متر ہے

سوال۔ دشمن کون ہے؟

جواب۔ بُری واسنائیں دکام کرودھ ہی انسان کی دشمن ہیں۔ جو دُکھ دینے میں بڑی ہوشیار ہیں

رسالہ سکھ ساگر کے نیم

(۱) سکھ ساگر ہر انگریزی ماہ کی پندرہ تاریخ کو شائع ہوتا ہے (۲) اس کا سالانہ چندہ صرف عہ اور خریداران مارتنڈ سے ۱۲ عہ لیا جاتا ہے۔ یعنی مارتنڈ و سکھ ساگر دونو کا سالانہ چندہ صرف ۶ ہے (۳) ممالک غیر سے مارتنڈ و سکھ ساگر ہر دو رسالجات کا سالانہ چندہ چھ روپے لیا جاتا ہے (۴) سکھ ساگر کے نمونہ کے لئے ۲ کے ٹکٹ آنے چاہئیں۔ خاص نمبروں کی قیمت زیادہ ہوتی ہے (۵) جہاں تک ہو سکے خریداران کو اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیجنا چاہئے۔ وی پی منگانے میں ۲ آنے زیادہ خرچ آئے گا۔ (۶) دفتر سے پوری طرح پڑتال کر کے ہر ایک خریدار کے نام رسالجات بھیجے جاتے ہیں۔ اگر کوئی پرچہ نہ ملے۔ تو اسی مہینے شکایت آنے سے دوبارہ پرچہ بھیج دیا جاتا ہے۔ (۷) جوابی امور کے لئے جوابی کارڈ یا لفافہ میں ایک آنہ کا ٹکٹ آنا چاہئے۔ (۸) خریداران سکھ ساگر میں سے کسی بھائی کو خدانخواستہ اگر کوئی جسمانی کشٹ ہو یا جو بھائی آتمک شانتی اور روحانی ترقی کے خواہشمند ہوں۔ ان کی سیوا ہم مفت کرنے کے لئے تیار ہیں۔ واپسی کارڈ یا لفافہ میں ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر سب خریداران یہ سیوا ہم سے لے سکتے ہیں۔

تمام خط و کتابت بنام

مینیجر رسالہ سکھ ساگر (دفتر مارتنڈ) اندرون باغ لوہاری موہن دوارہ لاہور

اوم

پرارتھنا

(وید منتر)

(۱) اَستوما سدگمئے (۲) تمسوما جیوترگمئے (۳) مرتیورما امرتم گمئے

ترجمہ نثر

(۱) ہے میرے پربھو! مجھکو است یعنی ناراستی سے ست یعنی راستی کی طرف لے چل

(۲) ہے جیوتی کے بھنڈار! مجھے تاریکی سے روشنی کی طرف لے چل

(۳) ہے نتیہ سروپ! مجھکو موت سے امرت یعنی لافانیت کی طرف لے چل

ترجمہ نظم

ناحق سے تو چھڑا کر حق کا پتہ بتاوے
تاریکی سے بچا کر تو نور کو دکھاوے
اور موت سے ہٹا کر لافانیت جتاوے

اوم شانتی! شانتی!! شانتی!!!

ایشور بھجن ہی سب دکھوں کو ناش کرتا ہے

منش ماترا کی اچھیا ہے۔ کہ سکھم بھویات۔ دُکھ مابھویات۔ یعنی ہم کو سکھ ہو۔ دُکھ کبھی بھی نہ ہو۔ اس لئے سکھ کو ہی سب منش چاہتے ہیں۔ مگر اودیا یعنی موہ کے جال میں پھنس کر دُکھ رُوپ کامناؤں کو ہی سکھ سمجھ کر ہر روز دکھ کے ساگر میں غوطے کھاتے رہتے ہیں۔ وجہ یہ کہ ایشور بھجن جو کہ سب دکھوں کو چھڑا کر سچا سکھ دینے والا ہے اس کے بنا اُن کو سکھ کہاں سے ملے؟ میرے پیارے بھائیو! اگر آپ سچ مچ سکھ کے ابھلاشی ہو۔ تو اس ادھیاتم یوگ کو بار بار پڑھو۔ ایک دو دفعہ نہیں۔ دس دفعہ نہیں۔ بلکہ سو بار پڑھو۔ اور یوگ کے حقیقی تتو کو گرہن کر کے اس کی سادھنا میں لگ جاؤ۔ مہاپرشوں نے کہا ہے کہ

ते विहाय दातव्यं सहस्रं स्नानमाचरेत
क्षं विहाय भोक्तव्यं कोटिं त्यक्त्वा हरिं स्मरेत ॥

ترجمہ۔ اگر دان کرنے کا موقع آوے تو سو کام چھوڑ کر بھی دان کرنا چاہئے۔ سنان کا وقت ہو جائے۔ تو ہزار کام چھوڑ کر بھی سنان کرنا چاہئے۔ اگر بھوک لگے۔ تو لاکھ کام چھوڑ کر بھی بھوجن کرنا چاہئے۔ اور ایشور کا بھجن تو کروڑوں کام چھوڑ کر بھی ضرور کرنا چاہئے کیونکہ اس ناپائیدار جسم کا کچھ بھروسہ نہیں ہے۔ کون جانتا ہے۔ کل ارے گھڑی بھر میں کیا ہوگا؟ یہ منش دیہہ صرف بھگوات پراپتی کے لئے ہی ملی ہے۔ اس کو یوں ہی گنوا دینا بڑی مورکھتا ہے۔ اس لئے پیارو! آؤ۔ بھگوان کی چرن شرن میں۔ وہیں تمہیں سچا سکھ مل سکیگا۔

آپ کے چرنوں کا سیوک

"پرمار بھگتی"

اُدھیاتم یوگ

اوم

یوگ پر یوگی راج شری یت اربندو گھوش کے پاکیزہ خیالات

۱۔ یوگ کا سوروپ

ہم یوگ کا ابھیاس اپنے لئے نہیں کرتے۔ بلکہ بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے۔ اگرچہ یوگ سے مکتی ملتی ہے۔ مگر اس کا اُودیش انفرادی یا نجی مکتی نہیں ہے۔ ساری بنی نوع انسان کی ترقی اور مکتی ہی اس کا اودیش ہے۔ یوگ ذاتی یا نجی آنند کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ ایشور یہ آنند کو سنسار میں لانے کا ہی دوسرا نام یوگ ہے۔ اس سنسار میں ست جگ قائم کرنا ہی یوگ سادھن کا ایک ماتر اُودیش ہے اپنے لئے ہمیں موکھش کی کوئی چنتا نہیں۔ کیونکہ آتما تو نتیہ مکت ہے اور بندھن کیول مایا روپ ہیں۔ حقیقت میں ہم بندھے ہوئے نہیں ہیں۔ آزاد ہیں۔ مگر پرپنچ اور مایا کی وجہ سے ہی اپنے آپ کو بندھا ہوا سمجھتے ہیں۔ بھگوان جب چاہیں۔ ہم مکت ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ سرو شکتیمان پرماتما اس وشو لیلا کے سوامی ہیں۔ وہی ہم کو اپنی مرضی کے مطابق کئی طرح کے ناچ نچاتے ہیں۔ بنا اُن کی آگیا اور مرضی کے کوئی بھی آتما اس (سنسار روپی) کھیل سے الگ نہیں ہو

سکتا۔ بھگوان کی لیلا میں حصہ لینے کے لئے کئی طرح کے بھیس بدلتے رہنے پر بھی اپنے کو بھول نہیں سکتے۔ ہم کبھی پن کرتے ہیں۔ کبھی پاپ۔ کبھی بھوگ ولاس میں مگن رہتے ہیں۔ تو کبھی دُکھ کے ساگر میں ڈوبنے لگتے ہیں۔ کبھی آنند کو انوبھو کرتے ہیں۔ کبھی دُکھ کا۔ کبھی بھوگ میں مست رہتے ہیں۔ تو کبھی ویراگیہ کی ترنگیں اُٹھتی ہیں۔ یہ سب بھگوان کی پریرنا اور لیلا ہے۔ جب بھگوان ہم سے جو کھیل کرانا چاہتے ہیں۔ ہم اُسے ہی حتے الامکان ... پالن کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہ اننت یگ (سدا) سے یہ لیلا رچتے چلے آرہے ہیں۔ اور سدا ہی کھیل کھیلا کرتے ہیں۔ اس میں کسی طرح کی بُرائی نہیں۔ نفرت نہیں۔ خوف نہیں۔ یہی بھگوان کی لیلا ہے۔ بدھیمان وہی ہے۔ جو اس ستیہ بھید کو جانتا ہے۔ اور اس کے مطابق عمل کرتا ہے۔ جس ساج میں بھگوان اُسے سجا دیتے ہیں۔ اسی میں وہ پرم آنند پاتا ہے۔ اور بھگوان کے اشارے کے مطابق کھیل کھیلا کرتا ہے۔ کیونکہ سرشٹی جیو کے آنند کے لئے ہی بنائی گئی ہے۔

بھارت یوگیوں کی بھومی ہے

گیانی لوگ اس راز کو سمجھ کر سدا بھگوان کی مرضی کے مطابق ہی چلا کرتے ہیں۔ اور جو ناچ وہ نچاتا ہے۔ وہی ناچ ناچتے ہیں۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ بھگوان کی مرضی کے مطابق کام کرنا ہی (بھگوان کی مرضی کو پورا کرنا ہی) اس منش شریر کا پہلا فرض ہے۔ اگر ایسا نہ ہو۔ تو اس قادر مطلق کی مرضی کے خلاف عمل کرنے کی جرأت کون کر سکتا ہے۔ جس وقت اس دنیا پر خوفناک طوائف الملوکی چھا جاتی ہے۔ کئی طرح کی آفتوں۔ تکلیفوں اور بیماریوں سے پرانی رکھشا (بچاؤ) کے لئے تراہ تراہ پکارتے ہیں۔ اس وقت کے لئے بھگوان کوئی ایسا مقام مقرر کر

رکھتے ہیں۔ جہاں کے رہنے والے اس خطرے یا تکالیف کی پرواہ نہ کر کے وشو کے ہت گیان کی رکھشا کرتے ہیں۔ اس چترنگی میں بھارت ورش ہی بھگوان کا وہ مقرر کردہ مقام معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ اس وقت بھگوان سنسار میں تامسی پربھاو پھیلا کر اگیانتا کا دوندو۔ کرودھ۔ دُکھ۔ نربلتا اور خود غرضی کا یُدھ کرا رہے ہیں۔ جس وقت اہنکار کو بڑھا کر ہر ایک پرانی کو اُسی میں چلاتے ہوئے ہنسا (مار دھاڑ بغض و عناد اور ابتری کی لیلا وہ کراتے ہیں۔ جس وقت اگیان رُوپی اندھکار سے اس جگت کو ڈھک کر پرانی مانز سے دُراچار۔ وشیوں میں پھنسا دٹ اور اخلاقی کمزوری پھیلا کر اپنی لیلا شروع کرتے ہیں۔ یعنی جب انہوں نے اپنی لیلا (سرشٹی) کی لیلا) دیکھنے کا آنند لینا چاہا۔ تو بھارت ورش کے گیان سورج کو اگیانتا (جہالت) کے بادلوں سے ڈھک دیا۔ اس کا بل ویریہ کھوس لیا۔ اس کی شکتی چھین لی اور اُسے تنزل کے گڑھے میں گرا دیا۔ جس سے کہ یہ سنسار کی اس لیلا میں روکاوٹ نہ ڈال سکے۔ اور جب بھگوان کی مرضی اس جگت کے اگیان اندھکار کو ہٹا کر اُسے پورے طور پر ترقی کے بام پہ پہنچانے کی ہوتی ہے۔ تب بھگوان تامسی لیلا کا پردہ ہٹا کر نارائن کے رُوپ میں جگت میں پرگٹ ہوتے ہیں اور پریم گیان اور شکتی کی بے بہا دولت سے سنسار کو مالا مال کر دیتے ہیں۔ اس وقت وہ بھارت ورش کے خوابیدہ گیان۔ پریم اور شکتی کو بیدار کر دیتے ہیں جس سے وہ اپنی شکتی۔ بُدھی اور شبھ اچھا (پاکیزہ خیالات) سے سارے سنسار کو گیان اور پریم سے بھر دیتا ہے۔ اور بھگوان کی اس لیلا کا ادھکاری بنتا ہے۔

بھگوان کی پریرنا (اچھا) سے ہی بھارت ورش اتنے دنوں تک سوتا رہا

اور بھارت ورش کے رشی منی اور یوگی سنسار کے سارے گیان کو اپنے میں سمیٹ

کر سمادھی لے کر آنند چنتن میں مگن رہے ۔ اپنے پرم بھگت شیشیوں اور بھگتوں کے ساتھ اس جہالت (عالمگیر اودیا) کے زمانہ میں وہ لوگ پہاڑوں کی غاروں میں یا سنسان بنوں میں پرمانند میں مگن ہو کر وقت کی انتظار میں تھے ۔ یکایک بھگوان کی مرضی سے اُن کا حکم پا کر وہ رِشی لوگ جگت کو سچے گیان سے پرکاشمان کرنے کے لئے ۔ اس دیش میں ست گیان کا پرچار کرنے کے لئے آ رہے ہیں ۔ یہی وجہ ہے ۔ کہ آج نیم مردہ بھارت ورش جاگ اُٹھا ہے ۔ اور کمزور دُبلے پتلے ہڈیوں کی پنجر بھارت کی سنتان خالی ہاتھ بنا کسی کی مدد کے آج سنسار پر فتح حاصل کرنے کے لئے کمر کس کر تیار ہو گئی ہے ۔ سنسار کی متکبر قومیں غرور و نخوت میں چور ہو کر بھارت کو بہت ہی ناچیز سمجھ کر اس کو ٹھکرا رہی تھیں ۔ مگر آج ان تھوڑے سالوں میں ہی بھارت نے حیرت انگیز ترقی کی ہے ۔ اور دُنیا نہایت تعجب اور خوشی کی نگاہوں سے بھارت کی طرف دیکھ رہی ہے ۔

بھارت کی یہ بیداری خواب نہیں ہے

جھوٹ نہیں ہے ۔ وہم نہیں ہے ۔ بلکہ امر واقعہ ہے ۔ کہ بھارت ورش جاگ اُٹھا ہے ۔ یہ بیداری جتنی جلدی ہوئی ہے ۔ اتنی ہی یہ دیرپا بھی رہے گی[۱]

[۱] تقسیم بنگال کے بعد ہی سارے بنگال میں بیداری کا آغاز ہوا ہے ۔ مگر ادھر مہاتما گاندھی کے ستیہ آگرہ کی تحریک سے یہ اتنی تیز رفتار ہو گئی کہ سارا سنسار متعجب ہو رہا ہے ۔ جو کام دوسرے ملکوں نے تلواروں ۔ توپوں ۔ مشین گنوں ۔ بموں اور زہریلی گیسوں کے ذریعے کیا جس کام کے لئے خون کی ندیاں بہائی گئیں ۔ لاکھوں بندگان خدا کی قربانی دی گئی ۔ وہی کام آج بھارت ورش خالی ہاتھوں کر کے دنیا کو حیرت میں ڈال رہا ہے ۔ دنیا کے بڑے بڑے ملک اس بات کو تسلیم کر رہے ہیں ۔ کہ بھارت ورش آتمک بل ستیہ اہنسا کی بھومی

اگرچہ بھارت ورش کے پاس اس وقت کچھ نہیں ہے۔ اس کے پاس غلامی کے پنجہ سے چھوٹنے کے دُنیوی سادھن (توپ تفنگ وغیرہ) نہیں ہیں۔ پھر بھی اپنے تپو بل کے سہارے پر یہ سب کچھ کرلے گا۔ اس کو ایشور پر بھروسہ ہے۔ وشواس ہے۔ یہ وشواس اس جگت کو جڑ بتلانے والوں کی حدود سے بالکل پرے ہے۔ اور اُن کی سمجھ سے اوپر ہے۔ بھگوان کی سہایتا سے ہی بھارت ورش سنسار کو گیان کی بھکشا دے گا۔ اور ساری دنیا پر چنک۔ اجات شترو اور کارت ویریہ کی طرح اٹل بھاو سے حکومت کرلیگا۔ اور یہ سنسار ایک بار پھر سوَرگ ہو جاویگا۔ اس لئے ہم کہتے ہیں۔ کہ بھارت ورش کی یہ سادھنا کسی ایک دیش کسی ایک قوم اور کسی ایک شخص کے لئے مخصوص نہیں ہے۔ یہ سادھنا سارے جگت کے کلیان کے لئے ہے۔ یہی یوگ کا سروپ ہے۔

۲۔ یوگ کا آدرش یعنی مقصد اعلیٰ

بھگوان کی مرضی کے بغیر دنیا میں کوئی بھی بات نہیں ہوتی۔ اچھے برے۔ شبھ اشبھ سبھی کام اُن کی مرضی کے تابع ہیں۔ اُن کی پریرنا سے ہی خوفناک قحط کے زمانے میں پیٹ کی جوالا سے دُکھی نرناری آدمی کا ماس تک کھانے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ خوفناک طغیانی یا پلیگ وغیرہ کے پھیلنے سے یکایک چاروں طرف ہاہاکار مچ

ہے۔ بھارت ورش کی قسمت کے ستارے مہاتما گاندھی جی آج سنسار کے سبھی ملکوں میں دیوتا کی طرح پوجے جاتے ہیں۔ دُنیا انہیں "سب سے بڑی ہستی" مان رہی ہے بھارت ورش کی یہ بیداری بھگوان کی مرضی سے ہی ہوئی ہے۔

جاتا ہے۔ اور دیش غارت ہو جاتا ہے۔ غدر انقلاب۔ جنگ و جدل وغیرہ کئی طرح کی آفتوں سے بنی نوع انسان حد درجہ دکھی ہو کر ترا ہ ترا ہ پکارنے لگ جاتے ہیں۔ اور پھر انہیں بھگوان کی مرضی سے ملک میں شانتی چھا جاتی ہے۔ زمین دھن دھان سے بھرپور ہو کر لوگوں کو سکھی اور خوشحالی بنا دیتی ہے۔ پرانی ماتا کا ہر شہ سنیہہ۔ پریتی اور دیا کے بھاوؤں سے بھر جاتا ہے۔ اور وہ باہم محبت اور پریم کے ساتھ سکھ شانتی سے رہنے لگتے ہیں۔ یہ سب بھگوان کی لیلا کا ہی پھل ہے

بھگوان لیلا مئے ہیں

بے شمار کروڑ ہا برہمانڈوں کی سرشٹی بھی لیلا مئے کی لیلا سے ہوئی ہے بھگوان کی لیلا سے ہی یہ جگت پرکاشمان اور شگفتہ ہو کر ناقابل بیان سوندریہ کی پربھا ضیاء پھیلا رہا ہے اور ایک دن بھگوان کی لیلا کے لئے ہی یہ بیشمار تارے۔ ستارے چاند۔ سورج۔ سورگ لوک۔ مرتیو لوک اور رساتل وغیرہ کسی گہرے گڑھے میں ڈوب جائیں گے۔ سگن برہم نرگن ہو جائے گا۔ پرکاش برہم اپرکاش (اندھیرے) میں روپ رہت ہو کر چھپ جائے گا اس کا بیان کرنے کے لئے انسان کے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ اس لئے اگر منش جاتی میں ہی اُن کی لیلا کا آغاز ہوا ہے۔ تو یہ تعجب کی کونسی بات ہے۔ اس میں وشواس نہ کرنے کی کوئی بات دکھائی نہیں دیتی۔ یہ لیلا انادی ہے۔ اس کا آدانت نہیں ہے۔ یہ انادی کال سے رتھ کے پہئے کی طرح چکر لگاتی آرہی ہے۔ اس لیلا کے گن اور وکاش کے لحاظ سے آدمیوں نے اُسے چار حصوں میں منقسم کر دیا ہے۔ بتدریج اُن کے نام ست جگ۔ تریتا یگ۔ دواپر یگ اور کلجگ ہیں۔ انادی کال سے بھگوان کی لیلا اسی سلسلہ سے دریا کے بہاؤ کی طرح بہتی چلی آرہی ہے ست یگ کے بعد تریتا۔ تریتا کے بعد دواپر اور دواپر کے بعد کلجگ کا ظہور ہوتا

ہے۔ اور کلجگ کے بعد پھر ست یگ ترینتا وغیرہ کی باری آتی ہے اسلئے

کلجگ ہی سادھن کا اُتّم یگ ہے

کیونکہ آنے والے ست یگ (سورگ راجیہ) کے لئے بھگوان اسی جگ میں منش ماتر کو تیار کرتے ہیں۔ چاروں یگوں میں پہلا اور سب سے بڑا یگ **ست یگ** ہے۔ اس یگ میں دیوتا نواس کرتے ہیں۔ پرتھوی پر دھرم اپنے چاروں چرنوں سمیت براجمان رہتا ہے۔ زمین زرخیز ہو کر سنسار کے سبھی پرانیوں کو تندرست۔ بلوان اور ہرشٹ پشٹ بناتی ہے۔ براہمن وید ودیا میں ماہر ہوتے ہیں۔ کھشتری یگیہ یاگ کرتے رہتے ہیں۔ ویش شری وشنو بھگوان کی پوجا میں من لگا کر دھرم پوروک بنج بیوپار کر کے سکھ کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور شودر دو جاتیوں کی سیوا میں مستعد رہتے ہیں۔ اس طرح اس یگ میں ورن آشرم دھرم کی پورن پرتشٹھا ہوتی ہے۔ سارے نناری چوری عیاری وغیرہ برائیوں کو تیاگ کر ہر قسم کے دکھ اور کشٹ سے آزاد ہو کر سکھی جیون بسر کرتے ہیں۔ بھگوان کا پورا آنند انسانی زندگی میں اسی یگ میں پرگٹ ہوتا ہے۔ انسان کو اپنی کوشش سے کچھ نہیں کرنا پڑتا۔ سوبھاو شکتی ہی انسان کو ستیہ بھاو سے بھر دیتی ہے۔ مگر اپنا وقت پورا ہو جانے پر آنند کا یہ کھیل بھی ٹوٹنا شروع ہو جاتا ہے۔ انسان کی چیشٹھا شکتی پربل ہوتی ہے۔ قدرت اتنی ہی تیز نیچے کی طرف اترنے لگتی ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ دھرم کے چار چرنوں میں سے ایک چرن نشٹ ہو جاتا ہے۔ اور ترینتا یگ کا آگمن ہوتا ہے۔ سوبھاو میں تبدیلی ہو جانے پر بھی انسان حاصل شدہ حقوق کو یکایک چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ اہنکار کی مستی میں چور ہوئے منش بھگوان کی مرضی

سمجھنے میں قاصر رہتے ہیں۔ اور جو کچھ وہ بھگوان انشٹ کرتے ہیں۔ اس کی حفاظت کے لئے زیادہ سے زیادہ کوشش کرنے لگتے ہیں۔ دواپر جگ میں انسان عقل کی مدد سے نیتک، اور سماجک قوانین کو بنا کر اس دیوی ست جگ کو گھیر رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ مگر سوبھاؤ شکتی ست یگ کے کئی اثرات (پرکنوں) کو نشٹ کر دیتی ہے۔ اور صرف آدھے پن کے سہارے انسان اس دنیا میں سکھ دکھ پاپ پن سے ملی جلی زندگی بسر کرتا ہے۔ کلجگ میں دھرم بالکل لوپ ہو جاتا ہے پن کا جو کچھ انش باقی رہ جاتا ہے۔ وہ بھی پاپ کی گہری تاریکی میں پڑ کر بہت ہی دھندلا اور نامعلوم رہ جاتا ہے۔

ہم پہلے ہی کہہ آئے ہیں۔ کہ یہ کلجگ بالکل برا نہیں ہے۔ کیونکہ آنے والے یگ کو اور بھی مہان اور مکمل بنانے کے لئے اسی یگ میں سعی اور انوشٹھان کیا جاتا ہے۔ پھر ست یگ کی نئی تیاری ہونے لگتی ہے۔ پانچ چھ ہزار سال ہو کلجگ کے گذرے ہیں۔ اتنے دنوں میں بھارت ورش کا رہا سہا سب پراچین اکثیوریہ پراچین گیان۔ پراچین سچائی اور دھرم سب کا انت ہو گیا۔ وید۔ اپنشد اور بھارت کے دیگر پراچین دھرم گرنتھوں میں جن سچائیوں کا ذکر ہے۔ ان کا پرچار بہت ہی کم رہ گیا ہے۔ مگر

اب پھر سنگٹھن کا یگ آ گیا ہے

بھارت کی ترقی کا آغاز ہو گیا ہے۔ آفات کی کالی گھٹا جو بھارت کے آسمان پر منڈلا رہی تھی۔ ہٹ رہی ہے۔ مشرقی آسمان میں اُوجل پرکاش دکھائی دینے لگا ہے (جاپان کی بیداری کی طرف اشارہ ہے) قدرت کے غائبانہ مندر میں سندر دیپک جگمگانے لگا ہے۔ جلد ہی بھگوان کی آرتی اتاری جائیگی

نئے یگ کے آغاز کی ترتیب میں دھرم نیتی۔ ودیا گیان وغیرہ کئی طرح تحریکیں انسانی جماعت میں ظہور پذیر ہوئی دیکھی جا رہی ہیں۔ مگر حقیقی سچائی کا پتہ کسی نے بھی نہیں پایا ہے۔ سب سے پہلے بھارت ورش ہی اس سچائی کا پتہ لگانے کے قابل ہوگا جس دھرم۔ ستیہ۔ پریم اور ایشور بھگوان نے دُنیا پرلانے کی خواہش کی ہے۔ وہ زمانہ حال کے لوگوں کے ذریعے ہونا ممکن نہیں ہے۔ یکبارگی کایا پلٹ کرنی ہوگی۔ انقلاب بپا کرنا ہوگا۔ پُرانے سنسکاروں سے یہ کام سدھ نہیں ہو سکتا۔ بیرونی زندگی میں تھوڑی سی تبدیلی لانے یا پرانی رسومات کو بدل دینے سے یہ کام پورا نہیں ہوگا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اس ہیئت سنگٹھن کا اندر سے آغاز ہونا چاہیئے۔ انسانی انتہ کرن کو ایک دم سے نئی شکل و صورت اختیار کرنی ہوگی۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ انسانی جماعت اور سنسار کی سب چیزوں کا سوبھاو ہی حیرت انگیز طور سے بدل گیا ہے۔ ایکتا کا بھاو بدل کر انیکتا آ گئی ہے۔ ہر ایک انسان کے انتہ کرن میں جو سمتا (یکسوئی) کا بھاو تھا اس نے دشمنا (اختلاف) کی صورت اختیار کر لی ہے۔ اسی

بھاو کے بدلنے کے لئے یوگ کا آشرہ لینا ہوگا

سیاسی یا سوشل سنگٹھن سے یا کسی آدرش یا درشن شاستر کی مدد سے اس میں مکمل تغیر و تبدل ہونا ممکن نہیں۔ یوگ کے ذریعے ہمیں اپنے اندر سے بھگوان کو پراپت کرنا ہوگا۔ اپنے جیون کو بھگوت بھاو سے پھر سنگٹھت کرنا ہوگا۔ پورن یوگ کے ذریعے ہی یہ سب ممکن ہے۔ بھارت ورش اپنا سب کچھ کھو کر بھی جس یوگ پدھتی کی رکھشا اننت دنوں سے غائبانہ طور سے کرتا رہا ہے۔ اس پورن یوگ کی سادھنا سے سدھ کر بھارت ورش نئے یگ کو قائم کریگا

یہ یوگ کسی خاص اُددیش (مقصد) کی تکمیل کے لئے اختیار کرنے سے کام نہیں چل سکتا. مکتی اور آنند اگرچہ یوگ کے انتم پھل ہیں تو بھی منش کے اندر بھگوان کی پراپتی ہی دھنا کا مکھیہ اُددیش ہے. اس مادی جسم میں ہی دیو نا لی لیلا پوران ہوگی. اس مہان سنکلپ (منش ماتر میں ایشور کو دیکھنا) کو لے کر ہم سادھنا کے مارگ میں آگے قدم بڑھائینگے.

۳ - یوگ اور اس کی سادھنا

یوگ اور پرتھوی ان دونو کا الگ الگ گیان سب سے پربل ہے. فرق صرف یہی ہے. کہ جو بھگوان میں لَو لگاتے ہیں. انہیں سنسار کی سبھی چیزوں سے ناطہ توڑنا پڑتا ہے. ہم لوگوں کی دھارنا ہے. کہ بھگوان ہی ستیہ اور تتیہ وستو ہیں. جگت تو صرف متھیا اور مایا ہے. اس لئے ہم لوگوں کو دھرم سادھنا کے لئے تیاگ بھاو دھارن کر کے اس جگت سے سبھی طرح کا ناطہ توڑ کر سنسار کے سبھی ایشوریہ کو مل مُوتر کی طرح عبث سمجھ کر ایسی حالت میں پہنچنا ہے. جس کا اس مادی دنیا سے کچھ تعلق نہ ہو. مگر ہم لوگ جس تتو کے پرچار کرنے میں لگے ہیں. اس کے اندر بھگوان اور اس جگت میں کسی قسم کا بھید بھاو نہیں ہے بلکہ برہم اور جگت ایک ہی ہے. ابھید ہے. اسی بات پر زور دیا گیا ہے.

ہم لوگ اس جگت کو اور اس کی مجموعی ترقی کو دو بیہ درشٹی سے دیکھنا چاہتے ہیں. کثیف جسم سے لے کر آتما تک سبھی جگدیشور کا ایشوریہ ہے. اسی کا پرشاد ہے. اسی ایک وشواس کو من میں رکھ کر ہم سچدانند میں لین ہونا چاہتے ہیں. کیونکہ اس سنسار میں سمادھی کے گیان کو کرم کھشیتر (عملی میدان) میں بدل دینا

ہی ہم لوگوں کا مقصد اعلےٰ ہے۔

اس مقصد کی تکمیل کے لئے زندگی کو تھوڑا تھوڑا کر کے نئے بھاوٗں (خیالات) کو گرہن کرنے کے لئے تیار کرنا ہوگا۔ وہی ہم لوگوں کا دویہ جیون ہوگا۔ اور اُسی دیو چرتر کا سنگٹھن کرنا ہی ہمارے آنے والے سنہری یُگ کا تخیل ہے۔ اس سنہری یگ کے قائم کرنے کے لئے ہی ہماری سادھنا ہے۔ اسی دیو لیلا کو پورا کرنے کے لئے ہی ہم لوگوں نے اس اُدیوگ پرب کا آغاز کیا ہے۔ مگر یہ یوگ کسی سوارتھ ودیش (ذاتی خود غرضی) کے لئے نہ ہو۔ خواہ اس کا مقصود مکتی اور آنند ہی کیوں نہ ہو۔ اس مہاپرب کا آغاز اپنے اور دوسرے لوگوں کے ہردیوں میں جیون کی جیوتی جگمگانے والا ہو۔ اس لئے اب ہم آپ کو یہ بات بتلا دینگے۔ کہ کس طریقے سے ہم لوگ اپنی انسانی زندگی کو ڈھالیں۔ جس سے بھگوان کی لیلا پوری طرح سے تکمیل کو پہنچ جائے۔ زندگی کو توڑ مروڑ کر نئے بھاؤ گٹھت کرنے کے لئے ہٹھ اور راج یوگ کی سادھنا میں لگنے سے بھی موجودہ حالت میں مقصد براری نہیں ہوسکتی۔ اور نہ صرف گیان یوگ ہی ہمارے مقصد کی تکمیل کے لئے پوری طرح سے مفید ہوسکتا ہے۔ اس لئے اپنی مقصد براری کے لئے ہمیں کسی ایسی یوگ پدھتی کو اختیار کرنا ہوگا۔ جو ان سے آسان مگر زیادہ پھل دایک ہو۔ اس طرح کی یوگ پدھتی ہی

اُدھیاتم یوگ

ہے۔ مگر اس یوگ مارگ میں قدم رکھنے والوں کو سب سے پہلے انتہ کرن میں وِشواس کی درڑھ دھارنا کرنی ہوگی۔ صرف وشواس ہی نہیں۔ بلکہ بدھی کے ذریعے درڑھ دھارنا کرنی ہوگی۔ کہ جو کچھ ہم پرتیکش دیکھتے ہیں یا سُنتے ہیں۔ ہر ایک چیز بات چرند پرند پکش۔ راکشس۔ بھوت پریت۔ پشاچ یہ سب برہم کے ہی بھانت بھانت

کے وکاش (ترقی) میں سب میں بھگوان کا انش ہے۔ ان سے الگ (علاوہ) اس سنسار میں کوئی چیز نہیں ہے۔ ہمیں اپنا کام آچار۔ وچار۔ آہار۔ بیوہار سوبھاو وغیرہ سب کو اس گیان کا پابند کرنا ہوگا۔ کہ جس سے ہم لوگ کبھی بھی اس بات کو نہ بھول جائیں۔ کہ اس سنسار میں ایک پربرہم کے سوا اور کوئی چیز نہیں ہے۔ اس دھارنا کو آتما میں بٹھا کر ہم اس پر برہم سے پرارتھنا کرینگے۔ کہ جو کبھی پرش۔ کبھی پرکرتی۔ کبھی محدود۔ کبھی لامحدود۔ کبھی ایک کبھی انیک ہو جاتا ہے۔ جس نے اپنی سناتن شکتی سے سورگ لوک۔ مرتیولوک اور رساتل کو بنایا ہے۔ جس نے اپنی آتما کو دیوتا۔ منش پشو پکھشی۔ کیٹ پتنگ وغیرہ سبھی روپوں میں پرگٹ کیا ہے۔ جو تینوں جگت میں سم بھاو سے براجمان ہے آتم تیاگ بنا کسی رکاوٹ کے ہونا چاہیئے۔ اس گیان سوتر کی گتی ایک بار بھی رک جانے سے کام چل نہیں سکتا۔ زندگی کی ہر ایک اوستھا۔ ہر ایک گھنٹہ اور ہر ایک کام میں بھگوان کی پریرنا ہے۔ اس دھارنا کو زیادہ سے زیادہ مضبوط کرنے کا اس سے بڑھ کر دوسرا اپائے نہیں ہے۔ ہمیں ایسی بھگوت گیان کی من میں دھارنا کر کے ہی اپنا کام کرنا چاہیئے۔ بھگوان سے الگ ہم کوئی دوسرے جیو ہیں۔ اس بات کی دھارنا ہمیں اپنے ہردے میں لمحہ بھر کے لئے بھی نہیں لانی ہوگی۔ ہمارے پاس کوئی بھی ایسی چیز نہیں ہے جسے ہم اپنا کہہ سکیں۔ سب چیزیں بھگوان کی ہیں۔ یہ جیون بھی اسی کے لئے ہے۔ ہماری واسنا۔ ہماری کامنا۔ ہمارے صلاح مشورے۔ ہمارا آدرش اچھا برا۔ ممکن ناممکن جو کچھ گیان ہے۔ اس سب کو اس بھگوت گیان کے تابع کرنا ہوگا۔ دل کی سب خواہشوں۔ امنگوں اور بدھی کے سب کاروں کو ہٹانا ہوگا۔ دھارنا کرنی ہوگی۔ کہ

"یہ جگت اور ہم ایک ہیں"

اس اننت کروڑوں برہمانڈ کے اندر ایک ہی ست چت آنند پراجمان ہے۔ یہ سب جگت اس پربرہم کے وکاش ہیں۔ وہی اس جگت کے سٹیج پر گیان۔ شکتی اور پریم کی اننت لیلا پرگٹ کرتے اور دکھلاتے ہیں۔ سبھی طرح کے بھید بھاؤں کو دور کرکے۔ اس وشوپتی کے ہاتھ میں اپنے کو کھلونے کی مانند سونپ کر بے فکر ہو جانے سے ہی آنند مل سکے گا۔ اہنکار یعنی میں پن اس اوتم یوگ مارگ میں کانٹوں کی مانند ہے۔ اہنکار دور ہونے سے بھگوان کی پورن لیلا ہم لوگوں کی زندگی میں پرگٹ ہوگی۔ پریم۔ آنند اور شانتی سے ہماری یہ زندگی پوری طرح سے شگفتہ ہو جائے گی۔ اور تبھی ہم حقیقی زندگی کا لطف اٹھا سکینگے۔ کیونکہ تب ہماری زندگی بھگونت لیلا کا آدھار سروپ بن جائے گی۔ اس طرح کا آتم تیاگ اگر سادھک تھوڑا بھی کر سکینگے۔ تو ان کے تمام برے خیالات اور جذبات دور ہو جائینگے۔ جس طرح انجن چلانے والے کی مرضی کے مطابق ہی گاڑی چلتی ہے۔ اسی طرح ہماری زندگی کا رتھ بھی بھگوان کے ہاتھ میں ہوگا۔ اسی وقت اس بھنور میں بھگوان ہی ہمارے سادھک ہونگے اور ہماری زندگی کی ساری اشدھیوں اور دوش کنوں کو دور کرکے پھر وہی سدھ ہونگے۔ ہم لوگ جس بناوٹی یوگ کریا کو اختیار کرتے ہیں۔ وہ سدا اثردہ نہیں بھی ہو سکتی۔ مگر بھگوان کے آدیش کے مطابق سروانتریامی کال شکتی جب ہمارے جیون کو بھگوان کی لیلا بھومی کے قابل بنانے میں لگ جائے گی۔ تب ہماری شدھی ضرور ہوگی۔ اننت کال سے گہری تاریکی میں پڑے ہوئے جیون کے کس کونے میں کون دشمن چھپا پڑا ہے۔ اس کا پتہ لگانے میں شاید ہماری خیالی طاقت اور سادھنا ناکام رہے۔ مگر بھگوان کی درشٹی سے وہ کیسے بچ سکتا ہے۔ اس لئے راج یوگ۔ پرانایام۔ دھیان دھارنا۔ بھگتی تیاگ وغیرہ کے پھل بڑے

پربل اور پربھاد شالی ہونے پر بھی ادھیاتم یوگ کے مقابلے میں زبل اور ادھورے رہتے ہیں۔ مندرجہ بالا پرانایام وغیرہ کریائیں انسان کی سادھنا شکتی کے مطابق ہی پھل دیتی ہیں۔ اس لئے ان سبھوں کے پھل کسی حد تک محدود ہیں۔ مگر ادھیاتم یوگ کا پھل کسی کریا کے آدھین نہیں۔ کیونکہ اننت شکتی شالی بھگوان کی حسب مرضی یہ سدھ ہوتا ہے۔

۴۔ آتم سمرپن

اپنے آپ کو بھگوان کے حوالے کر دینا
(ارتھات)

ہر روز صبح کے وقت مشرق میں اپنی کرنوں کو پھیلاتے ہوئے چاروں طرف کو اپنے لاثانی تیج سے نورانی کرتے ہوئے سورج دیوتا طلوع ہوتے ہیں۔ اور اپنے پرچنڈ تیج سے روئے زمین کے پرانیوں کو تپاتے ہوئے آخر کار مغرب میں جا کر غروب ہو جاتے ہیں۔ یہ کیا ہے؟ یہ بھی بھگوان کی لیلا ہے۔ صبح کے وقت کی دھیمی دھیمی ہوا اپنی خوشبو کو دسوں اطراف میں پھیلاتے ہوئے پھولوں کے ساتھ اٹھکھیلیاں کرتی ہے۔ یہ کیا ہے؟ یہ بھی بھگوان کی لیلا ہے۔ جیو انسانی قالب پا کر ہر روز۔ ہر لحظہ۔ خوشی غمی۔ غصہ۔ خوف وغیرہ جذبات کے بس میں ہو کر کچھ کا کچھ بن جاتا ہے۔ یہ بھی اُسی بھگوان کی لیلا کا ہی کھیل ہے۔ اس سنسار کی سبھی چیزیں خواہ وہ جاندار ہوں یا بے جان۔ سبھی بھگوان کا کھلونا ہیں۔ ان کے ساتھ وہ من مانے بھانت بھانت کے کھیل کھیلا کرتے ہیں۔ اس لیلا کا پورن گیان پراپت کرنے کے لئے سادھک کو سب سے پہلے بھگوان کے

چرنوں میں آتم سمرپن کا سنکلپ کرنا ہوگا۔ اس ادھیاتم یوگ کی پہلی دیکھشا آتم سمرپن ہی ہے۔

لیکن اگر ہردے میں کسی طرح کی آشا لگی ہے۔ کسی قسم کی آکانکھشا بنی ہے۔ اور کسی آدرش تک پہنچنے کی ابھیلاشا لہریں لے رہی ہے۔ اور ان سب سے متاثر ہو کر آتم سمرپن کیا جائے۔ تو وہ کبھی سارتھک نہیں ہو سکتا۔ چنچل من کو، اندریوں کی ورتی کو چاروں طرف سے روک کر اس پرمیشور کے چرنوں میں سمرپن کر دینا ہوگا۔ اس مہابرت کو شروع کرنے کے لئے اس مہا انوشٹھان میں دیکھشت ہونے کے لیے من کی ساری ورتیوں کو بٹور کر اکٹھا کرنا ہوگا۔ یہ ہری جانتا ہے۔ کہ ہمیں آدھار (وسیلہ) بنا کر وہ کونسا کھیل کھیلنا چاہتا ہے۔ ہم تو صرف اس کے آدھار ماتر (وسیلہ محض) ہیں۔ وہ سُوتر دھار ہے۔ اور ہم پاتر (ایکٹر) ہیں۔ اس لئے

تن من اپنا سب کچھ پربھو کو سونپ دو

اس کے لیے کوئی شرط مت کرو۔ کچھ مانگ مت مانگو۔ یوگ سدھی کی بھی خواہش مت کرو۔ بس ہردے میں صرف یہی ایک آشا اور وشواس رکھو۔ کہ اس کی لیلا صرف تمہارے ذریعے ہی پوری ہو۔ جو لوگ کسی غرض کی تکمیل کے لیے یعنی سکام سادھنا کرتے ہیں۔ ایشور ان کی خواہش ضرور پوری کرتا ہے۔ مگر جو لوگ انشکام آتم سمرپن کرتے ہیں۔ انہیں وہ اپنا سب کچھ سمرپن کر دیتا ہے۔ یعنی اپنا سب کچھ وہ ان پر نچھاور کر دیتا ہے۔ کہا بھی ہے۔

ہم بھگتن کے بھگت ہمارے
سن ارجن پرتگیا میری۔ یہ برت ٹرے نہ ٹارے

بھگتے کاج لاج ہیہ دھر کے پائے پیارے دکھاؤں
جا ہیہ جا ہیہ بھیر پرے بھگتن پہ تا ہیہ تا ہیہ جائی چھڑاؤں
جو مم بھگت سوں بیر کرت ہے۔ سو نج بیری مورو
دیکھ وچار بھگت ہت کارن ہانکت ہوں رتھ تیرو
جیتے جیت بھگت اپنے کی ہارے ہار وچاروں
سور داس سن بھگت ورودھی چکر سدرشن ماروں

اس سنسار روپی تماشا گاہ (سٹیج) پہ جو آدمی جس طرح کا سوانگ بھرنا چاہتا ہے۔ جس رنگ روپ میں اپنے آپ کو سجانا چاہتا ہے۔ بھگوان کرپا کر کے اس کے مطابق ہی اس کو سادہن مہیا کر دیتے ہیں۔ مگر جو اس کا اندھ بھگت ہے۔ جو بنا کسی امید اور آکانکشا کے پورے طور پر اپنے آپ کو اس کے چرنوں میں سمرپن کر دیتا ہے۔ اس کے لئے جتنی مستعدی اور لگن سے وہ سادھن مہیا کرے گا۔ اس کے مقابلے میں اور کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔

لالسا تو لالسا ہی ہے۔ اور خواہ وہ بھلی ہو یا بری۔ لالسا سے مغلوب ہو کر کوئی بھی کام کرنا ٹھیک نہیں۔ اس لئے پورن یوگی ہونے کے لئے ضروری ہے۔ کہ بنا کسی طرح کے سوچ وچار کے اپنا سب کچھ پربھو کے چرنوں میں سمرپن کر شانتی لابھ کرنی چاہیئے۔ کیونکہ وہ اپنی مرضی کے مطابق انسان کو جس رنگ میں رنگنا چاہتا ہے۔ رنگ دیتا ہے۔ جو ساج پہنانا چاہتا ہے پہنا دیتا ہے۔ جس بھیس میں کھڑا کرنا چاہتا ہے۔ کھڑا کر دیتا ہے۔ جس یوگی نے آتم سمرپن کر دیا ہے اس کے دل میں سدا یکسوئی اور شانتی کی نرمل جیوتی .... جگمگاتی رہتی ہے جس یوگی نے آتم سمرپن کر دیا ہے۔ اس کی کوئی مخالفت نہیں کر سکتا۔ اس کو آدھار (وسیلہ) بنا کر بھگوان جو کچھ چاہتے ہیں۔ کرتے ہیں۔ جو سادھک آتم سمرپن منتر

کو سدھ کر لیتا ہے۔ یعنی بلا کسی غرض یا کسی کامنا کے بھگوان کے چرنوں میں آتم سمرپن کر دیتا ہے۔ اسی پر بھگوان کلپ ورکش بن کر سبھی ضروری چیزوں کی بارش کرتے ہیں جو اس کو اپنے ہردے میں پریم سے لگا لیتے ہیں۔ اسے اپنا سب کچھ ارپن کر دیتے ہیں۔ وہی بھگوان کی اننت لیلا کے ساکشی ہو کر اننت کال تک زندگی کے دکھوں سے مکت ہو کر پرمانند پد کو پراپت ہوتے ہیں۔

جس وقت ہم آتم سمرپن کرنے کے لئے آگے بڑھتے ہیں۔ تیار ہوتے ہیں۔ اس وقت ہمارے دل کی حالت عجیب طرح کی رہتی ہے۔ جنم جنمانتر کے کئے ہوئے اشدھ سنسکار۔ چٹان کی طرح اٹل ایک طرف کھڑے ہوتے ہیں۔ اپنے سہج سوبھاؤ کے مطابق اندریاں اس مادی جسم سے تعلق رکھنے والے طرح طرح کے بھوگوں میں ہمیں پھنسائے رکھنا چاہتی ہیں۔ اور انہیں چھوڑ کر الگ نہیں ہونا چاہتیں۔ اتنی رکاوٹوں اور اشدھ سنسکاروں سے گھرے ہوئے دل کو جب تک پوری طرح سے شدھ نہ کر لیں۔ سچدانند کے چرنوں کا جیو ادھکاری نہیں ہو سکتا۔ دیگر کئی طرح کے یوگ سادھنوں میں آتم شدھی کے لئے کئی طرح کے اپائے کرنے پڑتے ہیں۔ مگر جس سادھک نے آتم سمرپن کا یوگ دھارن کیا ہے۔ اس کے لئے سب کچھ بھگوان کرتے ہیں جب سادھک کلی طور سے من بچن اور کرم سے لیلا مے شری ہری کے چرن کملوں میں اپنے آپ کو سمرپن کر دیتا ہے۔ اس کے بعد بھگوان کی شکتی کس طرح سے سادھک کو شدھ کر کے اپنے یوگیہ بناتی ہے۔ اس بات کو ہمیں ہمیشہ تماشائی کے طور پر دیکھتے رہنا چاہئے۔ یہی

سادھنا کی دوسری منزل

ہے۔ اس حالت پر پہنچ کر سادھک کو بڑی جرأت اور استقلال کا ساتھ

دینا پڑتا ہے۔ ایسی حالت میں زندگی پر کئی طرح کی مصیبتیں روکاوٹیں۔ دکھ کلیش اور رونگٹے کھڑے کر دینے والے واقعات ایک ایک کر کے پیش آئینگے۔ ایک ایک کر کے اپنا پربھاو اور دیا جال پھیلائینگے۔ ایک مصیبت جائیگی۔ تو دوسری آکھڑی ہوگی۔ اس طرح دکھ سکھ کا چکر رتھ کے پہیئے کی طرح اوپر نیچے گھوما کریگا۔ کبھی دکھ آدیگا۔ کبھی سکھ آدیگا۔ اس حالت میں سادھک کو پہاڑ کی طرح اٹل ہو کر اپنا آسن مضبوط جما کر رکھنا پڑے گا۔ کسی طرح بھی ڈانواں ڈول نہیں ہونا پڑیگا۔ ہر ایک لمحہ اُسے اس بات کا دھیان رکھنا ہوگا۔ کہ اگر اشدھی (ناپاکی) کا شمہ بھر بھی اس جسم کے اندر رہ جائے گا۔ تو یہ جیون کسی بھی حالت میں تکمیل کو نہیں پہنچ سکتا۔ سدا ادھورا ہی بنا رہیگا۔ کئی طرح کی اشدھیوں کو دور کر کے اُسے شدھ بنانا ہی اس کا اصل مقصد ہے۔ زندگی اور موت سے سدا اُداسین ہو کر ہی اس سادھنا کی شاہراہ پر آگے بڑھنا پڑے گا۔ جب تک من میں اٹل شردھا یا وشواس اپنا مضبوط آسن نہیں جمالیگا تب تک جگدیشور کے ہاتھوں میں اپنے کو سونپ کر اس یوگ سادھنا کی دوسری منزل پر قائم رہ سکنا بھی ایک طرح سے ناممکن ہے۔

اشدھتا یعنی ناپاکی کئی صورتیں ہیں۔ مگر شک وشبہ یا وہم سب سے بڑھکر ہے۔ جس وقت کئی طرح کی مصیبتیں آکر اس جسم کو چاروں اطراف سے گھیر لیتی ہیں۔ اور چت میں بے چینی پیدا کرنے لگتی ہیں۔ اس وقت کئی طرح کے بھاو من میں اُٹھنے لگتے ہیں۔ جیسے اب بچاؤ کی کوئی صورت نہیں ہے۔ اس بار تباہی یقینی ہے۔ اس طرح کے خوف کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ بھگوان پر سادھک کا جو وشواس ہے۔ وہ اُٹھنے لگتا ہے۔ اس طرح وشواس کے گھٹ جانے سے سادھک یوگ سے گر جاتا ہے۔ ایسی حالت آنے پہ

ست سنگ کرنے کی ضرورت

ہوا کرتی ہے۔ سادھک کو اپنے شکوک مٹانے کے لئے ست سنگ ضرور کرنا چاہئے اگر ست سنگ میسر نہ ہو۔ تو آتم سمرپن ہی میں محو رہنا چاہئے۔ اور بھگوان کے گیتا میں کہے ہوئے اُپدیشوں کو یاد رکھنا چاہئے۔ کہ

مچتا سرو دُرگانی ۔ مت پرسادات ترشیتی

مطلب یہ کہ تو پورے طور پر آپ کو میرے حوالے کر دے۔ من چت اور کرم سے اپنے آپ کو مجھے سونپ دے تبھی تیرا کلیان ہو سکتا ہے ساری مشکلات اور آفتوں سے چھٹکارہ ہو سکتا ہے۔ ایک یہی بچاؤ کا ہی ایک وسیلہ ہے۔ نہیں تو یوگ بھرشٹ ہو جانا لازمی ہے۔ من میں سدا اس بات کو یاد کرتے رہنا چاہئے۔ کہ ہم نے آتم سمرپن کیا ہے۔ ہماری زندگی کی باہری وِرتیوں کا ناش کرنے کے لئے۔ دل کی ناپاکی کو دور کرنے کے لئے خواہ کتنی بھی خوفناک گھٹنائیں کیوں نہ ہوں۔ ہم ایک دم سے کولہو میں ہی کیوں نہ پیل دئے جائیں مگر ہمیں ان سب باتوں سے لاپرواہ رہنا چاہئے۔ ہم نے اپنا سب کچھ اس کے چرنوں پر ارپن کر دیا ہے۔ اب یہ چیز اس کی ہو گئی ہے۔ اس کی مرضی ہو وہ بچاوے نہ مرضی ہو۔ نشٹ کر دے۔ اس طرح کا پختہ وشواس دل میں جما کر جو لوگ یوگ سادھن کے لئے آگے قدم بڑھا دیں گے۔ ان کی سادھنا ضرور پوری ہو گی۔ انہیں اس ادھیاتم یوگ میں ضرور کامیابی ہو گی اس میں کسی طرح کا شک نہیں

بھگوان کی رکھشا

اس حالت میں سادھک کو ہمیشہ اس بات کو یاد کرتے رہنا ہو گا۔ کہ خود سچدانند

پرمیشور سادھک بن کر ہمارے درمیان کام کر رہے ہیں۔ ان کی مہان کوشش کے مقابلے میں ہماری ناچیز کوشش کسی گنتی میں نہیں۔ اس طرح کے اٹل وشواس سے اہنکار اور وہم کا اوشیہ ہی ناش ہو جائیگا۔ اور سادھک بھگوان کی کرپا پراپت کر کے پرم آنند پد کو پراپت ہوگا۔ اتنا کرنے پر بھی اگر زندگی کی ناؤ سنسار ساگر کے طوفان میں پڑ کر ڈگمگا اُٹھے۔ تو اس وقت بھی سادھک دھیرج کے ساتھ بھگوان کے بچنوں کو یاد کرتا رہیگا

سروان دھرمان پری تجیہ مام ایکم شرنم برج
اہم تواہم سروپاپیبھیو موکشیشیامی ماشچاہ

مطلب یہ کہ "سب دھرموں کو چھوڑ دو ۔۔۔۔ ایک ماتر میرا سمرن کرو۔ اور میرے شرناگت ہو جاؤ۔ میں تمہیں سارے پاپوں اور برائیوں سے بچاؤنگا

بھگوان کہتے ہیں۔ ہمیں دھرم ہیں۔ ہمیں کرم ہیں۔ ہمیں مارگ ہیں۔ اور ہمیں اُپائے ہیں۔ جو سارے سنسار سے ناطہ توڑ کر ہم سے ہی ناطہ جوڑتے ہیں۔ ہمارا ہی ایک ماتر آشرہ لیتے ہیں۔ اُن کے سارے پاپ ناش کر کے ہم اس کو ضرور اچھے دان دیتے ہیں۔ بھگوان نے اپنے ہی منہ سے کہا ہے "ماشچاہ" یعنی مت رنج کر۔ دکھ مت کر۔ خوف مت کر۔ ہم تمہاری رکھشا کرینگے۔ تمہیں تمام دکھوں سے مکت کر دینگے۔ اس لئے ہے بھگوان! تو ہمیں آفتوں سے بچا لے۔

اس طرح تن من لگا کر بھگوان کے سامنے بڑی عاجزی کے ساتھ پرارتھنا کرو۔ اب تمہیں آفتوں اور مصیبتوں سے کیا ڈر؟ اور تمہاری کوشش کا کیا مطلب؟ تمہاری ہستی ہی کیا ہے؟ کیا تمہاری طاقت ایسی ہے۔ کہ تم بھگوان کے کاموں میں ذرا بھی کسی قسم کی تبدیلی کر سکتے ہو؟۔ جب تم نے آتم سمرپن کر دیا۔ تو تمہیں کسی طرح کے شک و شبہ کو جگہ نہ دینی چاہیئے۔ پھر تمہیں ذمہ داری کی ہی کیا پرواہ ہونی چاہیے

جو بھگوان سب پرانیوں کے آشرہ ہیں۔ جو اس اننت سرشٹی کے رچنے ہارے اور پالک ہیں۔ وہی تمہارے بھی کرتا۔ پالک اور رکھشک ہیں۔ تمہارے اس ننھے سے دل کا وہی چلانے والا ہے۔ اس جسم کے اوپر خواہ کتنی بھاری مصیبت آکر گرے بڑی سے بڑی اور دکھدائی بیماریوں سے یہ جسم گھر کر نحیف و نزار ہو جائے۔ مگر تمہیں کبھی گھبرانا نہیں چاہیے۔ تمہیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے۔ کہ بھگوان نے کہا ہے "میں تم کو سب پاپوں سے چھڑا دونگا۔ رنج مت کر" اپنے ہردے کو چت کی درتیوں کو ہمیشہ بے خوفی سے ڈانٹتے رہو۔

"اے نامعتبر چت کی ورتیو! خود بھگوان کے مکھ سے ایسے دان کے بچنوں کو سنکر بھی اہنکار کر کے مایا جال میں پڑ کر مکتی کے اپائے تپسیا وغیرہ میں لگنے کیوں بھاگتی پھرتی ہو؟ صرف ایک بار من۔ بچن اور کرم سے سچدانند پرم پرش پرمیشور کے ہاتھوں میں اپنے کو سمرپن کر کے دیکھو۔ کہ تمہارے بڑے سے بڑے پاپ کے بوجھ کو بھگوان اپنی بھگوت دیا کے سہارے کس طرح اٹھا کر تم سے دور پھینک دیتے ہیں۔ اور تمہیں پرم آنند کے اگادھ ساگر میں مگن کر دیتے ہیں جب تک ناپاکی رہیگی۔ تب تک دکھ کلیش بھی ہوتے رہینگے۔ تمہیں ایک بار یاد کرنا ہوگا کہ ان خرابیوں کو دور کر کے تمہیں ان کی جگہ پر امرت کی دھارا بہانی ہے۔

تکالیف اور مصیبتیں

یوگ کا یہ دوسرا دوار ہے۔ اس دوار پر آکر تمہیں طرح طرح کی مشکلات کے ساتھ جنگ کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ کیونکہ یہاں پر تم صرف تماشائی محض ہو جتنی ہی چنچلتا پیدا ہو۔ من جتنا ہی ڈانواں ڈول ہو۔ اتنی ہی زیادہ بھگوان کی طرف بڑھنے کی کوشش کرو۔ اس یوگ کے مارگ میں جو لوگ آگے بڑھ گئے

ہیں۔ جن لوگوں نے کچھ سدھی پراپت کر لی ہے۔ ان کی سنگت کرو۔ ایک بات سدا دھیان میں رکھنی چاہیئے۔ کہ یہ آتم سمرپن یوگ دیکھنے اور سننے میں جتنا آسان اور سادہ معلوم ہوتا ہے۔ عمل میں لانے پر حقیقت میں ویسا نہیں ہے۔ اگر صرف اتنی بات کہنے یا یاد کرنے محض سے زندگی پوتر ہو جائے۔ کہ ہم نے آتم سمرپن کر دیا ہے۔ تو پھر دوسری باتوں کی ضرورت ہی کہاں سے رہ جاتی ہے۔ زندگی صرف اندر جال ہی نہیں ہے۔ جس طرح تل تل کر کے تمہارے جسم میں اہنکار کی ماترا بڑھی ہے۔ اور آج اتنا پربل روپ دھارن کر کے تم میں موجود ہے۔ اسی طرح آہستہ آہستہ اس اہنکار کا ناش ہوگا۔ اور تبھی تم سارے دکھوں۔ تکلیفوں اور مصیبتوں سے آزاد ہوگے۔ ہر ایک چوٹ پر تمہیں یہ معلوم ہوگا۔ کہ بس اب اس ..... بار ناش ہوا۔ اب بچاؤ کی کوئی صورت نہیں۔ مگر بھگوان کی بانی سدا یاد رکھنا انہوں نے بڑے زور شور سے کہا ہے۔ ”خوف مت کرو۔ ڈرنے کا کوئی مقام نہیں ہے۔ میں تمہارے خوف کو نشٹ کر دونگا۔ ماشچ‌ہ“

۵- یوگ کا آدھار

آتم سمرپن کا سنکلپ کر لینے پر۔ دل میں یہ پختہ عہد کر لینے پر کہ ہم من بچن اور کرم سے بھگوان کے چرنوں میں اپنے کو سمرپن کر دینگے۔ پھر انسان کے لئے خود کرنے لایق کوئی کام نہیں رہ جاتا۔ یعنی اُسے اس بات کی چنتا نہیں رہ جاتی۔ کہ ہم نے فلاں کام کرنا ہے۔ ہم اس کے بانی ہیں۔ ہمارے بنا یہ کام نہیں ہو سکتا۔ وہ صرف تماشائی محض رہ جاتا ہے۔ زندگی کے ہر ایک لمحہ پر جو جو تغیر و تبدل ہوتے ہیں۔ انہیں وہ محض دیکھتا رہتا ہے۔ اُسے اپنے کو پرش

مان لینا پڑتا ہے۔ اور یہ دھارنا کر لینی پڑتی ہے۔ کہ ہمارے سب کاموں کی دیکھ بھال کرنے والا پرم پرش پرماتما ہے۔ اپنی مرضی اور خواہش کے مطابق جو کچھ وہ اچھا سمجھتا ہے کرتا ہے۔ ہم صرف تماشائی ہیں۔ جب ہم نے اپنے آپ کو پورے طور پر بھگوان کے سمرپن کر دیا تو وہ اپنی حسب مرضی ہمیں جس طرح چاہے۔ استعمال کر سکتا ہے۔ اس کے کام میں پھر ہمیں رکاوٹ ڈالنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ ہماری حالت ٹھیک یگیہ کے یجمان کی مانند ہے۔ کسی کام میں دست اندازی کرنے والے ادھکار نہیں ہے۔ مگر اس کی موجودگی سدا لازمی اور ضروری ہے۔ اسے سدا اس بات کا خیال رکھنا پڑتا ہے۔ کہ یگیہ کسی طرح پورن ہو۔ اور اس کے پورن کرنے کے سبھی سادھنوں کا بار اسے اپنے اوپر اٹھانا پڑتا ہے۔ ٹھیک وہی حالت سادھک کی ہے۔ اسے بھی سدا اس بات کا دھیان رکھنا پڑتا ہے کہ بھگوان ہمیں آدھار بنا کر جو لیلا کرنا چاہتے ہیں۔ اس کا بار ہم پورے طور سے سمبھالتے جائیں۔ ان کے کام میں سدا یوگ دیتے جائیں۔ ان کی لیلا سے جو نتیجہ نکلے اس کو شانت چت سے بھوگتے جائیں۔ کیونکہ۔

سب کام بھگوان کا ہے

وہی شکتی روپ، سے کال مورتی بن کر آدمی انت سے پورن، وہ دھان پورو ک یگیہ کی سماپتی کرتا ہے۔ یہی اس کی لیلا ہے۔ تمہیں صرف یجمان بن کر سب سادھن اکٹھے کر کے ٹھیک کر دینا ہوگا۔ اس طرح سمرپت کی ہوئی پورن سامگری ودھی انوسار شکتی روپ۔ شری کرشن کے چرنوں میں ارپن ہوگی۔ تمہیں نشکام ہو کر ہر ایک اوستھا اور ہر ایک گھٹنا کو دیکھتے رہنا چاہیے۔ مگر تمہیں کسی کی مخالفت نہیں کرنی چاہیے۔ . . . .

کیونکہ جس چیز کو تم نے دوسرے کو ارپن کر دیا۔ اس پر تمہارا کسی طرح کا حق نہیں رہا
پھر اس میں دست اندازی کر کے جیون یگیہ کے پھل کو تم ٹھیک طرح سے بھوگ نہیں
سکو گے۔ آتم سمرپن کا یوگ گرہن کر لینے کے بعد تمہارے ہردے سے
یہ بھاؤ دُور ہو جانا چاہیئے۔ کہ تمہیں بھگوان کے کاموں کے آدھار ہو
اس بھاؤ کو ہمیشہ کے لئے دُور کر دینے پر تمہارے دل سے یہ بھاؤ دُور ہو جاویگا۔
کہ تم کرتا ہو۔ تم صرف سادھن (وسیلہ) محض ہو۔ مزدور ہو۔ بےجان ہو۔ کرنے والی
یعنی سارے کرموں کو پورا کرنے والی آدی شکتی ایشور ہے اس لیئے اس کام کی کسی
طرح کی ذمہ واری تمہارے اوپر نہیں ہے۔ اس حالت کا گیان حاصل کرنے کے لئے
سب سے پہلے جیو کو آدھار کے بارے میں گیان حاصل کرنا چاہیئے۔

جیو کے آدھار

جیو کے آدھار ہیں۔ شریر۔ پران۔ چت۔ من اور بدھی۔ ان کے رہنے سے ہی
جیو جاگرت اوستھا میں مانا جاتا ہے۔ انہیں سبھوں کے ساتھ در تعلق میں رہ کر
جیو کو سب سے پہلے سادھنا میں لگنا پڑتا ہے۔ ان سبھوں کی ودھی انوسار شدھی ہو
جانے پر ان سے پرے شدھی کا جو ستھان ہے۔ وہ بدھی کی پہنچ سے باہر ہے اور
اس جگہ پر پہنچ جانے پر تم ہر دیہ لوک کے پرش ہو جاتے ہو۔ لیکن اگر تمہارا تعلق نیچے
کی ان معمولی باتوں سے بہت ہی گندہ رہتا ہے۔ تو پھر ہمیں کسی طریقے سے بھی
ادتم گتی پراپت نہیں ہو سکتی۔ اس لیئے پورے طور سے اس جاگرت جیون کے سارے
آدھار کے ساتھ سمبندھ تیاگ کر انہیں آدی شکتی کے ہاتھوں میں ارپن کر دینا
ہی ادتم ہوگا۔ میں جسم پران۔ من یا بدھی نہیں ہوں۔ اس کا پورن روپ سے گیان
پراپت کرنے کے لئے ان سبھوں کے ساتھ ہمارا جو تعلق ہے۔ یعنی یہ ہمارے

انگ ہیں۔ ہمارے جسم کے اعضاء ہیں۔ اس طرح کا جو ایک اہنکاری بھاؤ ہم میں گھر کر رہا ہے۔ اسے اُٹھا کر دور پھینک دینا ہوگا۔ اس کے لئے سادھک کو کچھ عرصہ تک اس بات کو یاد کرتے رہنا ہوگا۔ کہ آدھار بھوت وسیلہ محض ہم سے جو کچھ کام بن پڑتا ہے۔ سب میں بھگوان کی ہی پریرنا ہے جسمانی بیماری۔ من کی چنچلتا۔ چت کا واسناؤں کی طرف جھک جانا۔ کئی طرح کی کامنا کی ترنگوں کا چت میں اُٹھنا۔ چت کے پہلے سنسکار وغیرہ جو کچھ ہیں۔ ان سے ساتھ ہمارا کسی طرح کا تعلق نہیں ہے۔ یہ سب اس آدھار کی دوشت (ادنیٰ ورتیاں ہیں)۔ ان کا گھٹنا بڑھنا یا سم رہنا بھی آدیہ شکتی کی اچھا کے انوسار ہوتا ہے۔ اس طرح کا درڑھ وشواس کچھ عرصہ تک جاری رکھنے سے

آتم شدھی اور ست جگ کی ستھاپنا

ہو جاتی ہے۔ اور بدھی سوکشم ہو کر اُوردھو گامی ہوتی ہے۔ یعنی وگیان بدھی کو پراپت ہوتی ہے۔ یہ وگیان بدھی ہی پار بدھی کہلاتی ہے۔ اس جگہ پر پہنچے پر ستیہ۔ گیان۔ شکتی اور آنند کا ابدی چشمہ بہنے لگتا ہے۔ یہ یوگیوں کے لواس کا استھان ہے۔ اس استھان پر پہنچ کر انسان اور ایشور میں ایکتا کا بھاو پرگٹ ہوتا ہے۔ اس وقت سمجھ میں آتا ہے۔ کہ انسان اور ایشور میں کوئی بھید نہیں ہے۔ جس طرح میدانِ جنگ میں سپہ سالار کہ ان سے بہت فاصلے پر رہ کر صرف بیٹری کی مدد سے ساری فوج کا انتظام کرتا ہے۔ اور اس میں کسی طرح کی کمی نہیں ہونے پاتی۔ اسی طرح اس وگیان کوش میں آسن جما کر جیو جس وقت جاگرت جیون کو چلانے کی قابلیت حاصل کر لیتا ہے۔ اس وقت وہ شدھ اور مکت مانا جاتا ہے۔ اس وقت اسے سیدھا مکتی کا مارگ مل

جاتا ہے۔ اور پرم آنند میں سدا کے لئے مگن رہنے کا اُسے موقع ملتا ہے۔

آج کل لوگوں میں ایک طرح کی ہوا بہ رہی ہے۔ لوگ ست یگ کے نام پر بے طرح لٹو ہیں۔ جسے دیکھئے۔ وہی کہتا سنائی دیتا ہے۔ کہ ست یگ اب نہیں رہا۔ ایمانداری۔ وشواس۔ سچائی سب سنسار سے اُٹھ گئیں۔ اب کلجگ آیا ہے پاپ دن بدن بڑھ رہا ہے۔ اور بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ مگر کسی نے ایک بار بھی وچار نہیں کیا۔ کہ یہ ست یگ کیا ہے۔ ست یگ کوئی ایسی چیز نہیں ہے۔ جو جنم جنمانتر میں کسی ایک مقررہ وقت پر ہی آویگا۔ اور پھر بہت مدت کے لئے نظروں سے اوجھل ہو جاویگا۔ ہم اپنا ست یگ اور کلجگ اپنی مرضی سے آپ بنا سکتے ہیں۔ جس وقت انسان اس جاگرت جیون کا ادھکار اُڑا کر اس سوکھشم ستھان پر پہنچ جائے گا۔ واسنا۔ کامنا اور سنسکار وغیرہ سے کسی قسم کا تعلق نہیں رکھیگا۔ اس مادی جسم اور آتما کو پورے طور الگ الگ جان لے گا۔ اسی وقت اس سنسار میں سورگیہ راج پھر قائم ہو جائے گا۔ یہی ست یگ ہے۔

اس وقت روئے زمین پر رہنے والے انسان من۔ بدھی اور جسم کو ہی پردھان مانتے اور بتلاتے ہیں۔ انہیں کے چکر میں پڑے ہوئے وہ کئی طرح کی لیلائیں کیا کرتے ہیں۔ سورگ لوک کی کھوج خبر وہ نہیں رکھنا چاہتے۔ وہاں کی بات وہ ایک دم بھول گئے ہیں۔ آج پھر نئے سرے سے ہمیں انوشٹھان کرنا ہوگا۔ ہمیں شکتی کو پھر جگانا ہوگا۔ اہنکار کا سر ہمیں نیچا کر کے رکھنا ہوگا۔ ہم وہ یہ لوک کے ادھکاری ہیں۔ اس بات کا ہمیں پھر سے گیان پراپت کرنا ہوگا۔ اس سے ست یگ کی پھر ستھاپنا ہوگی۔ اور اسی کے لئے ساری سادھنا اور تپسیا ہے۔ اگر اس کوشش سے ہم لوگ ایک بار بھی اُس جگہ تک پہنچ گئے۔ تو ہم لوگ سب دُکھوں سے آزاد ہو کر سدھ بن کر ستیہ اور آنند کی لیلا میں رہ کر اس مرتیو لوک کو ہی سورگ بنا دینگے

اس یُگ (ست یُگ) کے لوگ اس سُورگ دھام کا بھنڈ لگا کر اس پرتھوی سے سمبندھ تیاگ کر اس پرم دھام کو پہنچتے تھے۔ مگر آج ہم لوگ اس یوگ کے ذریعے سُورگ کے آدھار بن کر بھی اس پرتھوی سے تعلق نہیں تیاگ سکینگے۔ جس طرح تپسوی بھاگیرتھ سُورگ سے گنگا کی دھارا بہا کر اس دھرتی کو پوتر کر سکے۔ اسی طرح ہم لوگ بھی امرت کا گھڑا لے کر اس سنسار میں ہی امرلوک کی لیلا کرینگے۔ اس مرتیولوک میں ہی سورگ کی لیلا کا آنند لیں گے۔ وہی لیلا دیو لیلا ہے شری کرشن چندر نے شریمد بھگوت گیتا میں اس لیلا کے بارے میں کہا ہے۔

مییوَ من آدھت سو۔ میی بدھم نویشیہ

نو سیشیسی۔ میی ایو۔ اَت اُوردھوم نہ سنشیا

"اپنا من مجھ میں لگا دے۔ اپنی بدھی مجھ میں لگا دو۔ کیونکہ ایسا کر لینے پر بلاشبہ تمہاری آتما مجھ میں مل جائے گی۔ من اور بدھی کو مجھ میں ملا دینے سے ان سے اوپر جو سوکشم ستھان ہے۔ اس میں یعنی مجھ میں ہی تمہارا نواس ہوگا۔ جیو جس وقت مایا کے پھندے سے چھوٹ جاتا ہے۔ اور بھید بھاؤ کا وچار اس کے من سے دور ہو جاتا ہے۔ اس وقت اُسے گیان ہوتا ہے۔ اور وہ دویہ درشٹی سے دیکھتا ہے۔ کہ آپ اور برہم میں کسی طرح کا بھید بھاؤ نہیں ہے۔ اکھل برہمانڈ یہ سنسار اور ہمارا جسم سبھی برہم مئے ہے۔ اس لئے ہے سادھک! اس طرح برہم کا گیان پراپت کر مرتیولوک میں وچرتے ہوئے ست یُگ کو ایک بار پھر قائم کرنے کا بار تمہارے ہی اوپر ہے۔

ایسور پرمُھ جگت

یوگ کا تیسرا چرن بھگوان کی سرادھیاپتا کو سویکار کرنا ہے۔ یعنی یہ بھاؤ دھارن کرنا۔ کہ بھگوان سدا سب جگہ پر اور سب چیزوں میں ورتمان ہیں۔ پہلے پہل سب کا

اور سب جگہوں میں اس برہم کی ویاپکتا کی بھاونا پیدا ہوگی۔ ایک ہی ادیکت۔ اچل برہم جو اس جیو جگت کا پران ہے۔ ادیکت روپ سے پرگٹ ہونے لگے گا اس طرح آہستہ آہستہ انوبھو بڑھتا جائیگا۔ اور ایسی جگہ پر پہنچے گا۔ جہاں سادھک کو یہ گیان ہوگا۔ کہ اس سنسار کی سبھی چیزیں صرف مایا ماتر ہیں۔ اس میں کسی طرح کا سار نہیں ہے۔ فانی اور تغیر پذیر اس سنسار نے نتیہ اور ست اس آتما کو مایا جال میں باندھ کر ایک طرح کا پردہ اس کے اوپر ڈال رکھا ہے۔ پنچ تتو سے بنی ہوئی یہ سرشٹی بھی ایک طرح کا اندرجال ہے۔ یہ انتیہ اور متھیا ہے۔ اس سے آگے جو رہ جاتا ہے۔ وہی ستیہ اور نتیہ ہے۔ جوں جوں آہستہ آہستہ دویہ گیان کا پرکاش ہوگا۔ سادھک کو معلوم ہوگا۔ کہ اس بہت ہی سندر اور منوہر مایا راج کے چلانے۔ بڑھانے اور رکھشا کرنے کے لئے وہ نتیہ۔ ستیہ برہم اس سنسار کی شان و شوکت اور خوبصورتی کو قائم رکھنے کے لئے اسے ہر طرح کے ساز و سامان سے آراستہ کرتا رہتا ہے۔ بلکہ حقیقت میں یہ کہنا چاہیئے۔ کہ وہی پرم پرماتما۔ طرح طرح کے روپ دھارن کر کے طرح طرح کے ناموں سے اپنے گوشتھ بھاو کو سرشٹی روپ سے پرگٹ کر کے اس میں بس گیا ہے۔

پراچین کال کے رشیوں نے اپنشدوں اور دیگر دھرم گرنتھوں کے ذریعے جس امرت روپی گیان کا اپدیش کیا ہے۔ ان کی سنتان آریہ لوگوں کا جیون انہیں کے مطابق پھر سنگھٹت ہو جانا چاہیئے۔ اس بات کی صرف بھاونا سے ہی ہمیں خوش نہیں ہو جانا چاہیئے بلکہ ہمیں پریکٹس میں انوبھو کرنا ہوگا۔ کہ ہم سب جگہ دیو ہیں۔ اور سنسار کی سبھی چیزیں ہمیں سے ہیں۔ بھگوان شری کرشن نے گیتا میں جیسے کہا ہے

یہ و گھبوت ستھ آتمانم۔ سرو بھوتانی چا آتمنی
ایکھشتے یوگ یکت آتما سرو تر سم درشناہ

مطلب یہ کہ جس نے یوگ سادھنا میں اپنا چت لگا دیا ہے۔ اور سدا سم درشی رہتا ہے۔ سب پرانیوں میں آتما کو ورتمان پاتا ہے۔ اور آتما میں سب پرانیوں کو دیکھتا ہے۔ اس اوستھا کو پہنچ کر سادھک کو اس بات کا گیان ہوتا ہے۔ کہ اس سنسار میں چراچر سب برہم ہی ہے۔ اور اس جگت کی ہر ایک چیز برہم مے ہے۔

مگر آتم سمرپن کا یوگ سویکار کرنے والے سادھک کو سب سے بڑا انوبھو اس بات کا گیان پراپت کرنا ہوگا۔ کہ اس سنسار کا پرکاش مے (نورانی) ہونا صرف ایک مات بھگوان کی مرضی پر ہی منحصر ہے۔ سنسار کے سٹیج پر جیسی طرح طرح کی گھٹنائیں ہوا کرتی ہیں۔ وہ اسی کی لیلا ہیں۔ وہی اس سرشٹی کا آدھار بھی ہے۔ اسی کی مخفی ستا نے پرگٹ ہو کر اس سنسار کو ہرا بھرا اور خوشگوار بنا رکھا ہے۔ اپنی ستا کو دے کر ہی اس پرمیشور نے اگادھ سمندر۔ دشوار گذار سلسلہ کوہ۔ بڑے بڑے خوفناک جنگل بیشمار دریا اور کروڑوں پرانیوں کو نیز لاکھوں تاروں ستاروں اور چاند سورجوں کو بنایا ہے۔ کہ جو انسانی عقل سے باہر ہیں۔ اس بھانت بھانت کی سرشٹی کے بیچ میں رہ کر وہ ہر روز کئی طرح کی لیلائیں رچتا رہتا ہے۔ لیلا مے شری کرشن انادی اور اویکت ہونے پر بھی ویکت ہیں۔ اننت ہوتے ہوئے بھی انت والے ہیں۔ شو مے ہو کر بھی نارائن ہیں۔

سنسار سچدانند مے ہے

شری بھگوان کی کھیل گاہ ہے۔ اس میں جگت جڑ کا ستھان نہیں ہے۔ جس کو لوگ جڑ (پرکرتی) سمجھتے ہیں۔ اسی کو اگر گیان کی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ تو سب چیزیں گن مے دکھائی دیتی ہیں۔ ست۔ رج اور تم وغیرہ گنوں کے بھید سے سنسار کی سبھی

چیزیں چیتن مئے ہیں۔ سب میں کسی نہ کسی طرح کا چیتنیا ہے۔ ان تینوں گنوں کے باہمی سنیوگ سے آپس میں ایک دوسرے سے مل اور جڑ کر ان سبھوں نے کٹھور مورتی دھارن کر رکھی ہے۔ اور جڑ کی مانند پرتیت ہوتی ہیں۔ مگر سادھک کی نگاہ میں سنسار کی سبھی چیزیں شری کرشن مئے ہیں۔ اور اس روئے زمین پر . . اننت گنوں والے پرمیشور کا یہ کھیل انادی ہے۔ اور اننت کال سے ہوتا چلا آ رہا ہے۔

جس وقت اس طرح کے بھاو ہم لوگوں کے دلوں میں بیدار ہو اٹھتے ہیں۔ تب ہم وہم یا شک اور شبہ میں پڑ کر آتما کو کھو نہیں بیٹھتے۔ اور سنسار کی کسی طرح کی دیا دھرم جیسے کرودھ۔ شوک۔ خوف۔ دکھ وغیرہ سے ہم اسی وقت آزاد ہو جاتے ہیں۔ ہم لوگوں کے دلوں میں اگیانتا کا جو کچھ بھی بھاو رہتا ہے۔ آہستہ آہستہ وہ سب دور ہونے لگتا ہے۔ اور اس وقت ہم لوگوں کو اپنشدوں کا مندرجہ ذیل گیان ہو جاتا ہے۔ کہ جیو برہم آنند میں مگن ہو جاتا ہے۔ اور تب اسے سنسار کی کسی بھی چیز سے کسی طرح کا خوف نہیں رہتا۔ بھگوان شری کرشن نے بھی گیتا میں کہا ہے۔ کہ جس وقت سنسار کے سبھی پرانیوں میں ایک ہی آتما کو براجمان دیکھتا ہے۔ اس وقت گیانی کے لئے سارا بھید بھاو مٹ جاتا ہے۔ اور وہ ہر طرح کے شوک۔ موہ اور دکھ سے چھوٹ جاتا ہے۔" ایسی حالت پر پہنچنے پر سادھک کی نگاہ میں سنسار کی سبھی چیزیں اچھی معلوم ہوتی ہیں۔ اس کی نگاہ میں بری یا قابل نفرت کوئی چیز نہیں رہتی۔ اس وقت اس سنسار کی سب چیزیں ایک روپ دھارن کر کے آنند ساگر کی ترنگوں میں منگل اور مدھر ناچ کرنے لگتی ہیں۔ اس وقت ہم جدھر نگاہ ڈالتے ہیں ادھر ہی منگل شبھ اور آنند کی ہی ترنگیں اٹھتی دکھائی دیتی ہیں اس وقت ہم میں اور سنسار کی دوسری چیزوں میں کسی طرح کا بھید بھاو نہیں رہ جاتا سب میں ایک برہم کی ستا دیکھنے میں آتی ہے۔ ایسی حالت میں پہنچ کر ہم

لوگ سب جگہ اپنے میں اور دوسروں میں اسی سچدانند پرمیشور کا درشن پاتے ہیں۔ اس طرح اپنی اور دوسری آتماؤں میں بھید بھاو کے اُٹھا دینے سے ہمارا ساکھشات سمبندھ اس سچدانند پرماتما سے ہو جاتا ہے۔ اسی کو براہمی ستھتی کہتے ہیں۔ اس حالت پر پہنچکر ہم بھگوان کی لیلا کے آدھار بن کر اس دنیا میں بھگوان کے شُدھ گیان۔ شکتی اور آنند کا پرواہ بہانے کے یوگیہ بن جائینگے۔

۷۔ برہم پورن ہے

یہ آدی اور انت رہت برہم اکھنڈ ہے۔ اسکے کھنڈ (ٹکڑے) نہیں ہو سکتے اس سنسار کی سب چیزیں بھی برہم کے سمبندھ سے پورن (مکمل) ہیں۔ انت کوٹی برہمانڈ بھی اسی برہم کے ذریعے پرکاشت ہوتا ہے۔ اس سارے برہمانڈ اور اس کی سب چیزوں میں ویاپک رہنے پر بھی وہ پورن ہے۔ کیونکہ پورن ہونا اس کا سوبھاوک گن ہے اُپنشد میں کہا ہے۔

وہ پرمیشور پورن ہے۔ بلکہ پورن سے بھی پورن ہے۔ اس لئے جس چیز میں اس پورن کا پورن روپ سے ظہور ہوگا۔ وہ سدا پورن رہیگا۔ اس بھاو کو دل میں بٹھا کر صرف چیتن پدارتھوں میں ہی نارائن۔ شو اور شکتی کا گیان پراپت کرنا ہوگا۔ یہ بات نہیں ہے۔ بلکہ اس سنسار کے سبھی جڑ پدارتھوں میں بھی شری بھگوان ویاپک ہیں۔ ایسی بھاونا کرنی ہوگی۔ مگر ہماری مادی آنکھیں دنیا کی چپہ چپہ کھوج کر ڈالنے پر بھی برہم کا درشن نہیں کر پاتیں برہم کا ساکھشات درشن نہیں پاتیں۔ اندھوں کی طرح صرف بھگوان کی رٹ لگانے سے تو کروڑوں جنم میں کبھی

بھگوان کا درشن نہیں ہو سکتا۔ جس دن سوُرگ کی پوتر تیجومے کرنوں سے ہماری مادی آنکھیں پرکاش حاصل کر کے مایا کے اندھکار سے نکل بھاگینگی جس دن گیان روپی سورج کے پرکاش سے ہمارے من کے سب شکوک اور شبہات دور ہو جائینگے اس دن ہم سکھی ہو جائینگے۔ اس دن سنسار کو موہت کرنے والا ست چت آنند سروپ بھگوان کا روپ دیکھ کر اس کا درشن کر کے ہم دھنیہ ہونگے۔ اور آنند سے گدگد ہو کر گا اٹھینگے ؎

دیکھو ری اِک بالا یوگی۔ دوار سے میرے آیو ری

جب تک یہ دویہ چکھشو نہیں کھلتیں۔ تب تک سادھن نشپھل اور عبث ہے صرف مایا جال ہے۔ اور جس دن یہ چکھشو کھل جائینگے۔ اس دن معلوم ہو گا۔ کہ اس سنسار میں کوئی بھی چیز چیتنا رہت نہیں ہے۔ سنسار کی سبھی چیزوں میں سچدانند پرمیشور کا نواس ہے۔ سب ہی پران چیتنا۔ من اور گیان ادھشٹھان ہیں۔ سب چیزوں کے درمیان لیلامئے شری ہری نواس کر کے اپنے اننت گنوں کا اپار آنند بھوگتے ہیں۔

پتہ۔ پھول۔ پتھر۔ مٹی۔ درخت پودا ان سب چیزوں کی رچنا میں خاص خاص قسم کا آنند ہے۔ اور ہر ایک چیز کے اندر شری ہری چت روپ سے براجمان ہو کر آنند لیتے ہیں۔ مگر ایک ہی برہم کو اننت روپ سے کئی چیزوں میں پایا دیکھ کر کبھی بھی اس بات کا خیال نہیں کرنا چاہیے۔ کہ برہم اکھنڈ ہے۔ یعنی وہ ٹکڑوں میں منقسم ہے۔ بھگوان منقسم یا ٹکڑے ٹکڑے نہیں ہو سکتا۔ زمانہ مقام یا وقت کا اس پر کسی طرح کا اثر نہیں پڑ سکتا۔ ابھید یعنی غیر منقسم ہو کر ہی وہ سب چیزوں میں سم بھاؤ سے براجمان ہو کر لیلا کرتا ہے۔ وہ سب جگہ سب چیزوں میں براجمان ہے۔ اس سے یہ نہیں سمجھ لینا چاہیے۔ کہ ستھول پدارتھوں میں ہی

کردو... جڑ ہو جاتا ہے۔ کسی بھی حالت کسی بھی روپ میں وہ کیوں نہ ہو۔ وہ اپنی پرکرتی نہیں چھوڑتا۔ وہ سدا اور سب حالتوں میں اسی چدانند روپ سے براجمان ہے۔

صرف اتنا ہی گیان حاصل کر لینا کافی نہیں ہوگا کہ سنسار کی سبھی چیتن اور اچیتن چیزوں میں شری ہری اکھنڈ روپ سے براجمان ہیں۔ اس بات کو سدا یاد رکھنا ہوگا۔ کہ اس سنسار میں جو بھی گھٹنا ہوتی ہے۔ جو کچھ بھی ہوتا ہے۔ اس کا بانی مبانی وہی ہے۔ انسان کے دل میں جو چنتا کی زبردست لہر اُٹھا کرتی ہے وہ بھی اسی کی مظہر ہے۔ من اور چت کی بے چینی۔ پران کی انیک طرح کی واسنائیں اور سنسار کے دیگر جو کام ہیں۔ وہ بھی وہی بھگوان ہے۔ اس سے پرے کوئی بات نہیں ہے۔ بھاو۔ بھاشا۔ پریم۔ نفرت۔ پاپ۔ پن گیان اور اگیان سب کچھ وہی ہے

"سروم ہی ایدم برہم"

جب سادھک کے دل میں "سروم ہی ایدم برہم" یہ سب کچھ برہم ہی ہے۔ کا بھاو جم جائے گا۔ تب اُسے کیا کرنا چاہئیے؟ سب سے پہلے اس بات کی کوشش کرنی چاہئیے۔ کہ جس کسی اُپائے سے ہو۔ اپنا سب کچھ شری بھگوان کے چرنوں میں ارپن کر دینا چاہئیے۔ اس کے بعد اپنے سارے دھرم کرم اس کے چرنوں میں سمرپن کر دینے چاہئیں۔ کرم بھی اُسی کا ہے اور پھل بھی اُسی کا ہے۔ سادھک تو صرف وسیلہ محض ہے۔ آدھار (وسیلہ) کرم پھل کا ادھکاری نہیں ہو سکتا۔ کام کرنے والا جس طرح چاہے اوزار کا استعمال کر سکتا ہے۔ جو پھل یا نتیجہ چاہے۔ اس کے ذریعہ نکال سکتا ہے۔ اور اس لئے جو

کام کرنے والا ہے وہی اس کے پھل کو بھوگنے والا بھی ہے۔ صرف آدھار دو
بن جانے سے ہی تمہیں کرتا ہونے کا ابھیمان کرنا عبث ہے۔ کرم پھل
بھگوان کے چرنوں میں ارپن کر کے تمہیں اس سے بالکل بے لگاؤ
جانا پڑے گا۔ یعنی تمہاری

سادھنا کا اپدیش

یہ ہے کہ آتم سمرپن کی دیکھشا گرہن کر لینے پر تمہیں فلاں کام سے منہ موڑ لینا ہو
اس طرح کا خیال بھی دل میں نہیں لانا ہوگا۔ اگر اس طرح کے بھاو دل میں آتے
ہیں۔ تو یقین سمجھ لو۔ کہ تمہارے من سے کرتا ہونے کا ابھیمان دور نہیں ہوا۔ اور
ایسی حالت میں تم پورن روپ سے اپنے آپ کو بھگوان کے چرنوں میں ارپن نہیں کر سکے
کیونکہ اس خیال کا آنا۔ کہ اپنا سب کچھ بھگوان کے چرنوں میں سمرپن کر کے ویراگیہ دھار
کرنا ہوگا۔ یہ بھی تو ایک طرح کی خواہش ہے۔ اور سادھنا کا پہلا اپدیش آکانکھ
یعنی خواہش کو مارنا ہے اور ساتھ ہی ویراگیہ کے آنے میں ہی تمہاری کوشش کیو
ہے؟ وہ بھی تو بھگوان کی خواہش ہے۔ جب تم نے اس کے چرنوں میں اپنا سب
کچھ ارپن کر دیا۔ تو پھر وہ تمہیں کس روپ میں رکھتا ہے۔ وہ اسی کا کام ہے
تمہیں اس سے کچھ مطلب نہیں۔

اپنے آپ کو ایشور کے سمرپن کر دینے کے بعد تمہیں کسی بات کی چنتا نہیں
رہ جاتی۔ اپنی مرضی مراد۔ خواہش جیسے اس طرح کام کیا جائے۔ تو یہ پھل ہوگا
بات اس وقت ضروری ہے یا غیر ضروری۔ فلاں کام کرنے سے فلاں پھل ہوگا۔ وغیرہ
فکروں سے بھی تمہیں کچھ مطلب نہیں۔ تمہارا فرض۔ نافرض اور بھلے برے کا وچار
سب بھگوان کے اوپر انحصار رکھتا ہے۔ جس بات کے لئے وہ پریرنا کرینگے وہ

غیر ضروری ہوتے ہوئے بھی تمہیں ضروری ہی سمجھنا ہو گا۔ نامناسب (بُرا) لگنے پر بھی تمہیں سویکار کرنا ہو گا۔ کہ جو کچھ انہوں نے کیا ہے۔ وہ بہت ٹھیک ہے۔ اس طرح کا بھاو من میں رکھ کر تمہیں کام کرنا ہو گا۔ خواہ اس کا کچھ بھی پھل کیوں نہ ہو۔ اس سے تم کو کچھ مطلب نہیں۔ تمہاری مرضی اور خواہش کی پرواہ نہ کر کے ایشور اپنی مرضی اور خواہش کے مطابق جو کچھ کراتا ہے۔ اسی کو تمہیں سویکار کرنا ہو گا۔ اپنی عقل پہ آشا اور بھروسہ مت کرو۔ اپنے من اور چت کی واسناؤں کو تلانجلی دیدو۔ ارجن کی طرح زمانہ ماضی کے سب سنسکاروں کو پاؤں تلے کچل ڈالو اور بھگوان شری کرشن جو کچھ اپدیش دیں۔ چپ چاپ اسی کی تعمیل کرو۔ یقین جانو۔ اگر وہ نہیں چاہتا تو سنسار میں ایک تنکا بھی نہیں ہل سکتا۔ یوں تو ہماری خواہشوں اور امنگوں کی تکمیل ہو یا نہ ہو۔ مگر جس دن تم اپنا سب کچھ ارپن کر کے اس کے چرنوں میں لین ہو جاؤ گے۔ اس دن سے دیکھو گے۔ کہ تمہارے ذریعے صرف اچھے کام ہی ہوتے ہیں جب تک اہنکار آسن جمائے رہے۔ تب تک تمہیں اس زندگی کی کتنی ہی باتیں نامرغوب معلوم ہونگی۔ مگر جس دن تمہارے دل میں یہ بھاو آ گیا۔ کہ پھل اپھل (نتیجہ) کی فکر ہمیں کیوں؟ ہم نے تو دو نو کو تیاگ دیا ہے۔ ہماری زندگی کا آدھار بنا کر وہ جو کھیل کھیلنا چاہتا ہے وہی اس کی دلی خواہش ہے۔ جس دن بنا کسی روکاوٹ کے اس بھاو کا سرچشمہ تمہارے دل میں بہنے لگے۔ اس دن سمجھ لو۔ کہ تمہاری

سادھنا کا آغاز

ہو گیا۔ اس بات کو جاننے کی تمہیں کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔ کہ کون کام ضروری ہے اور کون غیر ضروری۔ جو شکتی اس سارے برہمانڈ کو چلاتی ہے۔ وہ شکتی تم سے

زیادہ عقلمند اور ہوشیار ہے۔ تمہاری زندگی کو اپنی مرضی کے مطابق ڈھالنے کے لئے تمہاری رائے لے کر ہی وہ کام کرے۔ یہ ضروری نہیں۔ خود بھگوان تمہارے جسم کی مشین کو چلاتے ہیں۔ اور تمہارے کاموں کی دیکھ بھال کرتے ہیں۔ تم تو آزاد ہو۔ شدھ ہو۔ سدا آنند مئے ہو۔

اکثر لوگ اس بات پر جھگڑا کرتے ہیں۔ کہ کرتویہ کرم کیا ہے۔ لیکن اگر آتم سمرپن کا بھاو سادھک ٹھیک ٹھیک سمجھ لیتا ہے۔ اور اس کو گرہن کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ تب اس کے راستے میں یہ سوال نہیں اُٹھ سکتے۔ مگر سادھنا اختیار کرنے سے پہلے۔۔ سادھک کو کئی سوالوں پر وچار کر لینا ہوگا۔ ہم یہاں پہ

اختصار سے کرتویہ اکرتویہ کی تشریح

کر دینا چاہتے ہیں۔ جو کام راستی پہ (مبنی بر حق) ہو۔ جسے کانشنس یعنی ضمیر قبول کرے۔ اس کام کو کرتویہ کہتے ہیں۔ جس کام کے کرنے سے خاندان۔ قوم اور ملک کا بھلا ہو۔ اس کو کرتویہ کہتے ہیں۔ اس طرح کی دھارنا من میں رکھ کر جو کام کرنے کے لئے آگے بڑھتا ہے۔ جو اس آدرش کو سامنے رکھ کر چلتا ہے۔ اس کی زندگی شاندار ہو جاتی ہے۔ سنسار میں اس کا یش پھیل جاتا ہے۔ مگر کہیں کہیں ذاتی ترقی کی خواہش سے یا قوم یا کسی خاص فرقے کے چکر میں پڑ کر انسان اس طرح پھنس جاتا ہے کہ زندگی کے کئی شدھ سنسکار۔ اہنکار وغیرہ اور کامنا اور واسنا کے بیج وغیرہ دل کے اندر مخفی طور سے اس طرح آدمی باندھتے ہیں۔ کہ دنیا کی نگاہوں میں تو اس آدمی کی قدر کچھ ضرور ہو جاتی ہے۔ مگر یوگ کے نکتہ خیال سے اس کی تپسیا سدھ نہیں ہوتی۔ اور انسان کئی طرح کی کامناؤں میں پھنس جاتا ہے۔ جن میں اگر کامیابی ہو گئی۔ تو اس میں غرور و تکبر بہت بڑھ جاتا ہے۔ اور اگر کامیابی نہ ملی۔ تو اس کی

آشا ٹوٹ جاتی ہے۔ اور اُسے حد درجہ کا رنج ہوتا ہے۔ اس کو اتنی اداسی اور سستی آگھیرتی ہے۔ کہ وہ نڈھال ہو جاتا ہے۔ جس بات کو دُنیا سچ سمجھتی ہے۔ جو کام کرنے لائق ہوتا ہے۔ اسے سچے اور کرنے لائق جان کر بھی ہم کوشش نہ کر سکیں۔ یہ بات نہیں ہے۔ مگر ایسے لوگوں میں غصہ بھی بڑا بھیانک ہوتا ہے اور اہنکار بھی اتنا زبردست ہوتا ہے۔ کہ اُسے دُور کرنا مشکل ہے۔ ایسے لوگوں کے سامنے اگر خود بھگوان بھی مجسم ہو کر پرگٹ ہو جائیں۔ تو یہ لوگ ان کی بھی پرواہ نہیں کرینگے۔ اور نہ ان کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھینگے۔ ایسے لوگ کسی بھی حالت میں تینوں گنوں سے بالاتر ہو کر شری آنند کند بھگوان کے چرنوں میں جگہ حاصل نہیں کر سکتے۔ کیونکہ آخری وقت تک وہ لوگ، گن آدگ جو کر تو یہ ہیں۔ اُن میں پھنسے ہی رہتے ہیں۔ اور انہیں میں مست رہ کر اپنی عمر گذار دیتے ہیں۔

سادھنا کے اُپائے

(۱)

یدھ کھشیتر کروکھشیتر میں شری کرشن کے سامنے کھڑے ہوئے ارجن اسی طرح کے نجی دھرم اور سماجک نیموں کے بس میں ہو کر موہ کی وجہ سے سنگرام سے بیمکھ ہو گئے تھے۔ اس وقت پارتھ نے یدھ کرنے کے خلاف جو جو دلیلیں پیش کی تھیں۔ اُن کے خلاف بھگوان شری کرشن نے دو زبردست دلیلیں اس کے سامنے رکھی تھیں اُن میں سے ایک دلیل تو ممکشو کے لئے تھی اور دوسری دلیل مکت پرشن کے لئے تھی۔ پہلی دلیل شاستر کی ستی اور دوسری دلیل تیاگ یا ارپن کی۔ اس تیاگ،

کے سنتر کا خاتمہ صرف بھگوان کے چرنوں میں کرم پھل کا سمرپن کر دینے سے ہی نہیں ہو سکتا۔ خود کرم ہی بھگوان کے چرنوں میں ارپن کر دینے سے ہوتا ہے شاستر کی دشٹی یہ ہے۔ کہ وہ ہمارے لئے ہماری خواہشوں اور سنکلپوں سے پرے ...... ایک آدرش مقرر کر دیتا ہے۔ جس کے مطابق زندگی بسر کرنے سے ہم نیم (ضابطہ عواس) اور سنتوش (شانتی) ہی نہیں ہو سکتے۔ بلکہ مکتی کا مارگ پراپت کرنے میں بھی اس سے مدد ملتی ہے۔ اور سنسار ساگر کے بھنور میں پڑکر تباہ ہونے سے ہم بچ جاتے ہیں۔

پراچین کال میں اس شاستر کا نام ویدک دھرم تھا۔ اس کا آدھار تھا منش کا ادھیاتمک جیون۔ اس شاستر کے بچنوں کے انوسار چلنے ہی سے انسان امرپد کو پراپت کر سکتا ہے۔ پھر زمانہ کے مطابق یہی ویدک دھرم سمرتی کے نام سے پکارا جانے لگا۔ مگر ویدک دھرم کے بھاوؤں کی طرح سمرتی واکیوں میں وہ شوکھشمتا نہیں ہے۔ اس کے بعد کلجگ کا زمانہ آیا۔ اس یگ میں رائج شدہ ریتی رواجوں۔ سماجک آچار وچاروں اور بیوہاروں نے ہی شاستر کا روپ دھارن کر لیا ہے۔ اس یگ میں شاستر کی مریادا کچھ بھی نہیں ہے۔ زمانہ کی رفتار کے مطابق جو رسوم و رواجات رائج ہو گئے ہیں۔ انہیں کو رشیوں کے واکیہ سمجھنا چاہیئے۔ انہی کو لوگ وید واکیہ مانتے ہیں۔ رشیوں کے بچن تو اس یگ میں کنارے رکھ دئے گئے ہیں۔ خیر! کچھ نہ رہنے سے تو یہی اچھا ہے۔ کیونکہ واسنا اور دوشوں کے چکر میں پڑکر بھرشٹ بے مہار ہونے کی نسبت اس طرح کے لوکا چار کے آدھین ہو کر رہنا بھی کسی نہ کسی انش میں ٹھیک ہی ہے۔ اگرچہ اس قسم کے دودھاتوں کی کوئی بھی ستا نہیں ہے۔ اور اگرچہ یہ مکتی کا مارگ صاف کرنے میں کسی بھی طرح کی مدد نہیں دے سکتے۔ تو بھی انپڑھ مورکھوں کی بھلائی کے لئے اس طرح کے کسی

رسمی ودھان کا ہونا بہت ضروری ہے۔ اگر شاستر کا ٹھیک طرح سے استعمال کیا جائے۔ اگر اُن کی بتائی ہوئی باتوں کے مطابق ٹھیک طور سے زندگی بسر کی جائے۔ تو مکتی کے حصول میں مناسب مدد مل سکتی ہے۔ شاستر ہی تو شبد برھم ہے۔

جن لوگوں نے اپنے آپ کو بھگوان کے چرنوں میں سمرپن کر دیا ہے۔ جو لوگ آتما کو نتیہ مکت مانتے ہیں اور جنہوں نے تن۔ من اور پران سے کرم اور کرم کے پھل دونوں کو تیاگ دیا ہے اور دونوں کو بھگوان کے چرنوں میں ارپن کر دیا ہے اور مکت سادھک بن گئے ہیں۔ انہیں پھر اُدیوگ پرپ لے کر شئی کوشش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ شاستر کے احکام کے مطابق اپنے کو باندھ کر رکھنے کی انہیں ضرورت نہیں ہے۔ جن لوگوں نے بھگوان کے چرنوں میں اپنا سب کچھ سمرپن کر دیا۔ پھر اُن کے لئے بندھن کس بات کا ہے؟ وہ شبد برھم سب کو لانگھ جاتا ہے۔

شری بھگوان کے چرنوں میں کرم کو سماپت کرنے کا سب سے اُتم ودھان

یعنی طریقہ کیا ہے؟ اس کے لئے سب سے اُتم ودھان پرکرتی کا گیان پراپت کرنا ہے۔ من میں اس طرح کی دھارنا مضبوط کرنی ہوگی۔ کہ ہم لوگوں کے سمپورن کاموں کو ایشور کے آدیش انوسار پرکرتی پورا کرتی ہے۔ اور ایشور ہمارے سوبھاؤ کے مطابق ہمارے کاموں کو نشچت کرتے ہیں۔ جس وقت یہ بھاؤ پورے طور سے دل میں بیٹھ جائیں گے۔ اس وقت سادھک کو محسوس ہونے لگیگا۔ کہ سبھی کاموں کے سوتر دھار وہی بھگوان ہیں۔ ہم لوگ کچھ نہیں ہیں کسی بھی کام کی ذمہ واری ہمارے اوپر نہیں ہے۔ اور اس کا بندھن

بھی ہم پر کسی طرح کا نہیں ہے۔ جو کچھ بھگوان کرتے ہیں۔ اس کا انہیں کسی کے پاس حساب نہیں دینا پڑتا۔ وہی حقیقت میں کرتا (حقیقی فاعل) ہیں۔ اور وہ مکت ست چت آنند مئے ہیں۔

جو سادھک شاستر ودھی کے مطابق کام کرتا ہے۔ اس کے سب کام بھاو طور پر پرکرتی دھرم انوکول پورے طور پر کرتی رہتی ہے۔ یہی پرکرتی کا دھرم ہے۔ ہمارے کرم بھی سوبھاو انوسار ہوتے ہیں۔ اور یہ سوبھاو آلہ یعنی مشین کی طرح بھگوان کے ہاتھ میں رہتا ہے۔ اور وہی اس مشین کو حرکت دیتے یعنی چلاتے ہیں ہم لوگوں کے لئے جو اگیان کے سنسکاروں سے بھرپور ہیں۔ گیان کی اس سیڑھی پر لیکایک پہنچنا سہل نہیں ہے۔ مگر اس کے لئے بھی تین سیڑھیاں ہیں جن کی مدد سے ہم بہت جلد اس حالت کو حاصل کر سکتے ہیں۔ سب سے پہلے مندرجہ ذیل منتر کے بھاو کو گرہن کرنا چاہیئے۔ کہ

त्वया हृषी केश हृदि स्थितेन
यथा नियुक्तोस्मि तथा करोमि

"ہے آنند کند بھگوان! تم سدا اور سرودا ہمارے ہردے میں براجمان ہو۔ ہم سب کام تمہاری پریرنا سے کرتے ہیں۔ جیسے آپ کی مرضی ہوتی ہے۔ ویسا ہی کام کرتے ہیں۔ سبھی اوستھاؤں میں من میں ایسی دھارنا کرنی ہوگی۔ کہ ہم وہی کرتے ہیں جو کچھ ہردیہ میں آسن جمائے وہ بھگوان ہم سے کراتے ہیں سونا جاگنا۔ کھانا۔ پینا۔ چلنا۔ پھرنا۔ اٹھنا۔ بیٹھنا۔ کہنا۔ سننا وغیرہ کام کرتے وقت ہمیں اسی منتر کا متواتر جپ کرنا ہوگا۔ جس وقت یہ بھاو ہم لوگوں کی رگوں میں خون کے دورے کی طرح متواتر دوڑنے لگینگے۔ اس وقت ہم لوگ اس سنسار کی ہر ایک چیز میں بھگوان کی پرتیکش جھلک دیکھنے لگینگے۔ اور اس وقت ہمیں سب سے اونچے درجے کے

آنند کی پراپتی ہوگی۔ اِس امر (سدا رہنے والے) بھاؤ کا کنول ہم لوگوں کے دلوں میں جس دن کھلنے لگے گا۔ اُس دن سادھنا کا یہ دوسرا چرن آسان ہو جائیگا۔ گیتا میں بھگوان نے کہا ہے۔ کہ

"ہے ارجن! بھگوان پرانی ماتر کے ہردیوں میں نواس کرتے ہیں۔ اور تین گنوں (ست۔ رج اور تم) کی مدد سے سب کو مایا جال میں لپیٹ کر پرانی ماتر کو چکر پر چڑھا کر گھمایا کرتے ہیں۔"

جب اس امولیہ گیان کی پراپتی تمہیں ہوگی۔ اس وقت تمہیں معلوم ہوگا۔ کہ تمہارے دل میں تین گنوں نے کس طرح کرم کو پیدا کیا ہے۔ اور چکر پر چڑھا ہوا تمہارا جیون چکر کی مدد سے کس طرح پر چل رہا ہے۔ اس وقت تم "تنتھا کرومی" نہ کہ سکوگے۔ بلکہ یہ کہوگے کہ "گنو ورتنت ایو" یعنی ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ جو کچھ ہمارے ذریعے ہوتا ہے۔ وہ سب بھگوان کی پریرنا کا پھل ہے اور وہ پریرنا تینوں گنوں کے ذریعے پرگٹ ہوتی ہے۔

اس منزل کے پار کرتے وقت خاص کر اس حالت کے پہلے جب تم گنوں کے کاموں کو نہیں دیکھ سکتے۔ ایک بڑی مشکل کا سامنا تمہیں کرنا ہوگا۔ وہ یہ کہ تمہارے سوبھاؤ کے اچھے اور برے گن تمہارے سامنے بھاؤ کی صورت میں آ کھڑے ہونگے۔ اس وقت تم کو یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ تم نے اپنے تئیں پرماتما کے ارپن کر دیا ہے۔ وہ خود تمہارے پاپوں کو شُدھ کر دیگا تمہیں صرف ساودھان رہنا ہوگا۔ کہ کہیں اُن میں پھنس نہ جاؤ۔ تمہیں صرف بھگوان کی پریرنا کے مطابق کام کرنا ہے۔ چکر پر چڑھا کر وہ جیسے ناچ نچاوے ویسا ہی ناچنا ہوگا۔ نہ تو اس میں پاپ کا خیال ہے اور نہ پنیہ کی پرواہ۔ بس من میں صرف ایک بات رکھنی ہوگی۔ اور وہ یہ کہ کرونا مے آنند کند بھگوان

کرشن چندر نے صاف لفظوں میں ہمیں ابھے دان دیا ہے۔ گیتا میں بھگوان نے اپنے مکھاربند سے کہا ہے۔ کہ ہم سچے دل سے کہتے ہیں۔ کہ جو میرا بھگت ہے۔ اس کا کبھی ناش نہیں ہو سکتا۔

سادھنا کے اُپائے

(۲)

اس دوسری منزل یا سیڑھی کو پوری طرح سے طے کر لینے پر تیسری حالت پراپت کرنی ہوگی۔ مگر یہ تیسری حالت بھگوان کی دیا کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔ صرف بھگوان میں لین ہو جانے سے ہی کام نہیں چل سکتا۔ ہمیں اس اوستھا میں پہنچنا ہوگا۔ جہاں تینوں گنوں کے وکاروں کا سمبندھ نہ رہے وہ ہم پر اپنا اثر نہ ڈال سکیں۔ پرکرتی لیلا میں مگن ہو کر گنوں کے ساتھ سمبندھ کرے۔ تو بھی اُسے تینوں گنوں سے مکت ہی رہنا ہوگا۔

ست۔ رج اور تم یہ تین گُن ہیں۔ ست گن شبھر اور شدھ مکت انت آتم چیتنا میں لین ہو جائیگا۔ اور پرکرتی شدھ مکت انت آتم چیتنا کا انوبھو کرے گی۔ رجو گن شدھ تپ کا روپ دھارن کر لے گا۔ اور انسانی جیون ادھیاتم شکتی کے انت ساگر میں آزادانہ طور سے شانتی اور پرکاش کے آدھار پر بھرمن کرنے لگیگا۔ تموگن شم و شانتی کا رُوپ دھارن کر لے گا۔

اس حالت کو پراپت ہونے پر جیو کو اپنے آپ بھگوان کے گیان کی پراپتی

ہوتی........ہے۔ اور وہ کرم روپ سے پرکاشت ہوتا ہے۔ پھر اس میں اور بھگوان کی خواہش میں کسی طرح کا بھید بھاو نہیں رہ جاتا۔ جب من اشدھ اور ناپختہ رہتا ہے۔ اور بھگوان کی مرضی گن یکت ہو کر اُسے پرکاشت کرنے کی نہیں ہے۔ اس وقت تینوں گن پورن پرکاش نہیں دیتے۔ اور ان میں وکار دکھائی دیتا ہے۔ لیکن اگر من یا ہردہ شدھ رہتا ہے۔ تو گن تری بھی شدھ پرکاش کے ذریعے تپ اور شانت روپ دھارن کر کے انسان کو دیوتاؤں کے آسن پر بٹھاتے ہیں۔ اس وقت ان کا پرکاش لامحدود ہو جاتا ہے۔ اور اس کی شکتی پربل ہو اُٹھتی ہے۔ اور اس میں غیر معمولی دھیرج اور بل پیدا ہوتا ہے

بھگوان کی سہایتا

جس وقت ہم اس حالت کو پہنچ جائینگے۔ اس وقت ہمیں معلوم ہوگا کہ کوئی ایک لاثانی طاقت ہماری سہائک بن کر ہمارے لئے چنتا (فکر) کر رہی ہے۔ محسوس کر رہی ہے اور کام کر رہی ہے۔ اور اس بات کا بآسانی پتہ لگ جائیگا کہ ہماری سہائک ہو کر بھی یہ شکتی ہماری نہیں ہے۔ ہماری نہ ہو کر بھی یہ دیوی شکتی ہماری ساری اندریوں جسم اور من کو چلا رہی ہے۔ یہ اننت شکتی ہماری بدھی کے ذریعے جس بات کا چنتن کرے گی۔ دل کے ذریعے جس بات کا احساس کرے گی جسم کے ذریعے جو کچھ کام کریگی۔ اس سب کا ہم صرف استعمال محض کر سکتے ہیں۔ اس کے ہم ادھکاری (مالک) نہیں ہو سکتے۔ اور نہ اس کا ہمیں ادھیکار ہو سکتا ہے۔ لمحہ بھر میں ہم لوگوں کے سارے کام دُور ہو جاوینگے۔ جیسے کمل کے پتے پر پڑی پانی کی بوند جب گر جاتی ہے۔ تو اس پتے پر جل کی کوئی نشانی نہیں رہ جاتی۔ اسی طرح اس دویہ شکتی کے آشرے میں ہونے سے ہم میں کرم کا

کوئی سنسکار نہیں رہ جائیگا۔ جس طرح سمندر میں کئی طرح کی لہریں اُٹھتی اور مٹ جاتی ہیں۔ اسی طرح ہماری زندگی میں کرم کی کئی طرح کی ترنگیں اُٹھینگی نابود ہو جائینگی۔ مگر اُن کا کسی طرح کا اثر ہم پر نہیں پڑے گا۔ اس حالت کو پراپت ہونے پر جسم پر ہمارا کسی طرح کا ادھکار نہیں رہ جاتا۔ ہمارا جسم من۔ بدھی جو کچھ ہے۔ سبھی بھگوان کا ہے۔ ہم تو صرف ایک مرکز ہیں۔ جہاں پر اپنی طاقتوں کو اکٹھے کر کے وہ سچدانند اپنی اننت لیلا کا کھیل کیا کرتا ہے۔

سب طرح سے بھگوان کا ہی ہو جانے پر

اس حالت کی پراپتی ہوتی ہے۔ گیتا میں بھگوان نے کہا ہے۔ کہ جس کے ہردے میں اہنکار کا بھاو نہیں بھرا ہے۔ جو سدا کے لئے اہنکار رہت ہو گیا ہے۔ جس کی بدھی کسی طرح کے بھاو میں نہیں جا پھنستی۔ یہی بھگوان کو سب کرم سمرپت کرنے کے لکشن ہیں۔ اس طرح کے آدمی کے لئے بھگوان شری کرشن نے بار بار کہا ہے۔

متی سروانی کرمانی سنیسیہ ادھیاتم چیتسا
نراشی نرمموبھوتوا یدھسیو وگت جورہا

"من کو ادھیاتم رُوپ دے کر سارے کرموں کو میرے ارپن کر کے کسی طرح کی آشا اور ممتا نہ رکھ کر بے کھٹکے ہو کر یدھ کرو۔ یعنی ہم انتریامی بھگوان کے آدھین ہو کر کرم کر رہے ہیں۔ اس طرح کا گیان اندو شواس ابھیاس یوگ کے ذریعے پراپت کر کے ممتا کو دور کر کے یدھ کرو۔ ایسی حالت میں آتما کے لئے دیادھی سروپ جو فکر ہے۔ اس کا ناش کا ہو جاوے گا۔

اہنکار کا دمن

اس طرح کی مہان اور پورن مکتی کو پراپت کرنے کے لئے ہمیں ساری بلاؤں اور جھنجھٹوں سے آزاد ہو کر اہنکار کو اپنے پاس تک نہ آنے دینا ہوگا۔ کسی خاص چیز کے اوپر لوبھ۔ اونچ نیچ پاپ پُن اچھا برا وغیرہ شبدوں کے سنسکار اور "اہم بُدھی" اہنکار کے بھاؤ کو یکبارگی چھوڑنا ہوگا۔ ان تینوں باتوں کا ترک کرنا ہی لوگ سادھن کا سب سے کاری ہتھیار ہے

جس وقت ہم لوگ ہر طرح کی چنتاؤں سے آزاد ہو جائیں گے۔ اس وقت ہم لوگ سچ ہی حسد بغض سے رہت ہو جائیں گے۔ جب تک ہم سکھ دکھ وغیرہ دوندوں سے رہت نہیں ہو سکتے۔ تب تک کسی بھی طریقہ سے نشکام نہیں ہو سکتے وقت وقت پر ایک دوندو (پاپ پن کر) آ کر من کو اپنے سنسکاروں سے بے چین کر دیگا۔ سوبھاوک طور پر ہمارا من راگ اور دویش والا ہے۔ کسی کو ہم پریم کرتے ہیں۔ کسی سے نفرت کرتے ہیں۔ کسی چیز کو ہم سدا چھاتی سے لگائے رکھنا چاہتے ہیں۔ کسی کو ہم سدا اپنے سے دور رکھنا چاہتے ہیں۔ کوئی چیز ہمیں بہت ہی پیاری ہے۔ اور کسی چیز سے ہم بہت ہی نفرت کرتے ہیں۔ چت کی اس چنچل ورتی کو ہم تین حصوں میں بانٹ سکتے ہیں۔

جسم اور من کے سنیوگ سے کئی طرح کے خوفناک دوندو چلانے پڑتے ہیں۔ جیسے بھوک۔ پیاس۔ سردی گرمی۔ سکھ دکھ۔ یہ سب ادنےٰ قسم کے دوندو ہیں۔ درمیانی درجہ کے دوندو من کی آکانکھشائیں ہیں۔ جیسے ہار جیت کامیابی۔ ناکامی۔ خوش قسمتی بدقسمتی۔ سکھ دکھ۔ شانتی اشانتی۔ پریم یا نفرت وغیرہ۔ اعلےٰ درجہ کے دوندو بدھی کی مدد سے من میں پیدا ہوتے ہیں جیسے پاپ پن۔ سچ جھوٹ اور بندھن مکتی وغیرہ۔ ان سب دوندوں کا ناش ہم صرف گیان کی مدد سے کر سکتے ہیں۔

گیان کی ضرورت

اس لئے ہمیں اس طرح کے گیان کی ضرورت ہے۔ جو ہمیں بتلا دے۔ کہ اس سنسار میں بھگوان کے سوا کوئی دوسری چیز نہیں ہے۔ سب چیزوں میں وہی موجود ہے۔ اس طرح کا گیان حاصل کرکے ہی ہم سمجھ سکینگے۔ کہ ہر ایک چیز کا باہمی تعلق کیا ہے؟ اور جو اس سنسار میں مختلف چیزیں مختلف روپ دھارن کرکے پرگٹ ہوتی دکھلائی دیتی ہیں۔ وہ سادھنا کے لئے لیلا مے بھگوان کی لیلا ہی کھیل ہے۔ مگر ان میں باہم کسی طرح کا بھید بھاؤ نہیں ہے

بھگتی کے ذریعے بھی ہم اس دوندو سے مکت ہو سکتے ہیں۔ سنسار کی سب چیزیں سبھی باتیں اور سبھی حالتیں اسی پریم مے بھگوان کی مرضی کے تابع ہیں۔ اس لئے ہمیں تو ہر ایک حالت میں پرم آنند بھگوان کو پکارنا ہوگا۔ جو بھگوان کو سب جانداروں میں حاضر و ناظر دیکھ سکتا ہے اس کی نگاہ میں سنسار کی سبھی چیزیں سم بھاؤ سے دکھائی دیتی ہیں تب اُسے معلوم ہوگا۔ کہ ایک سے ایک الگ ہوتے ہوئے بھی سب یکساں ہیں۔

کرم کے ذریعے بھی ہم لوگ مندرجہ بالا دوندوں سے آزاد ہو سکتے ہیں۔ جب ہم نے اپنا کرم دھرم شری کرشن کے چرنوں میں ارپن کر دیا۔ تب پھر ہمارے لئے سکھ دکھ اور مان اپمان کیا ہے؟ ہمیں آدھار بنا کر جو کام وہ کر۔۔۔۔ اس کا پھل بھوگنے والے تو خود بھگوان ہی ہیں انہوں نے اپنی مرضی کے مطابق جن چیزوں کو بنایا ہے۔ اُن میں اگر ہمیں پورے طور سے آنند نہیں ملتا۔ تو ہمیں سمجھنا چاہیے کہ ہمارا تیاگ نامکمل ہے

اس طرح گیان بھگتی اور کرم کا آتم سمرپن کرنے کے لئے درڑھ سنکلپ کرنے پر مندرجہ بالا طریقے سے سادھنا کی شاہراہ پر چلنے سے ضرور ہی لابھ ہوگا

۱۰ - سادھنا میں رکاوٹیں

ہمارے دل میں اہنکار ہی ایک ایسی چیز ہے - جو ہمیں نشکام ہو کر نہیں رہنے دیتی - سنسار کے تعلق سے ہم کئی طرح کے بندھنوں میں بندھ جاتے ہیں - ان سب سنکلپوں کے اثر سے ہمارے من میں کئی طرح کے بھاؤ پرگٹ ہوتے ہیں انہیں کا دوندھ بھی چھڑ جاتا ہے - انہیں دوندوں کے پھیر میں پڑ کر ہم لوگ سنسار کے مایا جال میں پھنس جاتے ہیں - اور کئی طرح سے دکھی ہو کر زندگی کے دن گذارتے ہیں -

ہماری زندگی میں اور سادھنا میں اس اہنکار کی جو لیلا پرگٹ ہو کر اٹھتی ہے گن آدی بھید سے یہ تین طرح کی ہے ، ساتوک - راجسک اور تامسک

اہنکار کی تین طرح کی لیلا

دیشے واسنا میں راجسک ورتی کی کثرت رہتی ہے یہ سدا ہمیں گھیرے رہتی ہے - اس کے چکر میں پڑ کر سدا دھرم اور کرم پھل کے چکر میں پڑ جاتے ہیں - اگر ہمیں اس بندھن سے آزاد ہونا ہے تو ہمیں بھگوان شری کرشن کا یہ بچن ہمیشہ یاد رکھنا ہوگا کہ "ماکرم پھل ہیتو رہبھو" یعنی کرم پھل کی خواہش مت کر - اور اپنے سارے کرم دھرم پھل سمیت سبھی بھگوان کے چرنوں میں اپن کر دینے ہونگے -

تامسک پرورتی کا لکھشن دُربلتا یعنی کمزوری ہے۔ اس پرورتی کے بس میں ہو کر ہم سدا آلسی سست اور نکمے بنے رہتے ہیں۔ اس کے پربھاو سے ہماری بدھی کا ناش ہو جاتا ہے۔ تیج گھٹ جاتا ہے۔ اور ہم لوگ مایوس ہو جاتے ہیں۔ کسی کام کو کرنے کے لئے دل نہیں لگتا۔ معمولی سے معمولی کام کرنے میں ڈر لگتا ہے۔ بنا کسی مقصد کے زندگی بسر کرنے میں خاص آنند معلوم ہوتا ہے۔ سدا پژمردہ سے رہتے ہیں۔ گویا کسی کام کے کرنے کی ہم میں قابلیت ہی نہیں ہے اس خطرناک روگ سے بچنے کی ایک ماتر دوائی گیتا کا یہ امرت بچن ہے۔ کہ کرم کے نہ کرنے میں تیری کسی طرح کی رغبت نہ ہو۔ اور سدا یوگ یکت ہو کر کرم کرتے رہو۔ اور سدھی اسدھی۔ ہانی۔ لابھ کو سم جان کر یعنی ان کی فکر نہ کر کے آسکتی اور موہ کو تیاگ کرم کرتے جاؤ۔ بھگوان کی ایک ماتر یہی آگیا کہ کرم کرو بس یہی وشواس من میں اٹل رکھو کہ تم بھگوان کی پریرنا (مرضی) سے ہی کام کر رہے ہو۔ اس لئے اگر ہزاروں کی طرح مشکلات پیدا ہو جاویں۔ تو بھی مت گھبراؤ۔ سکھ دُکھ کو ایک جیسا مان کر خوشی خوشی مستقل مزاجی کے ساتھ کرتے جاؤ۔ دل میں کسی قسم کا وِکار پیدا نہ ہونے دو۔

ساتوک اہنکار ہی سب سے بلوان ہوتا ہے۔ اس اہنکار کے ذریعے دکھ گیان اور آنند کے بندھن میں بندھ جاتا ہے۔ آنند کند شری کرشن چندر کے متر ارجن جس وقت میدان جنگ میں شامل ہونے کے لئے ہتھیاروں سے مسلح ہو کر رتھ پر چڑھ کر دونوں فوجوں کے بیچ میں جا کر کھڑے ہوئے تو دونوں اطراف سے لڑنے کے لئے تیار اپنے بھائی بندوں کو دیکھ کر وہ بہت بیاکل ہو اٹھے۔ اور موہ میں پھنس کر گانڈیو دھنش تیاگ دیا۔ اس وقت اداس ہو کر جو کچھ انہوں نے بھگوان شری کرشن چندر سے کہا تھا۔ اسے نامناسب نہیں کہا جا سکتا۔ بدھیمان ارجن

کے ہمدرد دل نے راج بھوگ کے لئے بھائی بندوں کا ناش کرنا۔ اور اپنے ہاتھوں اُن کی ہتیا کرنا مہا پاپ سمجھا۔ اس نے کہا تھا۔ کہ دشمن کے لوبھ سے میں اپنے بزرگوں اور عزیزوں کو مارنے کی نسبت بھیک مانگ کر کھا لینا اچھا سمجھتا ہوں۔ اس بات سے ارجن کے دل کی اُدارتا کا پتہ لگتا ہے۔ ارجن کو اس بات کا گیان نہیں تھا کہ لیلا مئے بھگوان انسان کو ایسے گرے ہوئے یعنی بھائی بندوں کی ہتیا کے کاموں میں بھی لگا سکتے ہیں۔ اس طرح کی بھی اُن کی پریرنا ہو سکتی ہے۔ اگیان اندھکار میں پڑ کر ہی ارجن نے بھگوان سے کہا تھا۔ کہ اگر ... جنگ سے اُداسین دیکھ کر اور نہتا دیکھ کر شستر دھاری دھرت راشٹر کے بیٹے میدان جنگ میں مجھے مار بھی ڈالیں تو بھی میں .... اُسے اچھا سمجھتا ہوں۔ اتنا کہہ کر ارجن نے شستر رکھ دیا تھا۔ ایسے ہی ساتوک اہنکار کہتے ہیں۔

مگر شری کرشن نے ارجن کا یہ ساتوک اہنکار دور کر کے انہیں دویہ درشٹی کے ذریعے سُوجھا دیا۔ کہ انسان اپنے کو دھرم گیان میں پورا ماہر سمجھ کر سچے یوگ میں داخل نہیں ہو سکتا۔ انسان کا اہنکار ساتوک ہونے پر بھی وہ اہنکار ہی رہیگا۔ اس لئے ساتوک اہنکار والا پرش جب بھگوت دھرم کی دیکشا لینے لگتا ہے تو اس وقت وہ دوندو سے پیدا ہوئی چنتائیں اُسے چھوڑتی نہیں۔ وہ انہیں کے مایا جال میں پڑا رہتا ہے۔ بھلا برا - پاپ پن وغیرہ یہ باتیں بھی زندگی کی دھارنائیں ہو سکتی ہیں۔ مگر سچدانند بھگوان کے نزدیک دھرم ادھرم کوئی بات نہیں جو کچھ وہ کرتا ہے۔ وہی دھرم ہے۔ وہی پنیہ ہے۔ اور وہی پرم آنند ہے۔

جب سادھک ساتوک اہنکار سے چھوٹ جاتا ہے۔ اور پورا یوگ کو پراپت ہو جاتا ہے۔ اس وقت اس کے دل میں پاپ پن وغیرہ کا کچھ بھی گیان باقی نہیں

رہ جاتا۔ اس وقت وہ ادھیاتم روپ دھارن کر کے اپنے سارے کرموں کو بھگوان میں سمرپن کر کے کرم کھشیتر میں ڈٹ جاتا ہے۔ اگر کسی کام کے کرنے میں کسی طرح کا کرودھ یا بے چینی دل میں پیدا ہو۔ تو سمجھ لو کہ ساتوک اہنکار نے ابھی تک پلہ نہیں چھوڑا ہے۔

اہنکار کس طرح پیدا ہوتا ہے؟

جن لوگوں نے ابھی ابھی یوگ گرہن کیا ہے۔ یعنی جن لوگوں نے آتم سمرپن کا صرف سنکلپ کیا ہے۔ مگر پوری طرح سے تیاگ نہیں کر سکتے۔ ان کے راستے میں تینوں گنوں کا کوئی بھی ایک اہنکار بادھک ہو کر کھڑا ہے۔ جس سادھک میں رجوگن کی پردھانتا رہتی ہے۔ وہ آتم سمرپن کے منتر میں دیکھشت ہوتے ہی سوچنے لگتا ہے۔ کہ ہم سادھک ہیں۔ ہم نے یوگ سادھن شروع کیا ہے۔ یوگ غافل بیٹھے ہیں۔ اور ہم اس مارگ میں اتنا آگے بڑھ آئے ہیں۔ ہم بھگوان کے ہاتھ میں اوزار ہیں۔ اس طرح سے کئی بھاو دل میں اکٹھے ہو کر سادھک کو اہنکاری بنا دیتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ اپنی واستا سے پیدا ہوئے دھرم کو بھگوان کا کہہ کر سادھک اسی کو پورا کرنے کے لئے بجان سے کوشش کرتا ہے۔ اور جگہ جگہ پر ناکام رہتا ہے۔ مگر اس کے دل میں یہ دھارنا اٹھتی ہے۔ کہ ہم دھرم کا کام کر رہے ہیں اور دھرم کا راستہ خاردار ہے۔ اس لئے ہمیں لگن سے کام کرنا چاہئے اس خیال سے وہ اور بھی مگن ہو کر کام کرنے لگتا ہے۔ اس طرح اس کام کو پورا کرنے میں بھگوان کی نسبت اس کا موہ زیادہ معلوم ہونے لگتا ہے۔ اسی طرح جس کے ہردے میں راجسک اہنکار زیادہ ہے۔ وہ جب کام کرنے لگتا ہے۔ تب سوچتا ہے۔ ہمارے دل میں داخل ہو کر بھگوان ہی ہم سے یہ کام کرا رہے ہیں۔ اس

کام میں ہمارا کسی طرح کا ہاتھ نہیں ہے۔ مگر یہ درحقیقت یہ صرف اس کی ناسمجھی کی باتیں ہیں۔ کیونکہ وہ کام پورا نہ ہونے سے راجسک اہنکار سادھک کو بے چین کر دیتا ہے۔

یوگی کو سدا یہ بھاو اپنے ہردے میں دھارن کرتا ہوگا۔ کہ

بھگوان سب کے ہردے میں موجود ہے

اور کسی طرح کی ابھلاشاؤں کو تیاگ کر ہردے کی گہرائی میں جو لیلائیں ہو رہی ہیں۔ اسی پر لکھش رکھے۔ جب تک خود بھگوان گیان دیپک کو جلا کر ہردے کی گہری تاریکی کا ناش نہ کرینگے۔ تب تک سادھک کے وہ تموگنی اہنکار میں پھنس جانے کا پورا امکان ہے۔ جس سادھک میں تموگن کی پردھانتا رہتی ہے۔ اسے دو طرح کی مصیبتوں میں پھنسنے کا امکان رہتا ہے۔ سب سے پہلے سادھک کے دل میں اٹھتا ہے۔ کہ میں کمزور۔ پاپی۔ حقیر۔ اگیانی اور [illegible] ہوں۔ جس کسی کو میں دیکھتا ہوں۔ سبھی مجھ سے اونچے دکھائی دیتے ہیں۔ میں سب سے نیچا ہوں۔ بھگوان کو ہماری ضرورت نہیں ہے۔ بھگوان مجھے اپنی شرن میں لے کر کیا کرینگے۔ گویا ایشور کی شکتی لامحدود ہے۔ اور خاص حالات کے اوپر انحصار رکھتی ہے اور یہ بات جھوٹ ہے۔ کہ وہ گونگے کو بولنے کی طاقت بخش سکتا ہے۔ اور لولے کو چلنے کی شکتی دے سکتا ہے۔ دوسرے اگر سادھک کو تھوڑی بہت شانتی ملے گی۔ تب اس کا آنند بھوگ کر وہ من میں سوچنے لگتا ہے۔ کہ چلو سارا پرپنچ دور ہوا۔ مجھے شانتی مل گئی۔ اس طرح کہ کر وہ سب طرح کے کرموں سے منہ موڑ کر آنند کرنے لگ جاتا ہے۔ سادھک کو سدا اس بات کا دھیان رکھنا چاہیئے۔ کہ وہ بھی پربرہم کا انش ہے اور آدمی شکتی اس کے ہردے

میں براجمان ہو کر اس کی سہائتا کر رہی ہے۔ سروشکتیمان بھگوان کی لیلا بھانت بھانت کی ہوتی ہے۔ کسی ایک لیلا کے موہ میں پھنس کر سادھک کو اداس ہو کر بیٹھ رہنا بالکل نامناسب ہے۔ وہ جو کچھ کرتا ہے۔ سب اس کی آنند لیلا ہے اسے اور کچھ سمجھنا بالکل بھول ہے مگر جب تک کسی طرح کا اہنکار موجود رہتا ہے تب تک اس طرح کی دھارنا کا پیدا ہونا ممکن نہیں ہے۔ کرم بندھن کے چھوٹ جانے پر بھی ہمیں تو کرم کرنا ہی پڑے گا۔ بھگوان شری کرشن نے اس بارے میں ارجن سے کہا تھا کہ

"ہے ارجن! اس سنسار میں ہمارے لئے پراپت کرنے یوگیہ کوئی بھی چیز نہیں ہے۔ تو بھی میں سدا کرموں میں لگا رہتا ہوں"

سنسار کے کلیان کے لئے ہی کرم کرنا چاہئے

بھگوان ایسا ہی کرتے ہیں۔ اس لئے جو بھگوان سے کرموں کا تیاگ کرتے ہیں انہیں بھی وہی کام کرنا ہوگا۔ جو بھگوان کرتے ہیں۔ بھگوان کیا کرتے ہیں۔ انہوں نے گیتا میں کہا ہے۔ "اگر میں کرم کرنا چھوڑ دوں اور اداسین ہو کر بیٹھ رہوں تو یہ سنسار تموگن سے گھر جا کر پھر اسی پرکرتی کے گربھ میں چھپ جائے گا" اپنے سمپورن کرموں کو بھگوان کے چرنوں میں سمرپت کر کے مکت ہونے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم کرم سے ایک دم متنفر ہو جائیں۔ اس سے تو ہم تامسک اہنکار کے پھندے میں پڑ جائیں گے اور بندھن کی مضبوط زنجیر میں بندھ جائیں گے یہ جیتا تو موت سے بھی بدتر ہے۔ اسے سورگ کا سکھ، نرک کا دکھ کہنا ہی ٹھیک ہوگا۔ یہ مکتی نہیں ہے بلکہ انرنت بندھن ہے۔

ساتوک اہنکار میں سادھک اپنی بدھی کے انوسار کسی ایک طرف جھک جاتا

ہے۔ جیسے کسی مقررہ سادھن پدھتی کو اختیار کر کے سادھک اسی کی سدھی میں مگن ہو کر لگ جاتا ہے۔ ویا یا پراوپکار کسی ایک سدھی کے مارگ کو گرہن کر کے اپنے چت کی پرورتی کے مطابق اس دھرم کی سادھنا میں جو سنتوش اُسے ملتا ہے۔ اسی سے وہ سنتشٹ رہتا ہے۔ سادھک کا ساتوک اہنکار جو کچھ اچھا بتلاتا ہے۔ اسی کو وہ گرہن کرتا ہے۔ اور دیگر چیزوں کی طرف وہ دیکھتا تک نہیں۔

ہم لوگوں کو سدا من میں رکھنا ہوگا۔ کہ سادھنا سے ہم لوگوں کا مقصد اپنی ذات کو فائدہ پہنچانا نہیں۔ یہ چیزیں اگرچہ سدھی کے انگ ہیں۔ تو بھی یہ پورن سدھی نہیں ہیں۔ کیونکہ اس سادھنا یوگ کو سویکار کرنے سے پہلے ہی ہم نے طے کر لیا تھا۔ کہ ہم بھگوان سے کسی چیز کی پراپتی کے لیے پرارتھنا نہیں کرینگے جو کچھ وہ دیگا۔ اسے ہم بنا کسی قسم کے اعتراض کے منظور کرینگے۔ اور اگر آنند کی بات کرتے ہو۔ تو یہی کہونگا۔ کہ اس سے بڑھ کر آنند کی بات کونسی ہو سکتی ہے۔ کہ ہم نے اپنا سب کچھ بھگوان کے چرنوں میں ارپن کر دیا ہے۔ جب ہم یہ سویکار کرتے ہیں۔ کہ بھگوان کی ہر ایک لیلا اس کے آنند کا وکاس ہے تو ہمیں آدھار بنا کر وہ جو لیلا کرتا ہے۔ وہ بھی تو آنند روپ ہی ہے

ساتوک ہنکار کے ہوتے ہوئے بھی سادھنا پورن نہیں ہو سکتی

اس لیے یوگی کو پورنتا (تکمیل) حاصل کرنے کے لیے اس کو بھی تیاگ دینا چاہیے۔ مکتی یا نروان وغیرہ جو سادھنا کے سب سے بڑے آدرش ہیں۔ اُن سے بھی سادھک کو اپنا تعلق تیاگ دینا ہوگا۔ سادھک کو بنا کسی انتر دھیان کے صرف بھگوان کا روپ اور اس کی لیلا کا ہی دھیان کرنا ہوگا۔ جس وقت سادھک اس طرح

تینوں گنوں سے یعنی ساتوک۔ راجسک اور تامسک اہنکار سے مکت ہو جائیگا۔ اُس وقت وہ گیتا میں بیان کیے گئے آنند کے آدرش کا پُورن ادھکاری ہوگا۔

۱۱۔ سادھنا کے مارگ

آتم سمرپن یوگ کے تین مارگ ہیں۔ سب سے پہلے آتم سمرپن کرنے کے لئے سنکلپ کرنا ہوگا۔ دوسرے آدھار سے پرے ہو کر گیان مئے لوک میں نواس کرنا اور تیسرے سب پرانیوں اور سب کاموں میں پرمیشور کے درتمان رہنے کا انوبھو حاصل کرنا۔

ہمیں اپنے کو۔ اپنے سمپورن کرموں کو اور ان کرموں سے ہونے والے پھل کو بھگوان کے چرنوں میں سمرپن کر دینا ہوگا۔ یعنی زندگی میں اگر تو یہ کرم (فرائض منصبی) کی جو دھارا بہے گی۔ اس کے کرتا (فاعل) ہم ہیں۔ یہ بھاؤ ہردے سے دُور کرنا ہوگا۔ اس لئے ان کرموں سے جو پھل پیدا ہونگے۔ ان کی پراپتی کی ابھلاشا بھی دل سے دور کرنی ہوگی۔ اس طرح جب سمپورن بندھنوں سے آزاد ہو کر آتما کے دل آنند کو ہم بھوگ سکینگے۔ اُس وقت ہمارا جو سوبھاؤ ہو جائیگا۔ وہی اس جیون کی سِدّھ اوستھا ہوگی۔ تب ہم سچے دل سے کہہ سکینگے۔ کہ یہ شریر من بچن۔ بدھی وغیرہ کچھ بھی ہمارے نہیں ہیں۔

ہم تو صرف آنند مئے پربھو کی ستا ہیں!

اس لئے نہ تو سکھ میں ہماری رغبت ہے۔ اور نہ دُکھ سے ہمیں نفرت ہے

نہ پنیہ میں ہماری خواہش ہے۔ اور نہ پاپ سے ہمیں ویراگ ہے۔ اس زندگی میں خواہ کچھ بھی ہو جاوے۔ اُن کا مجھ پر کچھ بھی اثر نہیں پڑ سکتا کیونکہ ہمارا تو کسی سے کچھ تعلق ہی نہیں ہے۔ ہم تو سچدانند سوروپ ہیں۔ سب سے پرے اور سب سے اوپر براجمان ہیں۔ بھگتی بُری (مرغوب یا نامرغوب) چیز کا گیان بھی ہمیں کچھ نہیں ہے۔ نہ تو کسی بات سے ہمیں خوشی ہوتی ہے۔ اور نہ کسی سے ہمیں رنج ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ سب بھگوان کی مایا ہے۔ اسی کی پریرنا سے یہ سب کچھ ہوتا ہے۔ انسان حیوان۔ پرندے۔ کیڑے پتنگے۔ درخت بیلیں۔ ندی پہاڑ مکان شہر وغیرہ دنیا کی جس کسی چیز سے ہمارا تعلق ہے۔ یہ سب بھگوان کی ہیں ان میں سے نہ تو کسی سے تعلق رکھنے کا ہمیں موہ ہے۔ اور نہ کسی کے تعلق.... سے نفرت ہے۔ گُنتا چکر میں پڑ کر دسوبھاوک طور پر جس کسی جاندار یا چیز (مال دولت وغیرہ) سے ہمارا تعلق ہو جاتا ہے۔ ان سب میں آنند مئے ستّا کا مختلف رُوپ سے پرکاشش رہتا ہے۔ اس طرح ہماری زندگیوں میں جو جو واقعات ہوتے ہیں۔ ان میں سکھ دکھ۔ اچھائی۔ بُرائی۔ نفع و نقصان یہ سب اسی پرمیشور کی الگ الگ لیلا کا پھل ہیں۔ اس میں شک کرنے کی کوئی بات نہیں ہے۔ یہ من میں دھارنا کر کے ہمیں سب حالتوں میں سم بھاؤ ہو کر رہنا چاہیئے۔

سادھنا کی ضرورت

اس طرح شدھ بدھ آنند مئے پد کو پراپت کر کے اس جیون کو بھگوان کا سمجھ کر انسان کو سادھنا کرنی ہوگی۔ بنا سادھنا کے اس سنسار میں کہیں بھی کسی کو سدھی نہ ملی ہے اور نہ مل سکتی ہے

آتم سمرپن کا سنکلپ من میں مضبوط کرنے پر ہمیں دو باتوں کو اختیار کرنا ہوگا

انومتی اور سمرتی کہلاتی ہیں۔ انومتی کا مطلب یہ ہے۔ کہ من میں یہ دھارنا کرنی
کہ ہمارے جیون میں فلاں گھٹنا ہوتی ہے۔ اور فلاں نہیں ہوتی۔ یہ بھگوان
کا پھل ہے۔ اس لئے وہ جو کچھ کرانا چاہتا ہے۔ کراتا ہے۔ پہلے پہل یہ وش
بآسانی پیدا نہیں ہوتا۔ کبھی کبھی ایسی عجیب و غریب باتیں (واقعات) ار
ہو جاتی ہیں۔ کہ سادھک گھبرا اُٹھتا ہے۔ اور جس سے اس بات کا شک ہو
لگتا ہے۔ کہ خود بھگوان ہمیں اتنا کشٹ دے سکتے ہیں؟ اس لئے سادھ
کو سم درشٹی رکھنے کے لئے کچھ زیادہ کوشش کرنی ہو گی۔ کیونکہ سب کر
کا پریک بھگوان کو مان لینے کے لئے زندگی میں جو اہم روپی سنسکار ہے۔ وہ
دل میں دُور نہیں ہو سکتا۔ دل میں تو ایک طرح کا سنسکار جما رہتا ہے۔ کہ
(گھٹنا) بات ہوتی ہے۔ اور اس سے آدمی کو ہمیشہ اپنی رکھشا کرنی چاہیئے۔
لئے ان باتوں کے رونما ہوتے ہی سادھک گھبرا اُٹھتا ہے۔ مگر ایک بار
کا بیج اُگ آنے پر خواہ یہ کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو۔ بھگوان کی رضا پر راضی ر
کی دل میں ایک طرح کی آکانکھشا پیدا ہو جاتی ہے۔ اس وقت سکھ دُکھ رُ
پھلوں کا دل میں احساس ہونے پر بھی سادھک اُسے بھگوان کی دین (بخشش)
سمجھ کر گرہن کرنے میں پس و پیش نہیں کرتا۔ اس طرح کی تُشٹی آہستہ آہستہ
ہو جاتی ہے۔ اس وقت کرم کے پھل کو بُرا بھلا کہہ کر سویکار کرنے کی رغبت
ہو جاتی ہے۔ اور سادھک کو پورے طور سے معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ بھلا بُرا
کچھ کرم ہے۔ سبھی آنند مئے بھگوان کی پریرنا کا پھل ہے۔ اس لئے وہ اپنی مرضی
کو بھگوان کی مرضی میں ملا دیتا ہے۔

سمرتی

سمرتی کے معنی ہیں یاد رکھنا۔ ہم نے اپنی زندگی کا سب کچھ بھگوان کے ارپن کر

دیا ہے۔جو کچھ ہمارے پاس ہے۔سب اسی کا ہے۔یہ وشواس سدا من میں رکھنا چاہیے۔ اگر سادھک کے من میں سدا یہ بھاو زور سے بیدار رہے۔ کہ ہم نے اپنا سب کچھ بھگوان کے چرنوں میں ارپن کر دیا ہے۔ تو کیسی گھٹنا کیوں نہ گھٹے۔ وہ ڈانواں ڈول نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس وقت یہ بھاو دل میں اُٹھنے لگتا ہے۔ کہ یہ سب گھٹنائیں سادھنا کے انگ ہیں۔ اور بھگوان اپنی لیلا کو موزوں ترین بنانے کے لئے اس طرح کی غیر متوقع گھٹنائیں پیدا کرتے ہیں اگر اس طرح کی سمرتی (یاد) نہ بنی رہے۔ تو سادھک کے یوگ بھرشٹ ہونے کا بہت زیادہ امکان ہے۔ اس طرح کی گھٹناؤں کا پیدا ہو جانا غیر معمولی بات نہیں ہے۔ اگر من میں یہ بھاو نہ بنا رہے۔ دماغ میں یہ بات نہ جمی رہے۔ کہ ہم نے بھگوان کے چرنوں میں آتم سمرپن کر دیا ہے۔ اور بھگوان نے ہی اپنی اندرم لیلا سے ان گھٹناؤں کو گھٹایا ہے۔ تو سادھک اس وقت اپنی انسانی عقل کے مطابق ان گھٹناؤں سے نجات حاصل کرنے کے لئے کئی طرح کی کوششیں کرنے لگتا ہے۔ اور

آتم سمرپن کا سنکلپ

دل میں کر لینے پر سادھک کے دل میں اہنکار کے نکل جانے کا جو امکان تھا اس کی جگہ پر اہنکار اور بھی پرپل ہو اُٹھیگا۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ سادھک یوگ بھرشٹ ہو کر کئی طرح کی آفتوں میں پھنس جائیگا۔ اس کے لئے ہمیں چھوٹے بچّوں کی پیروی کرنی ہوگی۔ جیسے چھوٹے بچے پاؤں کے بل اُٹھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس طرح جتنی بار ہماری سمرتی ہمیں چھوڑ کر جانا چاہیگی۔ اتنی ہی بار ودگنی اور چوگنی کوشش کر کے ہمیں اسے واپس بلانا ہوگا۔ اور اپنے بس

میں رکھنا ہوگا۔ سادھنا کی طرف آنے کے لئے پران تک سمرپن کر دینا ہوگا۔ اس بات کو کبھی بھی نہیں بھولنا چاہیئے۔ کہ خواہ کتنی ہی خوفناک مصائب کیوں نہ رونما ہوں۔ ان کا بھی خاتمہ ہوگا۔ اگر ہم اپنے وشواس پر اٹل رہے۔ اور یاد رکھ سکے۔ کہ یہ سب لیلا مئے کی لیلا ہے۔ تو یقین ہے۔ کہ ہم شدھ اور مکت ہو جائیں گے۔ کیونکہ بھگوان نے ہمیں شدھ اور مکت بنانے کے لئے ہی اپنے بھاری انہتوں کی سرشٹی کی ہے۔

سادھنا کے وقت سادھک کو پوری جرأت اور دلیری کا ثبوت دینا چاہیئے۔ سدھی حاصل کرنے میں کتنا ہی وقت کیوں نہ لگے۔ سادھک کو گھبرانا نہیں چاہیئے۔ سادھک کو غیر معمولی دھیرج رکھنا ہوگا۔ اگر اس بیچ میں کوئی خوفناک بات ہو جائے۔ تو بھی سادھک کو گھبرا کر ہمت نہیں ہار دینی چاہیئے۔ سچدانند پرمیشور تو سرو شکتیمان ہیں۔ خواہ وہ کتنے ہی خوفناک گڑھے میں ہمیں کیوں نہ پھینک دیں۔ کسی نہ کسی دن وہاں سے نکال کر ہمیں اپنی گود میں ضرور لے لیں گے۔ یہ سچ جانئے

ہمت اور استقلال کی ضرورت

سادھک کے لئے گھبراہٹ اور جوش وانگیخت میں آجانا منع ہے۔ پہلے پہل بے شمار جذبات اس قسم کا آڈمبر کھڑا کرتے ہیں۔ کہ سادھک کے دل میں خیال ہونے لگتا ہے کہ ہم بہت آگے بڑھ گئے ہیں۔ مگر جب آخر کار معلوم ہوتا ہے۔ کہ لنگر پڑے جہاز کی طرح ہم اسی جگہ جوں کے توں پڑے ہیں۔ اور چپہ بھر بھی آگے نہیں بڑھ سکے۔ اس وقت بڑا دکھ ہوتا ہے۔ جو سادھک آتم سمرپن کا برت گرہن کر کے بھگوان کے ہاتھوں میں اپنے آپ کو سمرپن کر کے جتنا بے فکر اور خوش رہیگا۔ اتنی ہی جلدی کے ساتھ اسے سدھی حاصل ہو سکے گی۔ گھبراہٹ اور کوشش کے ساتھ اسکا

کا تعلق ہے۔ ہم سادھنا کر رہے ہیں۔ ہمیں بھگوان کے درشن ضرور ہی ہونگے ہمیں ضرور کامیابی ملے گی۔ اس طرح کا "اہم" کا بھاؤ گہرے ہیں گڑ جائے۔ تو پھر کامیابی کا کوئی اُپائے نہیں ہے۔ جس طرح کھیت کا بند ٹوٹ جانے پر پانی پوری آزادی سے آتا جاتا ہے۔ اور کھیت میں کبھی نہیں ٹھیر سکتا ہے۔ اسی طرح اہنکار کے موجود رہتے سدھی حاصل کرنا ممکن نہیں ہے۔ جب سادھک سستی نہ کر کے دلیری کے ساتھ سب مصائب، و خطرات کا سامنا کر سکتا ہے۔ تبھی آتم سمرپن کا سنکلپ مضبوط ہو سکتا ہے۔ سادھنا بہت کٹھن کام ہے۔ مگر جو لوگ شروع میں ہی اس میں درڑھ وشواس کر کے اُس پر انحصار رکھتے ہیں۔ اُن کے لئے اس سے آسان کوئی مارگ نہیں ہے۔ کیونکہ اس حالت میں انسان کا سوبھاؤ ہی سادھنا کے مطابق ہو جاتا ہے۔ اور انسان کو خود کسی قسم کی کوشش کرنے کی ضرورت نہیں رہ جاتی۔

۱۲- سِدھی کے مارگ

سدھی کے چار مارگ بتلائے گئے ہیں۔ شاستر (مارگ) اُتساہ۔ گورو اور وقت سب سے پہلے سادھنا کی شاہراہ پر قدم زن ہونے والے سادھک کے لئے اس شاہراہ کے جاننے کی ضرورت ہے۔ اس کے بعد اس شاہراہ پر چلنے کا عزم بالجزم ہونا چاہیئے۔ اس کے بعد دیکھ بھال کرنے کے لئے گورو کی ضرورت ہوگی اور اس کے بعد وقت یعنی مُدت کی

پچھلے ادھیائے میں بتلایا گیا ہے۔ کہ سادھنا کی شاہراہ پر قدم زن ہونے کے لئے انسان کو کونسا راستہ اختیار کرنا ہوگا۔ ہمیں سادھنا کی شاہراہ پر چلنا

ہے۔ ہم نے اپنا سب کچھ ایشور کے چرنوں میں ارپن کر دیا ہے۔ اس کو سدا یاد رکھنے سے ہی اُتساہ ملیگا۔ خود بھگوان شری کرشن گورو بن کر سادھک کو دیکھشت کرینگے اب باقی رہ گیا وقت۔ یہ تو اننت (لامحدود) ہو کر تمہارے سامنے موجود ہے، سادھک کو اعتراض ہوگا۔ کہ

خود بھگوان گورو کی جگہ کس طرح گرہن کرینگے

مگر گیان کا پرکاش ہونے پر اس کا پتہ آپ سے آپ لگ جائیگا۔ اسوقت سادھک کو معلوم ہوگا۔ کہ اس کے اندر اور باہر کی چھوٹی سے چھوٹی چیزیں اس طرح سے بنائی گئی ہیں۔ جس سے اس کی یوگ سادھنا بلا روک ٹوک کے چلتی رہے۔ اور تم پورن بن جاؤ۔ تمہارے ہردے میں بے انتہا پریم بھر گیا ہے۔ ایک مہان گیان تمہاری زندگی کی گتی کو اوپر اٹھاتا چلا جا رہا ہے۔ تمہیں دھیرج نہیں چھوڑنا چاہئے۔ خواہ کتنا ہی وقت کیوں نہ لگے۔ ناقابلیت اور مایوسی تمہارے راستے میں رکاوٹ بن کر کھڑی ہوں۔ تب بھی تم اپنی شاہراہ سے ہرگز نہ ہٹنا۔ آلس چھوڑ کر آریہ پرشوں کی طرح اپنے کو پورے طور پر بھگوان کے چرنوں میں سمرپن کر کے آنند لابھ کرو۔

تمہارے سامنے کال (وقت) روپی اگادھ سمندر موجود ہے۔ اس میں ترنگیں پر ترنگیں اٹھ رہی ہیں۔ جو آہستہ آہستہ اس اننت کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ تمہیں انہیں ترنگوں پر ہو کر چلنا پڑے گا۔ تم جانتے ہو۔ کہ جیون کی گتی کا کال ہی سب سے بڑا مددگار ہے۔

تمہاری زندگی سے ایک غیر معمولی کام سرانجام کرایا جائیگا۔ تمہارا انسانی سبھاؤ ایک دم سے بدل دیا جاویگا۔ اور تمہیں دیوتا کی مانند (فرشتہ سیرت) بنا دیا جاویگا اور اس کے لئے نہ جانے کتنے سال لگینگے۔ مگر اس سے تمہیں گھبرانا نہیں چاہئے:

دیگر اُپائے

اس کے علاوہ اور بھی کئی ایک اُپائے ہیں۔ جو آسانی اور جلدی پھل دے سکتے ہیں تم خود اس قسم کے کئی کام کھوج کر نکال سکتے ہو۔ جن کے پورا کرنے سے تمہیں سنتوش ہوگا۔ تمہیں ہر ایک لمحہ اس بات کا گیان رہے گا۔ کہ تم کچھ نہ کچھ اچھا کام کر رہے ہو۔ پرانایام۔ آسن اور جپ وغیرہ کرنے سے بھی آتمک ترقی ہو سکتی ہے۔ تم سوچو گے۔ میں نے آج اتنے وقت تک پرانایام کیا۔ اتنے قسم کا آسن کیا۔ ہزار کی جگہ آج لاکھ کی تعداد میں منتر کا جپ کیا۔ اس طرح عمل میں بتدریج ترقی دیکھ کر من کو اس بات کا سنتوش ہوگا۔ کہ ہماری سادھنا ترقی کر رہی ہے۔ مگر اس طرح تم اہنکار کو بڑھا رہے ہو۔ لیکن اگر تم نے آتم سمرپن کا برت لیا ہے۔ تو تمہیں ہر طرح سے اسی کا ہو جانا پڑے گا۔ اسی میں دت چت ہو کر رہنا پڑیگا

اوپر ہم نے پرانایام وغیرہ جن عملوں کا ذکر کیا ہے۔ وہ انسان کی رچنا ہیں اس لئے ان میں بھگوان کی اننت شکتی پورے طور سے کام نہیں کرتی۔ جہاں تک انسانی کوشش کی حد ہے۔ وہاں تک وہ کام کر سکتی ہے۔ پھر اس کے آگے وہ نہیں بڑھ سکتی مگر جس یوگی نے آتم سمرپن کر دیا ہے۔ اس کے کام میں کسی طرح کا آڈمبر نہیں ہے۔ اس کی سادھنا کے لئے ایکانت کی بڑی ضرورت ہے۔ کبھی کبھی تو ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ آتما سدھی کے مارگ پر بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اور اندریوں کو اس کا پتہ بھی نہیں چلتا۔ کہیں تو اس کی گتی نہایت تیز ہوتی ہے۔ اور کہیں ایک دم رک جاتی ہے۔ مگر کامیابی یقینی ہے۔

آتم سمرپن یوگ کا مارگ بہت ہی لمبا چوڑا اور بے پایاں سمندر کی مانند ہے۔ اور اس بے پایاں سمندر میں کوئی خاص راستہ مقرر نہیں ہے۔ تم اپنی مرضی کے مطابق کوئی سا مارگ اختیار کر سکتے ہو۔ اور کسی بھی مقام کو پہنچ سکتے ہو۔

اس بے پایاں سمندر میں سفر کرنے کے لئے تمہیں ضرورت ہے۔ ایک کشتی کی اس کو چلانے کے لئے پتوار کی۔ اطراف دکھانے کے لئے (قطب نما) اوزار کی۔ اور ایک ہوشیار ملاح کی۔ سو اس سفر میں برہم ودیا تو تمہاری کشتی ہے۔ وشواس روپی پتوار کے ذریعے سے وہ چلائی جائے گی آتم سمرپن ہی اس کی اطراف کا دکھانے والا قطب نما ہے۔ اور خود سچدانند بھگوان ہی تمہارے ملاح ہیں۔ مگر وہ اپنی مرضی کے مطابق تمہاری کشتی کو جہاں چاہیں گے۔ لے جائیں گے۔ اور تمہیں اپنی باگ ڈور صرف انہیں پر چھوڑ دینی ہوگی۔ جب وہ چاہیں گے تمہیں پار لگا دیں گے۔ تمہیں وقت کا بالکل خیال نہ کرنا ہوگا۔

---

۱۴ - مایا اور برہم

اس ملک میں دو طرح کے سدھانتوں کا پرچار مدت سے ہو رہا ہے۔ وہ سدھانت ہیں۔ ادویت واد اور مایا واد۔ اِن کے بارے میں اس جگہ پر دو چار باتیں کہ دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ ناستک واد سے مل کر یہ سدھانت انسان کے دل میں اس طرح کا وکار پیدا کر رہے ہیں۔ کہ اگر خود شنکر آچاریہ بھی اِن کے چکر میں پڑ گئے ہوتے۔ تو ان کی عقل بھی چکرا اٹھتی۔ مگر سادھک کو سدا اس بات کا دھیان رکھنا چاہیئے۔ کہ برہم ایک ہے۔ مگر اس کی ستّا اس ایکتا کی حد کے اندر مقید نہیں ہے۔ ہم لوگوں نے "ایکو برہم" کہ کر اس کی ایکتا کا بودھ پراپت کر لیا ہے۔ سہی۔ مگر وہ سدا انیک روپ دھارن کر کے ہم لوگوں میں وچرا کرتا ہے اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہیئے۔ کہ ایک ہو کر بھی انیک میں پرکاشت ہوئے بنا رہ نہیں سکتا۔ یہی اس کی لیلا ہے۔ اور اسی طرح وہ سنسار میں اپنے کو

پتیکشں کراتا ہے۔

بھگوان ایک بھی ہیں اور انیک بھی

بھگوان اننت۔ اور بیان سے بالاتر ہیں۔ وہ ایک ہیں یا انیک۔ اس کا فیصلہ نہیں کیا جا سکتا۔ اپنشد اور دیگر دھرم گرنتھوں میں بھگوان کے بارے میں مندرجہ ذیل بچن کہے گئے ہیں۔ "جو برہم سرو دیاپی ہے۔ جس کا گھٹ گھٹ میں نواس ہے۔ جس کا کوئی روپ نہیں ہے۔ مگر جو سب روپوں میں براجمان ہے۔ وہ پرم پُرش دیکت پرش سے کہیں سرلیشٹ ہے۔ وہ پرش "ایکمیوادونیم" ایک ہے۔ اور لاثانی ہے۔ یعنی اُن کی برابری کرنے والا اس سنسار میں اور کوئی نہیں۔ مگر وہی پرم پرش نسا در اناری۔ پشو اور پکھشی۔ زمین اور آسمان پانی اور اگنی نیز ستھاور جنگم سبھی چیزوں میں براجمان ہے۔ اننت ہوتے ہوئے بھی وہ انت والا دکھائی دیتا ہے۔ وہی جیو ہے اور وہی برہم ہے۔ اس پرسنگ کو صاف کرنے کے لئے اور اپنا دیکت سروپ پرگٹ کرنے کے لئے شریمد بھگوت گیتا میں بھگوان شری کرشن نے کہا ہے

"ہے ارجن! میری جو دیویہ وبھوتی ہیں۔ اُن میں سے بڑی بڑی بتلاتا ہوں کیونکہ میری سب وبھوتیوں کا انت نہیں ہے (۱۹)۔ ہے ارجن! سارے پرانیوں کے انتہ کرن میں رہنے والا۔ میں سب پرانیوں کا انتریامی ہوں۔ میں ہی اُن کا شروع۔ درمیان اور انتہا ہوں۔ یعنی سب کا پیدا کرنے والا۔ پالنے والا اور فنا کرنے والا ہوں (۲۰)۔" ہے ارجن! سارے پرانیوں کے پیدا کرنے کا بیج میں ہوں۔ چراچر پرانیوں میں ایسا کوئی نہیں ہے جس میں میں نہیں ہوں۔ یعنی میں سب میں ہوں (۳۹) سنسار میں جو جو ایشوریہ والی کانتی والی اور شری والی

چیز میں ہیں۔ اُن سب کو تو میرے تیج سے پیدا ہوئی جان۔ (۴۱) پھر ہے ارجن! ان سب باتوں کے الگ الگ جاننے سے کیا مطلب؟ تو اتنا ہی جان لے۔ کہ میں نے اس سارے جگت کو اپنے ایک انش سے دھارن کر رکھا ہے۔ یعنی سنسار کے سبھی پرانیوں اور سبھی چیزوں میں میرا اننت انش ہے (۴۲) کہاں تک گناؤں تم یہ سمجھ لو۔ کہ میری وبھوتیوں کا انت نہیں ہے۔ میں ہی سب کچھ ہوں۔ میری ہی ساری ستّا ہے۔ میرا ہی سارا سوندریہ ہے۔ میری ہی وجہ سے سارا سنسار آنند پُورن ہے۔

برہم جن الگ الگ رُوپوں میں اپنے آپ کو پرگٹ کرتا ہے۔ اُن میں پُورن سوتنترتا کا آبھاس ہے اس سوتنترتا کو مایا کا نکت دوالہ کہتے ہیں۔ اس کے اس پرکاش کا انت نہیں ہے۔ جس حالت یا چیز میں ہم لوگ اس کی کلپنا کرتے ہیں۔ اس میں وہ مقید نہیں ہے۔ اپنی مایا کے پربھاو سے وہ نتیہ نیا رُوپ دھارن کرکے ہم لوگوں کے بیچ میں اپنی لیلا کا آنند لیتا ہے۔

سادھک کو اس مایا کو کاٹنا ہوگا

وہی مایا لوگوں پر وچتر پردہ ڈال کر ہمیں اس پرتھوی کو اس بھگوان سے کوئی الگ چیز ماننے کے لئے مجبور کرتی ہے۔ اس چیتن پدارتھ کو جڑ منواتی ہے لاتحدود میں محدودیت اور مُکتی میں بندھن کا بھرم پیدا کرتی ہے۔ مگر سادھک کو بھگوان شری کرشن کی برندابن کی لیلا نہیں بھُول جانی چاہئے۔ شری کرشن چندر کے بھکتی میں بیاکل گوپیوں کی حالت دیکھتے ہوئے جس وقت نارد مُنی متھرا گئے تھے۔ انہوں نے دیکھا تھا۔ کہ ہر ایک گھر میں الگ الگ روپ دھارن کر کے کرشن بھگوان براجمان ہیں۔ یہ ایک پورانک کتھا ہے۔ اس کتھا میں

بھگتی رس کی انتہا دکھلائی گئی ہے۔ اگر اس کو سویکار نہ بھی کریں تو بھی اس سے اتنا تو ضرور معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ برہم کے انیک روپ ہیں۔

وہ سب کچھ ہیں۔ ہر ایک چیز میں انہیں کا نواس ہے۔ الگ الگ چیزوں میں الگ الگ روپ دھارن کر کے ستھر رہنے پر بھی وہ وہ سب میں ایک ساتھ براجمان ہیں۔ وہی پرشوتم سب میں شری رادھا کے ساتھ براجمان ہیں۔ اگر ان کی مرضی ہو۔ تو ایک ہی لمحہ میں سارے سنسار کو نیست کر عدم آباد بنا دیں۔ اور خواہش ہونے پر اسے پھر پرگٹ کر سکتے ہیں۔ ایک طرف نگاہ اٹھا کر دیکھتے ہیں۔ تو ایک وہی نظر آتا ہے۔ پھر نگاہ کو دوسری طرف پھیرتے ہیں۔ تو سب چیزیں الگ الگ روپ دھارن کئے ہوئے دکھائی دیتی ہیں۔ مگر اس اختلاف میں بھی ویکت یا اویکت روپ سے اسی کا جلوہ نمایاں ہے۔ یعنی سنسار کی سب چیزیں صرف اسی کے پرکاشمان ہونے کے سادھن ماتر ہیں

ان باتوں پر عبث جھگڑا کرنا کسی طرح سے بھی مفید نہیں ہو سکتا۔ جب تک بھگوان کا درشن نہیں ملتا۔ تب تک شانت چت ہو کر اس کا انتظار کرو۔ جس وقت تمہیں اس کا ساکھشات (درشن) ہو گا۔ اس وقت تمہیں معلوم ہو گا۔ کہ جن عبث جھگڑوں اور بحث و مباحثہ میں تم پڑے ہوئے تھے۔ اور اپنا وقت اور عقل نشٹ کر رہے تھے۔ اس سے تمہیں کسی طرح کا فائدہ نہیں۔ کچھ مطلب نہیں

(اسمپورن)

شری مد بھگوت گیتا معہ تشریح۔

ابھیاس

پیارے پاٹھکو! یوگی آرانند کی اس پستک کو آپ ایک بار نہیں دس بار پھر بار بار پڑھیں۔ اور اس پر وچار کریں۔ اس طرح جب آپ کی ادھیاتم یوگ میں پوری شردھا ہو جائے۔ جب آپ کو اپنی قابلیت کا پورا پورا علم ہو جائے۔ جگیاسا درڑھ ہو جائے۔ گورو کی کرپا پراپت ہو جائے۔ عالمگیر پریم تمہارے ہردیہ پر پرگٹ ہونے لگے۔ تب تم کو ابھیاس میں قدم رکھنا چاہئے۔ اس کے لئے تمہیں کسی پاٹھشالہ سکول یا کالج میں بھرتی ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ اس کا ابتدائی۔ درمیانی اور آخری پاٹھ تمہارے دل کی پستک پر لکھا ہے اس کے اوراق کو الٹ پلٹ کر اس کو نتیجہ دیکھتے رہنے سے تم ایک کے بعد ایک درجہ بدرجہ ترقی کرتے جاؤ گے۔ اس کے لئے تمہیں زمانہ حال کے ودیارتھیوں کی مانند۔ کتاب۔ کاغذ۔ سلیٹ۔ قلم۔ پنسل وغیرہ کا بوجھ اٹھا کر کہیں بھاگنے میں دوڑ دھوپ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور نہ حساب۔ جغرافیہ۔ تواریخ۔ گرامر وغیرہ کی ضرورت ہے۔ اور نہ انٹرنس ایف۔ اے۔ بی۔ اے۔ ایم۔ اے۔ بی۔ ایل پاس ہونے کی ضرورت ہے۔ صرف بیٹھتے۔ اٹھتے۔ چلتے۔ پھرتے کھاتے۔ پیتے۔ سوتے جاگتے۔ آتے جاتے۔ بولتے چالتے۔ کام کرتے اپنے ہی اپنا لکشیہ رکھ کر الکھش کا لکھش کرنا چاہئے۔ اس کا لکھش کرنے کے لئے چشمہ کی ضرورت نہیں۔ خوردبین کی ضرورت نہیں۔ دوربین کی بھی ضرورت نہیں۔ صرف باہر کی توجہ (ورتی) کا اندر کی طرف کر لینا ہی

کافی ہے۔ انتر لکھش یعنی توجہ کا اندر کرنا کیا ہے؟

अन्तर्लक्ष्यं बहिर्दृष्टिर्निमेषोन्मेषवर्जिता।

"एषा श्री शाम्भवी मुद्रा जन्म मृत्यु विनाशनी"

ترجمہ: اپنے اندر شواس پر شواس پر لکھش رکھنا چاہیے۔ اور باہر کی درشٹی کو نمیش اونمیش کرنا چاہیے۔ مطلب یہ کہ شواس (باہر سے اندر جانے والا وایو) اور پرشواس (اندر سے باہر نکلنے والا وایو) کس قدر اندر جاتا ہے اور باہر آتا ہے صرف اسی پر لکھش یعنی دھیان رکھنا کافی ہے۔ اور ویسے ہی آنکھوں کی پلکوں کو تھام تھام کر گرانا چاہیے۔ بس یہی ابھیاس کا کرم ہے۔ یہ شامبھوی سویم بہت کلیان کارنی مدرا ہے۔ اسی سے جنم مرتیو کا ناش ہوتا ہے اس کے سدھ ہونے پر پراربدھ کرم کا جنم جنمانتر کے پاپوں کا کھشے ہو جاتا ہے۔ اور دیہہ ابھیمان نشٹ ہو کر جنم مرتیو کا کارن ہی باقی نہیں رہتا۔

یہ ابھیاس کتنا آسان۔ کتنا سیدھا سادھا اور کتنا شیگھر سے سدھ ہونے والا ہے۔ اس میں لکش کا پرویش ہوتے ہی (دھیان لگتے ہی) آنکھوں کی پلکیں اپنے آپ تھم تھم گرنے لگتی ہیں۔ اور خود بخود شواس پرشواس کی گنتی پر دھیان جم جاتا ہے۔ جس سے شاریرک مانسک اور آتمک ترقی ہوتی جاتی ہے۔ بتدریج دھیرج۔ بل اور اتساہ کی ترقی ہوتی رہتی ہے۔ یہ خالی کتھا کہانی یا گپ نہیں ہے ابھیاس کے شروع کرنے کی دیر ہے۔ شری گنیش ہوتے ہی چہرے پر کانتی جھلکنے لگتی ہے۔ اور ہمت بڑھ جاتی ہے۔ ودیا آرنیہ سوامی کہتے ہیں۔ کہ جو برہم کے جاننے کا ابھیاس کرتا ہے۔ وہ سویم برہم ہو جاتا ہے۔ ویسے ہی بھگوان ویاس کہتے ہیں۔ کہ جلیسوں کی صحبت ہو جلیسوں کا سنگ ہو۔ اور جیسا ہونے کی خواہش ہو۔ ویسا ہی آدمی ہو جاتا ہے۔

اپنی زندگی کو کامیاب یا ناکام۔ سکھی یا دکھی بنا لینا ہر ایک آدمی کے اپنے ہاتھ میں ہے۔ اس میں کچھ بھی شک نہیں۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ گھڑی دو گھڑی یا ایک دو دن کے ابھیاس سے کچھ بھی انوبھو یا نتیجہ نہیں نکلتا۔ اگر دو چار دن ابھیاس کرکے کچھ سدھی نہ ملنے پر کوئی اس پر وشواس نہ کرے۔ تو یہ اس کی بدقسمتی ہے اور ساتھ ہی لکھنے والے کی محنت بھی عبث ہے۔ ابھیاس کرتے کرتے جوں جوں تمہارا ہردہ شدھ ہونے لگیگا۔ من بس میں ہونے لگیگا۔ توں توں تمہاری آتمک ترقی بھی ہونے لگیگی۔

" بھگوان وششٹ جی کہتے ہیں۔ کہ تھوڑے وچار سے ہی جس نے اپنے چت کا تھوڑا سا نگرہ بھی کیا ہے۔ اس نے اپنے جنم کا پھل پا لیا ہے"۔ اس اپدیش میں بھگوان وششٹ جی پرتگیا کے ساتھ پورا وشواس دلا کر کہتے ہیں۔ کہ تمہاری سب اشبھ چنتا۔ برائی۔ مفلسی۔ بیماری وغیرہ دور ہو کر تمہیں اتنا سکھ ملیگا کہ جو بیرونی دنیا میں کبھی نہ ملا ہوگا۔ تم ابھیاس شروع کر دو۔ اگر چھ ماہ کے متواتر ابھیاس کے بعد تمہیں میری یہ بات غلط ثابت ہو۔ تو چاہے۔ جو کر لینا۔ ہمارا کام تو لکھنے کا ہے۔ عمل کرنا اور سدھی پانا تو آپ کا کام ہے جسکے من میں جتنی شردھا ہوگی۔ وشواس ہوگا اور جس کا من جتنا شدھ ہوگا اس کو اتنی ہی جلدی کامیابی ملیگی۔

یہ خیال بہت غلط ہے۔ کہ ادھیاتم ودیا (ویدانت) انسان کو نکما بنا دیتی ہے۔ سچ تو یہ ہے۔ کہ ساری دینی و دنیوی ترقیوں کی بانی مبانی یہ ادھیاتم ودیا ہے۔ اپنشدوں میں کہا ہے۔ کہ

उत्तिष्ठत जाग्रत प्राप्यवरान्निबोधत।

اٹھو۔ جاگو۔ اور ہر طرح کی روحانی۔ اخلاقی ترقی کرو۔ ہم بڑے زور سے کہتے ہیں۔ کہ سوائے ادھیاتم ودیا کے اور پرماتما کے کہیں کوئی تمہارا سہائیک

رکھشک۔ دوست اور رشتہ دار نہیں ہے تمہیں کسی دوسرے کا سہارا یا مدد لینے کی امید رکھنا عبث ہے۔ تمہیں اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر ہی اپنی کمزوری کو مٹانا چاہیئے۔ اور اپنے خیالات شدھ کرنے چاہئیں۔ اور اپنا چال چلن سدھارنا چاہیئے۔ تم خواہ کوئی کام کوئی پیشہ کرتے ہو تمہیں ہمیشہ اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ ادھیاتم ودیا سچی ہے۔ اور پرماتما برحق ہیں۔ تم سدا اس کی بھگتی۔ اس کی اپاسنا اور اس کی سیوا کرو۔ اور تدروپ بن جاؤ۔ سوائے اس کے تمہیں اور کوئی سہارا نہیں ہے۔ اور کوئی چارہ نہیں ہے۔ اور کوئی گذارہ نہیں ہے۔ اور اپنی کوششوں کو جاری رکھو۔ یاد رکھو۔ کہ بنا محنت کے کبھی کسی کو کچھ حاصل نہیں ہوا۔ پراچین کال سے یہی نیم چلا آتا ہے۔ کہ جنہوں نے کچھ کر کے دکھایا تھا انہوں نے پہلے ایشور پر بھروسہ کیا ہے۔ پھر انتھک محنت کی ہے۔ پرماتما انہیں کی مدد کرتے ہیں۔ جو اپنی مدد آپ کرتا ہے۔

دن چریا

صبح پانچ بجے سے لے کر رات کو سونے تک کا سب کاروبار دن چریا کہلاتا ہے یہ ابھیاس کا پاٹھ لینے کی تختی ہے۔ اور ابھیاس کا وقت جاننے کی گھڑی ہے ابھیاس ہی سے دن چریا سکھدایک۔ شانتی دایک۔ اور کلیان دایک ہوتی ہے ہماری دن چریا کے نشٹ بھرشٹ ہو جانے سے ہی آج ہماری یہ دشا ہے۔ کہ ہمارا کوئی کام وقت پر نہیں ہوتا۔ ابھیاسیوں کے لئے ہم یہاں شدھ دن چریا کا کچھ بیان کرتے ہیں۔ امید ہے۔ کہ اس کو عمل میں لا کر لابھ اٹھا دینگے۔

جاگنا

صبح پانچ بجے کے پہلے ہی جاگ کر بچھونے پر پڑے پڑے اپنے اشٹ دیو کا سمرن کرتے

کرتے اپنے جسم کو خوب اکڑاؤ۔ اور ہاتھ پاؤں کو زور سے تان کر جسم کی نس نس کو ہلا دو۔ جس سے سستی اور آلس کا ناش ہو جائے۔ اور جسم ہلکا اور پھرتیلا بن جائے۔ آپ نے اکثر دیکھا ہوگا۔ کہ گائے۔ بیل۔ کتا۔ بلی وغیرہ جانور جب سست بیٹھے ہوئے اُٹھ کر کھڑے ہوتے ہیں۔ تب جسم کو خوب اکڑاتے ہیں پاؤں کو پھیلا کر پیٹھ کو تانتے ہیں۔ پھر چلنے پھرنے لگتے ہیں۔ یہ آلس یعنی سستی مٹانے کا قدرتی علاج ہے۔ اس سے جسم کے سب اعضاء ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ خون کا دورہ ٹھیک ہوتا ہے۔ تھکاوٹ جاتی رہتی ہے۔

۲۔ پرانایام کا عمل

یہ کام ہو جانے پر بچھونے پر ٹھیک آسن جما کر بالکل سیدھے بیٹھ جانا چاہئے وایو کی گتی کو۔ یعنی شواس۔ پرشواس کو جانچ کر۔ آنکھیں موند کر بھنؤں کے اوپر لکشش جما کر۔ اس کا چتر سامنے لانا چاہئے۔ چار بار اوم کے اوچارن میں سانس کو اندر کھینچکر سولہ اوم کے اوچارن تک اندر روک کر آٹھ اوم کے اوچارن تک اس کو آہستہ آہستہ باہر چھوڑنا چاہئے۔ یہ عمل منہ بند کر کے کرنا چاہئے۔ منہ سے کبھی سانس نہیں لینا چاہئے۔ اور باہر بھی نہیں نکالنا چاہئے۔ منہ سے سانس لینے اور باہر نکالنے سے شکتی کا ناش ہوتا اور روگوں کا جسم میں پربیش ہوتا ہے۔ اس طرح پانچ سے اکیس تک نت نیم پورک پرانایام اپنی شکتی کے مطابق کرنے چاہئیں۔

۳۔ حاجات ضروری سے فراغت

پرانایام کر لینے پر ٹھنڈے پانی کا بڑا لوٹا لے کر ٹٹی جانا چاہئے۔ رفع حاجت

کے وقت کسی قسم کی چنتا - خوف - برائی یا شک و شبہ کے برے خیالات کو دل میں جگہ نہ دینی چاہیئے۔ اس سے فارغ ہو کر بہت سے پانی سے آبدست لینا چاہیئے۔ اس کے بعد ہاتھ اور پاؤں کو مٹی لگا کر خوب صاف کرنا چاہیئے۔ ٹھنڈے جل کے کُلّے کرنا۔ داتن یا دنت منجن سے دانتوں کو خوب صاف کرنا اور زبان پر کا میل نکال کر تالو کو انگوٹھے سے دھو کر صاف کرنا چاہیئے۔ پھر میٹھا اور ٹھنڈا پانی منہ میں بھر کر کھلی آنکھوں کے اوپر ٹھنڈے پانی کو ہاتھ میں لے کر خوب زور سے دس بیس چھینٹے مارنے چاہیئیں - آنکھیں صاف دھو کر منہ کو خوب مل کر منہ میں پانی ہلا کر چھوڑ دینا چاہیئے۔ اس سے کبھی دانت نہیں ہلیں گے۔ نہ دکھیں گے اور نہ جبڑوں سے خون ہی نکلیگا - آنکھیں نہیں دکھیں گی۔ لال نہیں ہونگی۔ اور بینائی کم نہ ہوگی۔ اس طرح صاف ٹھنڈے پانی سے منہ دھو کر تولئے یا کسی کھردرے کپڑے سے منہ ہاتھ پاؤں پونچھ کر سکھانا چاہیئے۔

۲ - سوریہ درشن

دربھ یا اُون کا آسن بچھا کر سورج نارائن کے سامنے اس پر کھڑے ہو کر دونو ہاتھ ملا کر سورج نارائن کو پرنام کرنا چاہیئے۔ اور کھڑے رہ کر اپنے جسم کو بالکل ڈھیلا کر کے سورج کی کرنیں جسم پر دھارن کرنی چاہیئیں۔ اور ساتھ ساتھ یہ بھاونا کرنی چاہیئے۔ کہ میں سورج کی صحت بخش کرنوں کو اپنے جسم میں بھر رہا ہوں۔ اور اس سے سب بیماری نشٹ ہو کر مجھے صحت اور توانائی حاصل ہو رہی ہے۔ اس وقت سچی شردھا اور وشواس کے ساتھ مندرجہ ذیل جپ کرنا چاہیئے

" ہے سوریہ اے منترا ہے سہسر کران! تو جگت کا پرکاشک ہے - پوشک ہے۔ اور پری پالک ہے۔ تیرے پرکاش ... ہی سے جگت کو جیون

ملتا ہے۔ تیری کرنوں کے ذریعے سے ہی سمندر کا پانی بھاپ بن کر بادل بنتے ہیں۔ اور ان کے برسنے سے اناج پیدا ہو کر تمام پرانیوں کی پرورش ہوتی ہے۔ وہی تیری صحت بخش کرنیں میں اپنے جسم میں بھر رہا ہوں۔ مجھے پورا وشواس ہے۔ کہ تیری صحت بخش کرنیں میرے جسم میں داخل ہوتے ہی تمام روگ، شوک کا ناش کر دینگی۔ بیماری کے جرمز ہلاک ہو جائینگے۔ اور پھر کبھی پیدا نہ ہونگے۔ آہا! کتنی سندر۔ کتنی مدھر۔ کتنی پوتر اور کتنی سکھدائی کرنیں ہیں۔ جو میرے روم روم میں داخل ہو کر مجھے صحت۔ تندرستی۔ بل اور اتساہ پردان کر رہی ہیں۔ میرے اندر کے مل کو نشٹ کر کے جسم کی رگ رگ میں شدھ خون کا دورہ کر رہی ہیں۔ میرے ہاضمہ کو ٹھیک کر کے اناج کو اچھی طرح ہضم کر کے پیٹ کو صاف کر رہی ہیں۔ میری ہڈیوں۔ مجا۔ مانس اور خون میں مل کر انہیں بلوان بنا رہی ہیں۔ کرنوں کی گرمی سے وات پت اور کف وغیرہ کا ناش ہو رہا ہے میری آدھی ویادھی دور ہو رہی ہے۔ اور میرے وچار شدھ پوتر ہو رہے ہیں۔ بھگوان سورج میں اور مجھ میں کچھ فرق نہیں۔ ان کی کرنیں میں اپنے جسم میں لے کر انہیں کی مانند تیجسوی بن رہا ہوں۔ سورج کی مانند جگت کا پرکاشک ہوں۔ میرے جسم سے بھی پرکاش اور کرنیں نکل رہی ہیں"

ایسا جپ کر کے اسی میں محو ہو جانا چاہیئے۔ شواس پر شواس کی طرف پورا دھیان رکھ کر گیارہ پورک۔ کمبھک۔ ریچک۔ مندرجہ بالا طریقے سے کر کے آسن پر بیٹھ جانا چاہیئے۔ بھگوان سورج کو پرنام رکھ کر ۱۰۰ بار جپ کر کے پراتہ کال کی کریا سماپت کرنی چاہیئے۔ اگر یہ سب کریا باہر کھلے میدان میں ورزش کے ساتھ کی جائے۔ تو ہم زور سے کہتے ہیں۔ کہ شدھ وایو کی پرانا کشتی پران نا یام میں مل کر جسم کی صحت بہت ہی اچھی ہو کر خوب لمبی عمر ہو سکتی ہے

۵- سنان کرنا

اس طرح منہ ہاتھ دھو۔ سورج کرنوں کو سیون کر۔ پرانایام اور اوم کا جپ کر کے کچھ دیر بعد جیسی عادت۔ موسم یا آسانی ہو۔ گرم یا ٹھنڈے پانی سے سنان کرنا چاہیئے۔ خالی جسم پر پانی ڈال لینے ہی کا نام سنان نہیں ہے۔ سنان گھر میں۔ ندی میں یا تالاب وغیرہ میں کرنے سے پہلے جسم پر سب جگہ ہاتھ پھیر کر خوب ملنا چاہیئے۔ ہتھیلیوں کی رگڑ سے بجلی پیدا ہو کر چمڑے کے اندر دبے ہوئے مَل کو دور کر کے مساموں کے منہ کھول دیتی ہے۔ جسم کے سب اعضا میں پاؤں پر زیادہ میل جمتا ہے۔ اس لئے ان کو پتھر یا کنکر سے صاف کرنا چاہیئے۔ آجکل سب جانتے ہیں۔ کہ پلیگ وغیرہ بیماریوں کے جرمز پاؤں کے ذریعے جسم میں داخل ہوتے ہیں۔ وہاں میل جمع رہنے سے بیماری کے جرمز کو جسم میں داخل ہونے میں بڑی آسانی رہتی ہے۔ پاؤں کو صاف کر لینے پر ہاتھ دھو کر منہ پر جل چھڑک کر خوب ملنا چاہیئے۔ جس سے مہاسے۔ داغ اور جھریاں وغیرہ مٹ جاتی ہیں۔

جل ہی جیون ہے۔ سوائے جل کے جیون نہیں۔ جسم میں سب سے زیادہ حصہ جل کا ہے۔ جسم جل ہی کا پتلا ہے۔ جل ہی سے جسم پیدا ہوتا ہے۔ ایسے خیالات کو مضبوط کرتے ہوئے جسم پر پانی ڈالنا چاہیئے۔ یا جسم کو پانی میں ڈالنا چاہیئے سنان سے تندرستی بڑھتی ہے۔ دھرم میں رغبت ہوتی ہے۔ اپنے اِشٹ دیو کی یاد آتی ہے۔ سندھیا... بندن جپ پاٹھ وغیرہ کے لئے اُتساہ بڑھتا ہے۔ ایسی بھاونا کرتے ہوئے جسم کے کندھے پر پانی ڈال کر خوب ملنا چاہیئے۔ جسم کے کسی حصے میں یا جوڑ میں درد ہو۔ تو وہاں پانی ڈال کر ہتھیلی سے زور کے ساتھ رگڑتے ہوئے "پانی سے اس درد کو مٹا رہا ہوں۔ نکال رہا ہوں۔ بھگا رہا ہوں"

ایسی بھاونا کرنی چاہیئے - درد بہت جلد نابود ہو جائے گا ۔ اور پھر کبھی نہ ہوگا۔ ہمارے یہاں سنان کو دھارمک سُوروپ دیا گیا ہے - اس کا اثر صرف جسم پر ہی نہیں بلکہ چت پر بھی ہو کر مانسک اُونتی ہوتی ہے ۔ اس مانسک اونتی کے لیئے ہی مانسک سنان کا مامن پرکان میں کتنا اچھا ودھان کیا ہے -

"अन्तर्बहिश्च तत्सर्वं मानसं स्नानमाचरेत्।
इडा भागीरथी गंगा पिंगला यमुना नदी॥
तयोर्मध्यगता नाडी सुषुम्णाख्या सरस्वती।
ध्यान ह्रदे ज्ञान जले रागद्वेषमलापहे॥
यः स्नाति मानसे तीर्थे स याति परमां गतिम्॥

ترجمہ - اندر باہر سب مانس سنان کرنا چاہیئے - یعنی اندرونی کمبھک اور بیرونی کمبھک کرنا چاہیئے - ایڑا بائیں ناڑی بھاگیرتھی گنگا ہے - پنگلا دائیں ناڑی جمنا ہے - اور ان دونو کے درمیان سوشمنا (درمیانی) ناڑی سرسوتی ہے راگ دویش مل کے ناش کرنے والے گیان روپی جل کے دھیان رُوپی گہرے جل والے مانس تیرتھ راج میں جو سنان کرتا ہے - وہ پرم گتی کو پاتا ہے - یوگیوں کا یہی اندرونی اور بیرونی مل کو نشٹ کرنے والا سچا سنان ہے -

۵ - سندھیا بندن

سنان کے بعد شدھ کپڑے سے جسم کو خوب پونچھ کر سکھانا چاہیئے - پھر موسم کے مطابق صاف اونی - ریشمی یا سوتی دھوتی پہن کر آسن پر بیٹھ کر اپنے مذہب یا عقیدے کے مطابق بھگوان کی پُوجا کرنی چاہیئے -

۶ - بھوجن

نتیہ نیم یا دک بھگوان کی پوجا پرارتھنا کر چکنے پر کم از کم آدھ گھنٹہ کے بعد بھوجن کرنا

چاہئے۔ بھوجن میں بڑی ہی سادھانی کی ضرورت ہے۔ کیونکہ بھوجن ہی انسان کی زندگی۔ بل اور عمر سب کچھ ہے۔ بھوجن کے مطابق ہی بدھی ہوتی ہے۔ اپنی حسب خواہش ساتوک۔ مدھر اور تازہ بھوجن کرنا چاہیئے۔ بہت ٹھنڈا یا بہت گرم نہ ہو مرچ کھٹائی۔ تیز گرم مصالحہ۔ رائی آچار وغیرہ سے سدا پرہیز کریں تلے ہوئے باسی پدارتھ۔ راہیتے۔ تیز نمکین چیزوں سے بھی پرہیز کرنا چاہیئے۔ ساگ بھاجی بہت تھوڑی کھانی چاہیئے۔ اور اُن میں مرچ مصالحہ بہت کم ڈالنا چاہیئے۔ گیہوں چاول۔ جوار۔ باجرہ۔ دال وغیرہ کے ساتوک پدارتھ یعنی روٹی۔ بھات۔ پتلی گاڑھی دال بنا کر کھانی چاہیئے۔ گھی۔ دودھ۔ دہی۔ چھاچھ کا زیادہ استعمال کرنا چاہیئے۔ چھاچھ بھوجن کے انت میں بہت ہی گن کاری ہے وقت پر رکھا سوکھا جیسا بھوجن مل جائے۔ اُسے امرت مان کر کھانا چاہیئے کھانا کھانے کے وقت تمام افکار کو بھلا کر آسن پر بیٹھنا چاہیئے۔ اور پہلے اگنی کنڈ میں اگنی دیوتا کو آہوتی پردان کرنی چاہیئے۔ اس کے بعد ولیشو دیو یگیہ کرنا چاہیئے کیونکہ بھگوان شری کرشن کہتے ہیں۔ کہ جو اپنے ہی کھانے کے لئے اُن کو پکاتے ہیں۔ یعنی بلی ویشو دیو آہوتی وغیرہ نہیں کرتے۔ وہ پاپی صرف پاپ ہی کھاتے ہیں۔

بھوجن کرتے وقت معدے پر دھیان رکھ کر بھگوان شری کرشن کے مندرجہ ذیل گیتا کے بچنوں کا دھیان کرنا چاہیئے۔ جن میں بھگوان کہتے ہیں۔ کہ "میں اگنی روپ ہو کر پرانیوں کے دیہہ کا آشرے کر کے پران اور اپان سے ایکت ہو کر چاروں اقسام کے اناج کو پچاتا ہوں"۔

بھوجن کر کے منہ صاف کرنے کے لئے تلسی پتر یا خواہش ہو۔ تو تھوڑی سی یا پسی ہوئی الائچی یا پان کا بیڑہ لینا بھی بُرا نہیں ہے۔ تمباکو۔ گانجا۔ بھنگ۔ افیم۔ شراب چائے۔ کافی منشی اشیاء کا کبھی استعمال نہ کرنا چاہیئے۔ جتنا ہضم ہو جائے۔

اتنا ہی کھانا چاہیئے۔ پیٹ کے چار حصے کرکے دو میں غذا۔ ایک میں پانی اور ایک ہوا کے لئے خالی رکھنا چاہیے۔ تاکہ ہوا کی آمد و رفت ہوکر ہضم کرنے والے اعضا کو تقویت پہنچ سکے۔

۷۔ کاروبار

بھوجن کے بعد فرصت ملے۔ تو آدھ گھنٹہ ورنہ دس پندرہ منٹ تو ضرور ہی شانت چت بیٹھ کر پھر اپنے روزانہ کے کام کاج میں لگنا چاہیئے۔ مگر یہ یاد رہے کہ بھگوان کو کسی حالت میں نہ بھولنا چاہیئے۔ اور ہمیشہ دھرم کی کمائی کرنی چاہیئے جب کوئی اچانک مصیبت آجائے۔ تو پختہ وشواس سے اپنے آپ کو پرماتما کے ارپن کر دینا چاہیے۔ اور اپنا کام برابر کرتے رہنا چاہیئے۔ بد اعتقادی۔ شک و شبہ۔ بے چینی۔ کمزوری۔ اداسی۔ سستی وغیرہ عیوب کے غالب ہو جانے پر اوم کا جپ کرنا چاہیئے۔ اور اپنے دھرم انوسار ایشور کی پرارتھنا کرنی چاہیئے یا تھوڑی دیر کے لئے کام کاج چھوڑ کر چت کو بالکل (BLANK) کورا یعنی سنکلپ رہت کر دینا چاہیئے۔ شانت ہو کر وچارنا چاہیئے۔ کہ فلاں کام میں کامیابی کیوں نہیں ہوتی؟ حسب خواہش کامیابی کیوں نہیں ملتی؟ مصیبت کے بادل کیوں منڈلا رہے ہیں۔ کیوں کام بگڑ رہا ہے۔ کیوں نقصان ہو رہا ہے۔ ان باتوں کی کھوج کرتے کرتے خیال میں محو ہو جانا چاہیئے۔ یکایک اندر سے آواز آئے گی۔ آکاش بانی ہوگی۔ اور خود بخود اس کام میں کامیابی کا مارگ کھلا دکھائی دے گا۔ اس کے مطابق چلنے سے سب روکاوٹیں دور ہو کر ضرور کامیابی ہوگی۔

۸۔ سانیگ کال

سانیگ کال کے وقت اگر ٹٹی جانے کی عادت ہو۔ تو اس سے فارغ ہو کر ہاتھ

پاؤں دھوکر سورج نارائن کو نمسکار کر کے دل ہی دل میں آنند کا احساس کر کے شانت ہونا چاہیئے۔ پھر سندھیا بندن وغیرہ کر کے سانیگ کال کا بھوجن بہت تھوڑی مقدار میں کرنا چاہیئے۔ اپنے بال بچوں میں بیٹھ کر پریم سہت بھوجن کرنے سے سکھ ملتا ہے اس کے بعد ضروری کام کاج کر لینے پر متر دوستوں سے یا استری بیٹوں وغیرہ سے اچھی نصیحت اور کلیان کاری باتیں کرنی چاہئیں۔ یا کوئی دھارمک پستک یا رسالہ پڑھ کر چت کو یکسو کرنا چاہیئے۔ اور اپنے دن بھر کے کئے کاموں کا حساب لگانا چاہیئے

۹ - سونا

سب کاموں سے فارغ ہو کر دس بجے کے قریب سونے کے لئے بستر پر چلے جانا چاہیئے۔ سوتے وقت کسی قسم کا سوچ وچار مت کرو۔ بلکہ بستر پر بیٹھ کر اشٹ دیو کا چنتن کر کے شری کا چتر سامنے لا کر شری۔ کرتے ہوئے لیٹ جانا چاہیئے۔ چت سو کر ہاتھ پاؤں بالکل ڈھیلے کر کے سارے جسم کو مٹی کا ڈھیر سا بنا کر پڑ جانا چاہیئے۔ پھر شواس پر شواس کی طرف دھیان لگا کر شری کا چنتن کرتے ہوئے خوب زور سے ہوا کو پیٹ میں بھر کر کچھ دیر نابھی ستھان میں روک کر پھر ہردے (دل) پر لا کر آہستہ آہستہ چھوڑنا چاہیئے۔ ایسے پندرہ پرانایام کر کے سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی کو کوئی ایک سو کے قریب پیٹ پر دائرہ کی مانند گھمانی چاہیئے۔ میں ہاضمہ کو تیز کر رہا ہوں۔ میرا کھایا بھوجن پوری طرح سے ہضم ہو رہا ہے۔ اپان کا پران کے ساتھ سنیوگ ہو کر سمان ان کو ہضم کر کے اپان کی مدد سے مل کو نیچے ہٹا رہا ہے جس سے علی الصباح اٹھتے ہی رفع حاجت کھل کر ہوگی وغیرہ۔ ایسی بھاونا کرتے کرتے پیٹ پر ہاتھ پھیر لینے پر بڑی شانتی کے ساتھ اور بڑی پریتی اور بھگتی کے ساتھ کہنا چاہیئے۔ اس جگت میں سب جگہ ایک ہی پریم۔ ایک ہی گیان ایک ہی بل وِدیا پک ہو رہا ہے۔ وہی پریم گیان اور بل..

پرماتما ہے۔ میں صرف اسی سمرتھ (سروشکتیمان) پرماتما کا انش روپ ہوں۔ اس کے ساتھ میرا اٹوٹ سمبندھ ہے۔ میں سب کچھ کرنے کی قابلیت رکھتا ہوں کیونکہ میں پرماتما کا روپ ہوں۔ جیسے لکڑی سے اگنی پرگٹ ہوتی ہے۔ ویسے ہی میں پرماتما سے پرگٹ ہوا ہوں۔ اس لئے پرماتما کا بل مجھ میں ہے جس سے میں سب کچھ کر سکتا ہوں۔ اس لئے میں نروگ۔ بلوان اور چیتن شکتی ہوں۔ میں شدھ ودیا روپ ہوں۔ میں مہربان سکھی اور مکت ہوں۔ پرماتما میرا وشرام ستھان ہے پرماتما میرا شانتی نکیتن ہے۔ اور پرماتما میرا ست چت اور آنند ہے۔ سو اٹھتے ہی میرے جسم میں اُتساہ۔ بل اور بدھی کا سنچار ہو جاویگا۔ اس وقت میں ایشور کی شرن میں۔ ایشور کی گود میں اور ایشور کے چرنوں میں پڑا ہوں۔

ایسا چنتن کرتے کرتے اشٹ دیو کے سمرن میں مگن ہو کر ندرا دیوی کی گود میں پہنچ جانا چاہیئے۔ خیالات کی ایکاگرتا سے اسی وقت نیند سکھ پوروک آجائیگی۔ سوپن وشا میں آکر اگر سوشپتی وشا گہری نیند نہ ہوتی ہو۔ تو چنتن ہوتے ہی ربجاگ کھلتے ہی اسی شری (پرماتما) کا سمرن کرتے ہوئے بائیں کروٹ پر پھر جانا چاہیئے۔ لگھو شنکا کی شنکا ہو۔ تو اس کو رفع کرنے میں دیر نہ کرنی چاہیئے۔ پھر بستر پر لیٹ کر اشٹ کا سمرن کر کے سو جانا چاہیئے نیند آدمی کو شانت کرتی ہے۔ نیا جیون پردان کرتی ہے۔ اُتساہ۔ بل۔ ویریہ آروگیہ دیتی ہے جسم کی تھکاوٹ چت کی بیاکلتا اور دماغ کی تکان دور کر کے انسان کو پورا آرام دیتی ہے۔ کم از کم چھ گھنٹہ اور زیادہ سے زیادہ آٹھ گھنٹہ نیند لینی چاہیئے۔ آلسی بن کر کبھی گھنٹوں تک بیکار پڑے رہ کر سونے میں عبث وقت نہ کھونا چاہیئے۔ شاستر میں کہا ہے کہ آہار۔ ندرا۔ خوف۔ میتھن۔ یہ پشو اور منش میں سمان ہیں۔ صرف ایک گیان کی انسان میں زیادتی ہے۔ جو آدمی گیان سے خالی ہیں۔ وہ پشو ہی ہیں۔ یعنی اُن میں اور پشوؤں میں کوئی بھید نہیں

یہ دن چریا بہت ہی اختصار سے کہی ہے جو بھائی یوگ مارگ کو اختیار کریں ان کیلئے یہ بہت ہی کلیان کاری

جیون سندیش

از شریمان سادھو ٹی۔ایل واسوانی جی

مَیں نے کہا

کرشن! او میرے پیارے کرشن! کیا کارن ہے۔ کہ تم نے اپنے کو چھپالیا ہے؟

میرے پربھو نے کہا

"کارن یہی ہے۔ کہ بھارت نے مجھ کو بھلا دیا ہے"

میں نے کہا۔

پربھو! آج بھی تو کروڑوں منش تمہارا نام لیتے ہیں"

پربھو نے کہا

"مگر اس میں جیون نہیں ہے"

"بھارت اس لئے مجھے بھول گیا ہے۔ کہ وہ اپنے دات تک جیون سے بہت پیچھے ہٹ گیا ہے۔ کیونکہ

"جیون تو میں ہی ہوں"

ایک بار اس دویہ دسندر جیون کے سندیش کی پھر گھوشنا کرنے کے لئے مجھے کچھ سیوکوں کی ضرورت ہے۔ جس سے بھارت اُٹھ کر پھر جیون پرواہ میں کود پڑے"

"کیونکہ مکتی جیون سے درکتی داواسین ہونے میں نہیں۔ وہ تو ادھیہ شُوبیرتا پورن سنگرام میں ہے"

"اُتشٹھ پرنتپ" اُٹھو ارجن! کھڑے ہو جاؤ۔ ہے کوئی؟

میں نے کہا۔

"ناتھا! یہ داس تمہاری آگیا پالن کرنے کو تیار ہے"

برہم کا نواس کہاں ہے؟

جو نر دُکھ میں دُکھ نہیں مانے

سُکھ سنیہہ اَر بھے نہیں جا کے کنچن ماٹی جانے

نہیں نندا نہیں اُستت جا کے لوبھ موہ ابھیمانا

ہرش شوک تیں رہے نیارو ناہیں مان اپمانا

آسا منسا سکل تیاگے جگ تیں رہے نراسا

کام کرودھ جہہ پرسے ناہن تیہی گھٹ برہم نواسا

گُرو کرپا جیہی نر پہ کینی تِن یہ جُگت پچھانی!

نانک لین بھیو گوبند میں جیوں پانی سنگ پانی

(گورو نانک)

بارہ ۱۲ ضروری باتیں

(۱) کم از کم دونوں کال سندھیا ٹھیک وقت پر کرنی چاہیئے۔ وقت پر کی ہوئی سندھیا بہت ہی لابھدایک ہوتی ہے۔ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ وقت پر بویا ہوا بیج ہی اُتم پھل ایک ہوا کرتا ہے۔ ٹھیک وقت پہ سندھیا کرنے والے پرش کے دھرم تیج کی بردھی خوب ہوتی ہے۔

(۲) وید اور شاستر میں گایتری منتر کے مانند دوسرا کوئی بھی مہتو کا منتر نہیں بتلایا گیا۔ اس لئے ہر ایک یگیوپویت دھاری دوج کو شدھ پوتر ستھان میں شدھ آسن پر بیٹھ کر جتنا وقت ملے۔ اس کے مطابق زیادہ سے زیادہ گایتری منتر کا جپ کرنا چاہیئے کم از کم صبح اور شام ۱۰۸ منتروں کی ایک مالا کا جپ تو ضرور ہی کرنا چاہیئے۔

(۳) شاستروں میں جپ کی بہت مہاگائی ہے۔ پریمی سجن اپنے عقیدے کے مطابق

هرے رام هرے رام رام رام هرے هرے
هرے کرشن هرے کرشن کرشن کرشن هرے هرے

اس منتر کا یا پوتر ۵ؓ۔ کا جپ ہر وقت کرتے رہیں۔ دشواس اور شردھا کے ساتھ جپ کرنے سے بہت جلد اس کا پھل ملیگا۔

(۴) شریمد بھگوت گیتا کا پاٹھ اور سوادھیائے سب کو کرنا چاہیئے۔ بنا ارتھ سمجھے ہوئے بھی گیتا کا پاٹھ بہت لابھ کاری ہے۔ مگر بنا مطلب سمجھ کر کئے ہوئے اٹھارہ ادھیائے کے مول پاٹھ کی نسبت ایک ادھیائے کا بھی ارتھ سمجھ کر پاٹھ کرنا اچھا ہے اس لئے ہر ایک آدمی کو حتے الامکان گیتا کے ایک ادھیائے کا ارتھ سہت پاٹھ تو ضرور

ہی کرنا چاہئے ۔

(۵) انسان کو ہر روز گیتا ادھیائے ۶ شلوک ۱۰ تا ۱۳ کے مطابق ایکانت میں بیٹھ کر کم از کم ایک گھنٹہ اپنے عقیدے کے مطابق ساکار یا نراکار بھگوان کا دھیان کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اس سے پاپ تاپ جڑ سے اکھڑ جاتے ہیں۔ اور بہت جلد آتمک اونتی ہوتی ہے۔

(۶) ہر ایک گرہستی کو روزانہ بلی ویشو دیو یگیہ کر کے بھوجن کرنا چاہئے۔ کیونکہ گرہستھ آشرم میں نتیجہ ہونے والے پاپوں کے ناش کے لئے جن مہایگیوں کا ودھان ہے وہ اس کے اندر آ جاتے ہیں۔

(۷) انسان کو ہر وقت بھگوان کے نام اور سروپ کا سمرن کرتے ہوئے ہی اپنے دھرم کے انوسار کوئی ذریعہ ۔۔۔۔ معاش تلاش کرنے کی کوشش کرنی چاہئے (گیتا

(۸) پرماتما سارے دنیا میں ویاپک ہیں۔ اس لئے سب کی سیوا ہی پرماتما کی سیوا ہے۔ پس پرم سدھی کی پراپتی کے لئے سارے جانداروں کو ایشور روپ سمجھ کر اپنے جائیز کرتویہ کرموں کے ذریعے سکھ پہنچانے کی خاص کوشش کرنی چاہئے۔

(۹) اپنے دروازے پر آئے ہوئے یاچک کو کچھ دینے کی شکتی یا کسی وجہ سے دینے کی مرضی نہ ہو۔ تو بھی اس کے ساتھ حلیمی۔ ستکار اور پریم کا برتاؤ کرنا چاہئے

(۱۰) سارے جیو پرماتما کا انش ہونے سے پرماتما کے ہی سروپ ہیں۔ اس لئے نندا، گھرنا، دویش۔ اور ہنسا کو تیاگ کر سب کے ساتھ نشکام بھاؤ سے شدھ پریم بڑھانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

(۱۱)۔ دھرم اور ایشور میں شردھا اور پریم رکھنے والے سوارتھ تیاگی۔ سداچاری پرشوں کا سنگ کر ان کی آگیا اور خواہش کے مطابق آچرن کرتے ہوئے ست سنگ کا بیشیش لابھ اٹھانا چاہئے۔

(۱۲) بھگتی - گیان - ویراگیہ - اور دھرم کی بردھی کے لئے شرتی سمرتی وغیرہ شاستروں کا پٹھن پاٹھن اور شرون منن کر کے اپنی آتما کو اوتم بنانا چاہیئے۔

اشارے

دو کام

تلسی جگ میں آ کے کیجیئے دو کام - دینے کو ٹکڑا بھلا لینے کو ہری نام

سمرن

دکھ میں سمرن سب کریں سکھ میں کرے نہ کوئے - جو سکھ میں سمرن کرے دکھ کاہے کو ہوئے

ڈھونگ

مالا تو کر میں پھرے جیبھ پھرے مکھ ماہیں   منوا تو چہوں دس پھرے یہ تو سمرن ناہیں

فانی شریر

پانی کیرا بدبدا اس مانس کی جات   دیکھت ہی چھپ جائیگا جیوں تارا پربھات

نٹھلا دوست

پران رام جب نکسن لاگے الٹ گئیں دو نین پتریا
رجبھیتر سے جب باہر کاڑھے چھوٹ گئی سب محل اٹریا
چار جنے مل کھاٹ اٹھائی روؤت لے چلے ڈگر ڈگریا
کہت کبیر سنو بھائی سادھو سنگ چلی وہ سوکھی لکڑیا
چار گھڑی چھ گھڑی منگایا چڑھا کاٹھ کی گھوڑی!
چاروں کونے آگ لگائے پھونک دیا جس ہوری

ہاڈ جرے جس لاگڑی کیس جرے جس گھاس
سونے ایسی کایا جر گئی کوئی نہ آیو پاس

رشتہ دار

مات کہے ہے پُتر ہمارا بہین کہے ویر میرا۔ کہے بھائی یہ بھُجا ہماری ناری کہے نر میرا
پیٹ پکڑ کے ماتا رووے بانہہ پکڑ کے بھائی۔ لپٹ جھپٹ کے تریا رووے ہنس اکیلا جائی
جب لگ جیوے ماتا رووے بہین رووے دس ماسا۔ تیرہ دن تک تریا رووے پھیر کرے گھر باسا
مات پتا سُت بندھو تریا نہ کوئی سگو سگائی۔ یہ تو سب سوارتھ کے سنگی جھوٹی لوک بڑائی

نتیجہ

پاکا یا کا گرب نہ کیجئے کیا سانور کیا گورا رے

بھجن

نام بھجو تو اب بھجو پھیر بھجو گے کب؟۔ ہریا ہریا رُو کھڑے ایندھن ہو گئے سب
مالی آوت دیکھ کے کلیاں کری پُکار۔ پھُولی پھُولی چُن لئے کال ہماری بار
بھگتی بھاو بھادول ندی سبے چلیں گھرائے۔ سرتا سوئی سراہیئے جو جیٹھ ماس ٹھہرائے
جب لگ بھگتی سکام ہے تب لگ نشپھل سیو۔ کہ کبیر وہ کیوں ملے نشکامی نج دیو

سچی لگن

لاگی لاگی کیا کرے لاگی بُری بلائے۔ لاگی سوئی جانئے جو وار پار ہو جائے
لاگی لگن چھُٹے نہیں جیبھ چونچ جر جائے۔ میٹھا کہا انگار میں جا ہی چکور چبائے
سوؤں تو سپنے ملے جاگوں تو من مانہہ۔ لوچن راتا سُدھ ہری بچھرت کبھوں نانہہ
جیوان تریا پیہر بسے سُرت رہے پیہ مانہہ۔ ایسے جن جگ میں رہے ہری کو بھولے نانہہ

چالیس روحانی اخلاقی گلدستے

جن کے مطالعہ سے کسی بھائی کو محروم نہ رہنا چاہیئے

میرے پیارے بھائیو! اگر آپ سچا سکھ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو مندرجہ ذیل روحانی و اخلاقی گلدستوں کا پاٹھ کریں۔ جو کہ انسانی زندگی کے سدھار کے لئے نہایت مفید ہیں۔ ہزارہا بھائیوں نے ان کو پڑھ کر اپنی زندگیوں کو شاندار بنا لیا ہے۔ سچ تو یہ ہے۔ کہ دھرم اور اخلاق کا اعلےٰ ترین سبق دینے والی کتابیں ان سے بڑھ کر آپ کو اردو زبان میں نہ ملینگی۔ اس لئے آپ خود ان کتابوں کو منگوا کر پڑھیں۔ اپنے بچوں کو پڑھنے کے لئے دیں۔ اندر سکولوں و پاٹھشالوں میں ودیارتھیو کو بطور انعام پیش کریں۔ ہر حالت میں آپ کو پُن ہی ہوگا۔ چونکہ اکثر بھائی یہ سب کے سب روحانی و اخلاقی گلدستے یکمشت منگاتے ہیں۔ اس لئے ان کی یکمشت خریداری پر ہم نے

خاص رعایت

رکھی ہوئی ہے۔ ان گلدستوں کی مجموعی تعداد چالیس ہے جن کی قیمت علاوہ محصولڈاک نو روپے آٹھ آنہ ہوتی ہے۔ جو بھائی یہ سب گلدستے یکمشت منگائینگے۔ ان کی خدمت میں رعایتی قیمت سات روپے، اور محصولڈاک ایک روپیہ ملا کر کل آٹھ روپے کا وی پی ہوگا۔

(۲) جو بھائی ان گلدستوں کی خریداری کے ساتھ رسالہ مارتنڈ کی خریداری

بھی قبول فرمائینگے۔ ان کی خدمت میں آٹھ روپے + ساڑھے تین روپے = ساڑھے گیارہ روپے کی بجائے صرف دس روپے بمعہ محصول ڈاک کا وی پی کیا جاویگا یا ایسے بھائی دس روپے بذریعہ منی آرڈر بھیج کر مشکور کریں۔ گویا ایسے بھائیوں کو صرف دو روپے میں سال بھر تک بازنٹڈ بھیجا جاویگا۔

چالیس روحانی و اخلاقی گلدستوں کے نام معہ مختصر تشریح و قیمت کے

۱۔ برہمچریہ کے سادھن

برہمچریہ ہی زندگی ہے اس میں برہمچریہ کی ۱۰۰ تدابیر بتلائی گئی ہیں۔ طالب علموں اور نوجوانوں کو ضرور پڑھنی چاہیے۔ ۲ار

۲۔ دھرم کی ویاکھیا

تلادھاری نامی ایک دھرم گیانی نے مہاتما جاجلی کو کتھا روپ میں دھرم کی ماہیت سمجھائی ہے۔ دھرم کا حقیقی روپ بتایا ہے۔ ۳ر

۳۔ بھگوان رام کے اپدیش

وہ پوتر اپدیش جو بھگوان رام چندر جی نے بن جاتے وقت بھرت جی کو دیئے تھے۔ ہر ایک ہندو کے لئے یہ کتاب قابل مطالعہ ہے۔ قیمت صرف ۲ر

۴۔ شری کرشن چترا ور شریمد بھگوت گیتا کی مہما

بھگوان کرشن چندر آنند کند کی پاکیزہ زندگی پر بہت سے اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ اس کتاب میں ان سب کا جواب دیا ہے۔ اور شریمد بھگوت گیتا کی روشنی میں بھگوان کے چرتر کی مہما دکھلائی ہے۔ قیمت ۱ہر

۵۔ شریمد بھگوت گیتا کی تعلیم

کرم۔ گیان۔ دھیان اور بھکتی کی تشریح اور گیتا کی تعلیم کو سمجھایا گیا ہے۔ گیتا سے پہلے آپ اسے ضرور پڑھئے۔ قیمت ار

۶۔ جیبی گیتا

(برائے روزانہ پاٹھ) گیتا تو بہت ملتی ہیں مگر یہ گیتا ایسی آسان ہے کہ معمولی آدمی بھی سمجھ سکتا ہے منگوا کر روزانہ پاٹھ کیجئے۔ ۲ر

۷۔ غصہ دور کرنے کی تدابیر

غصہ انسان کا سب سے بڑا دشمن ہے۔ اس کتاب میں غصہ دور کرنے کی ۷ تدابیر بتلائی ہیں۔ اسے پڑھ کر آپ بہت خوش ہونگے۔

قیمت ۴ر

۸۔ انسان کو اپنی زندگی کس طرح بسر کرنی چاہیئے

مہاتما جیمس ایلن صاحب کی مشہور کتاب کا اردو ترجمہ۔ زندگی کی مشکلات میں اس کا مطالعہ مشکل کشا کا کام دیگا۔ قیمت ۳ر

۹۔ راہ نجات کی ابتدائی منزلیں

اس کتاب میں سات ایسے سنہری اصول درج ہیں جن کو پڑھ کر آپ بہت سکھی ہونگے۔ یہ بھی مہاتما جیمس ایلن کی کتاب کا اردو ترجمہ ہے

قیمت ۳ر

۱۰۔ خوشی اور کامیابی کے بنیادی اصول

مہاتما جیمس ایلن صاحب کی مشہور کتاب کا اردو ترجمہ۔ سچی خوشی اور کامیابی کے سنہری اصول۔

قیمت ۳ر

۱۱۔ جیسے چاہو ویسے بن جاؤ

از مہاتما جیمس ایلن صاحب اگر آپ حسب خواہش ترقی کرنا چاہیں تو اس کتاب کو پڑھیں قیمت ۳ر

۱۲۔ فتح مند زندگی

یہ کتاب بھی مہاتما جیمس ایلن صاحب کی ایک مشہور کتاب کا اردو ترجمہ ہے۔ اپنے دل سے برے اور خود غرضانہ خیالات کو دور کر کے اچھے اور پاکیزہ خیالات کو جگہ دینے کے اصول

قیمت ۵ر

۱۳۔ شانتی کی دولت

اگر آپ ہر قسم کے فکروں سے نجات حاصل کر کے سچی شانتی حاصل کرنا چاہیں۔ تو مہاتما جیمس ایلن کی یہ کتاب پڑھیں۔ قیمت ۴ر

۱۴۔ اپنے خیر خواہ بنو

جہالت کی وجہ سے انسان کئی ایسے کام کر بیٹھتا ہے کہ جن سے وہ اپنے ہاتھوں اپنی تباہی کر لیتا ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے آپ ان سب برائیوں سے بچ جائینگے۔

قیمت ۳ر

۱۵۔ اچھی عادتیں ڈالنے کی تعلیم

سب انسانوں میں کچھ نہ کچھ بری عادات ہوتی ہیں جو کہ ان کی ترقی کو روکتی ہیں۔ اس کتاب کو پڑھ کر آپ بری عادات سے نجات پا جائیں گے۔ قیمت چار آنہ

۱۶- آئینہ سدھار اور قوت خیال

اس کتاب میں قوت خیال کے ذریعے چال چلن کے سدھارنے کا اپدیش دیا ہے قیمت ۳ر

۱۷- مکمل صحت اور خوشی حاصل کرنے کے قدرتی طریقے

یہ کتاب ہر ایک صحت اور خوشی کے متلاشی کو ضرور پڑھنی چاہئے۔ ایسے سنہری اصول کہ آپ پڑھکر کہیں گے کہ کاش یہ کتاب ہمارے ہاتھ میں پہلے آجاتی نہایت عمدہ کتاب ہے۔ قیمت۔ چار آنہ

۱۸- اندر شکتی کا وکاش

اس کتاب میں بتلایا ہے۔ کہ انسان کس طرح اپنے اندر کی سب سے بڑی شکتی کو بیدار کرکے سو سال تک تندرست رہ کر سکھ کی زندگی بسر کرسکتا ہے قیمت ۴ر

۱۹- مکمل تندرستی کے حصول کا طریقہ

اس میں ایک ایسا راز بتلایا گیا ہے۔ کہ جس پر عمل کرکے آپ کبھی بیمار نہ ہونگے۔ قیمت چار آنہ

۲۰- منش کرتویہ

یا فرائض انسانی۔ ہر ایک انسان کے لئے قابل مطالعہ ایک دھارمک اپدیش۔ قیمت صرف ۲ر

۲۱- ویراگ سندیش

یعنی مکمل گوروبانی۔ شری گورو تیغ بہادر جی مہاراج مع تشریح۔ سکھوں کے نانویں گورو شری گورو تیغ بہادر جی پربھو بھگتوں کے سرتاج تھے آپ کے شبد نہایت پاکیزہ اور دل پر اثر کرنے والے ہیں۔ ویراگ کے تو وہ بیش بہا موتی ہی ہیں ہم نے آپ کے سارے شبدوں کو شری گورو گرنتھ صاحب سے اخذ کرکے علیحدہ مع تشریح کے چھپوا دیا ہے۔ ویراگ اور روحانیت کے متلاشیوں کے لئے بے بہا تحفہ ہے اسکے باقاعدہ پاٹھ سے من پوتر ہوجاتا ہے قیمت ۸ر

۲۲- مہاتما گاندھی کی سندر بانی

مہاتما گاندھی کے پوترا اپدیش۔ قیمت ۲ر

۲۳- بھجن مالا

اس بھجن پستک میں شروع سے لے کر آخیر تک سب بھجن ایشور بھگتی کے متعلق درج ہیں۔ جو سندھیا پرارتھنا کے بعد گائے جاتے ہیں قیمت ۱ر

۲۴- شانتی کا سوپان

اس کتاب میں شانتی کے دیوتا مہاتما بدھ کا شانتی دایک جیون چرتر درج ہے۔ اگر آپ سچ

سچ شانتی کی مجسم تصویر دیکھنا چاہیں۔ تو اس کتاب کو پڑھیں۔ قیمت ۶ر

۲۵۔ دودھ چکتسا

اس کتاب میں دودھ کے فوائد اور دودھ سے ہر ایک بیماری کے دور کرنے کا طریقہ بتلایا ہے۔ بہت مفید کتاب ہے۔ قیمت ۲ر

۲۶۔ شہد چکتسا

شہد کے بےنظیر فوائد اور اس سے مختلف بیماریوں کا علاج۔ قیمت چار آنہ

۲۷۔ شہر سرہند و جنگ چمکور صاحب

اس میں دسم بادشاہ شری گورو گوبند سنگھ جی کے چاروں صاحبزادوں کے بلیدان کا نہایت دردناک منظر دکھایا گیا ہے۔ چھوٹے چھوٹے بچوں کی دلیری اور دھرم پر لاثانی قربانی کے حالات پڑھ کر آپ بہت خوش ہوں گے۔ قیمت ۴ر

۲۸۔ حب الوطنی کے روشن ستارے

اس میں ملک و قوم کے جانثاروں کی قربانیوں کے حالات درج ہیں اس کتاب کو پڑھ کر مردہ دل انسان کے اندر بھی بہادری کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ ۴ر

۲۹۔ انیسہ آگرہ کی حقیقت

مہاتما گاندھی جی کے روحانی و اخلاقی اپدیش

اور اصولوں کا لب لباب ضرور پڑھئے۔ قیمت ۴ر

۳۰۔ چھوٹے بھائی کا پریم

نہایت دلچسپ اخلاقی اور جاسوسی ناول ہے۔ بڑے بھائی کا چھوٹے بھائی کو باپ کی جائداد سے محروم کرنے کے لئے قتل کی سازش کرنا اور آخرکار جیونت سنگھ جاسوس کا افشائے راز کرنا نہایت دلچسپ ہے۔ قیمت ۴ر

۳۱۔ گلدستہ ظرافت

زندگی زندہ دلی کا نام ہے۔ اس کو پڑھو اور خوب خوب ہنسو۔ موٹے تازے ہو جاؤ گے یعنی زندگی کا لطف ملیگا۔ قیمت ۶ر

۳۲۔ مقدمہ بازی کا برا نتیجہ

ملک مقدمہ بازی سے تباہ ہو رہا ہے۔ اس کتاب میں دو بھائیوں کی مقدمہ بازی کا دردناک منظر دکھایا گیا ہے مگر ساتھ ہی سبق آموز اور مذاقیہ بھی ہے خود پڑھو اور اپنے ان پڑھ بھائیوں کو پڑھ سناؤ۔ قیمت ۵ر

۳۳۔ ستی بھولا کی پتی بھگتی

ستی بھولا کی پتی بھگتی لاثانی ہے۔ یہ ستی اپنے مردہ پتی کو یم کے ہاتھوں سے چھڑا لاتی ہے۔ قیمت صرف ۵ر

۳۴۔ پتی برتا لکشمی

اس میں ایک پتی برتا دیوی کی پتی بھگتی کا لاثانی منظر دکھایا گیا ہے اس کتاب کو پڑھ کر آپ اس بات کے قائل ہو جائیں گے۔ کہ ہم ہندوؤں کیسے دو عاشقی مردانہ قیمت ۴ر

۳۵۔ شریمتی رادھا رانی

بنگال کے شہرہ آفاق مصنف بنکم بابو کے ایک نہایت دلچسپ اخلاقی ناول کا اردو ترجمہ عجیب چیز ہے۔ قیمت صرف چار آنہ

۳۶۔ استری رتن کتھائیں

یہ نہایت سبق آموز کتاب ہے اس میں تین پتی برتا استریوں کی منوہر کتھائیں درج ہیں۔ ان کے مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ سچی دیویوں نے گھر کس طرح سورگ دھام بن جاتا ہے۔ نہایت دلچسپ کتاب ہے۔ ضرور پڑھئے۔ قیمت صرف آٹھ آنہ

۳۷۔ ہندو کا لڑکا

آہا! یہ اچھوتا ناول کتنا دلچسپ ہے۔

دیوانی اور جیٹھانی کی نوک جھوک اور بہادری کا نہایت اعلےٰ منظر پیش کیا گیا ہے۔ یہ دلچسپ اخلاقی ناول ہر ایک بھائی کو پڑھنا چاہئے۔ قیمت ۸ر

۳۸۔ مہارانی چنتا دیوی اور شری وتس

یہ ایک بہت ہی دلچسپ پراچین کتھا ہے راجہ شری وتس کی مصائب۔ راجہ رانی کی جدائی۔ بے شمار تکلیف۔ سنیچر دیوتا کا قہر آخر میں پھر ملاپ۔ دھرم کی بیٹے اور بہوؤں کا نائش ضرور پڑھئے۔ قیمت ۳ر

۳۹۔ سوراج بھیدی دیا یام

رشیوں منیوں کا پراچین طریقہ ورزش جس کے مطابق عمل کرنے سے تندرستی قائم رہتی ہے۔ قیمت صرف ۵ر

۴۰۔ اخلاقی کتھائیں

مہاراجہ جنک اور دیگر مہاتماؤں کی اخلاقی کتھائیں درج ہیں۔ قیمت صرف ۲ر

قابل مطالعہ رومانی و اخلاقی و جاسوسی و تاریخی ناول

شہنشاہ اشوک المعروف راجکیشی پپلا کی کارستانیاں

مرہٹی زبان کے ایک نہایت دلچسپ سبق آموز ناول کا اردو ترجمہ ایک دفعہ شروع کر کے ختم کئے بغیر چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ راجکیشی پپلا اور اس کے ساتھیوں نے مہاراج اشوک کو قتل کرنے کے لئے جو جو سازشیں کیں ان کو پڑھکر آپ بہ حیرت بن جائینگے۔ مگر اشوک کی رحمدلی اور قوت برداشت کو پڑھکر آپ عش عش کر اٹھینگے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ اردو زبان میں یہ لاثانی ناول ہے۔ قیمت مجلد صرف ڈیڑھ روپیہ علاوہ محصولڈاک

راجکمار چھترسال المعروف ایک سال میں سوراجیہ

یہ تاریخی ناول ابھی مرہٹی زبان سے ترجمہ کیا گیا ہے اس میں بتلایا گیا ہے کہ اورنگزیب کے عہد میں بندیلکھنڈ کے محب الوطن راجہ چمپت رائے اور ان کے سپوت راجکمار چھترسال نے کس مردانگی اور دانائی سے اندرونی بیرونی دشمنوں کا مقابلہ کر کے ایک ہی سال میں اپنے پیارے وطن کو آزاد کرا لیا تھا۔ اس کتاب میں رانی سیر دیوی کی کارستانیاں غضب ڈھاتی ہیں ہر ایک محب الوطن کو پڑھنا چاہئے۔ عہ

حسد کی آگ المعروف قسمت کا ہیر پھیر

بنگال کے مشہور اہل قلم شری چارو چندر جی چٹوپادھیائے کے ایک دلچسپ جاسوسی ناول کا اردو ترجمہ۔ اگر آپ پتی پتنی کے پریم۔ دوست کی محبت۔ ماں کی ممتا۔ راستی اور ایمانداری کا میٹھا پھل اور سب سے بڑھکر قسمت کا ہیر پھیر دیکھنا چاہیں اگر آپ یہ دیکھنا چاہیں۔ کہ حسد کی آگ انسان کو کتنا نیچے گرا سکتی ہے

اگر آپ سچی محبت اور جاسوسی کے حیرت انگیز کمالات دیکھنا چاہیں۔ تو اس ناول کو پڑھیں
قیمت صرف ۱۲ آنے۔ علاوہ محصولڈاک

ستی کی رکھشا
المعروف
دھرم کی جے

یہ دلچسپ حیرت انگیز اخلاقی ناول بنگالی زبان سے ترجمہ کیا گیا ہے۔ اس میں ایک اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر کا ذکر ہے۔ جو خوبیٔ قسمت سے ایک جاگیردار بن گیا مگر جاسوس سعوبندر نے اس خوبی سے اس کا پتہ لگایا کہ پڑھکر حیرت ہوتی ہے۔ ستی کا پربھاؤ کیسا ہوتا ہے ستی کے پربھاؤ سے بڑے سے بڑا انسان بھی کس طرح دھرماتما بن سکتا ہے۔ یہ آپ کو اس ناول سے معلوم ہوگا۔ جاسوسی کے حیرت انگیز کمالات بتلائے گئے ہیں۔ قیمت ۱۲

سوبھاگیہ لکشمی
المعروف
پاپ کا انجام

یہ روحانی و اخلاقی اور جاسوسی ناول بنگال کے مشہور و معروف مصنف بابو امود رکھہ اودیا دھیائے کے پُر اسرار بنگالی ناول کا اردو ترجمہ ہے۔ ونود کی پتر بھگتی اپراجتا کی بھائی سے عقیدت اور راس بہاری کے مظالم کی داستان پڑھکر آپ تصویر حیرت بن جائینگے۔ آخر کار دھرم کی جے اور پاپ کا ناش ہوتا ہے۔ قیمت صرف پندرہ آنے

ان پانچ ناولوں کی مجموعی قیمت چھ روپے ایک آنہ ہوتی ہے۔ مگر جو خریدار یکمشت منگائینگے ان کی خدمت میں ۶ روپے + ۱۲ آنے محصولڈاک کل چھ روپے تیرہ آنے کی بجائے صرف ۵ روپے کا وی پی کیا جاوے گا۔ یا ایسے بھائی ۵ کا منی آرڈر بھیجکر مشکور کریں۔

گیان کتھا ساگر

اس عنوان سے ایک ہزار گیان دھیان اور یوگ کتھاؤں کا سلسلہ ماہ
مارچ ۱۹۳۰ء سے مارتنڈ میں شائع ہونا شروع ہوا ہے۔ کتھاؤں کا یہ
سلسلہ اتنا دلچسپ اور منوہر ہے۔ کہ پڑھتے ہی من میں شانتی آجاتی ہے
اگر آپ کو ذرا بھی روحانیت سے دلچسپی ہو۔ تو آپ

ماہ مئی ۱۹۳۰ء سے مارتنڈ کے خریدار بنجاویں

اور ان کتھاؤں کے پاٹھ سے اپنے آتما کو پوتر کریں۔ علاوہ اس کے
رسالہ مارتنڈ میں اور بھی بہت سے روحانی و اخلاقی اپدیش درج ہوتے
ہیں یہ رسالہ ۱۹۰۸ء سے باقاعدہ پبلک کی روحانی۔ اخلاقی اور جسمانی
سیوا کر رہا ہے۔ قیمت سالانہ صرف ۳ روپے۔ نمونہ کا پرچہ ۶ر کو ملتا ہے۔

خط و کتابت بنام

منیجر رسالہ مارتنڈ و سکھ ساگر و اشاعت مہیا بھارت ماہین باغ

لوہاری و موری دروازہ لاہور

المعروف سرل گیتا

شریمد بھگوت گیتا

اُردو ترجمہ معہ تشریح اور دوہوں کے

از شریمان پرمارتھی - ایڈیٹر رسالہ مارتنڈ - سکھ ساگر و مترجم مہابھارت وغیرہ

یہ بھگوت گیتا اپنے ڈھنگ کی بالکل نرالی ہے (۱) اول شلوک سنسکرت میں (۲) پھر وہی شلوک اُردو میں (۳) پھر ترجمہ سلیس اُردو میں (۴) پھر دوہوں میں ترجمہ (۵) اور پھر تشریح - ساری گیتا کا ترجمہ اس ڈھنگ سے کیا گیا ہے - کہ معمولی سے معمولی لیاقت کا آدمی بھی اس کی مدد سے گیتا کے اسرار نہانی اور رمز کی تہ کو پہنچ سکتا ہے - اردو دان اصحاب کے لئے اس سے بہتر مشرح گیتا کا ملنا مشکل ہے - حجم ۴۸۲ صفحات کلاں

قیمت مجلد صرف عہ

ملنے کا پتہ

منیجر رسالہ مارتنڈ سکھ ساگر و اشاعت مہابھارت اندرون لوہاری دروازہ لاہور

وگیان مالا نمبر ا

یوگ سادھن

از
شری یت اربندو گھوش جی مہاراج

مترجمہ
پنڈت نرمل چندر جی

"میری ساری عمر دنیا میں سورگ پتروں کی تلاش میں گذری ہے کیونکہ میں ہمیشہ ہی محسوس کرتا رہا ہوں۔ کہ وہ دنیا میں کہیں نہ کہیں ضرور موجود ہونگے۔ اُن کے بغیر دنیا جی نہیں سکتی۔ وہی دنیا کی روشنی۔ گرمی اور زندگی ہیں۔ آخر ایشیا میں مجھے وہ سب سے بڑا سورگ پتر مل گیا ہے۔ جو آنیوالے زمانے کا ہیرو اور لیڈر ہے۔ وہ ہندو ہے۔ اور اُس کا نام اربندو گھوش ہے" (پال رچرڈ)

امرت الیکٹرک پریس لاہور میں باہتمام [illegible]
چھپیہ ادر [illegible] سے شائع کی

تعداد جلد ۱۰۰۰ | نومبر ۱۹۲۴ء

گیان مالا سیریز نمبر

پرلوک

اور اس کا رہسیہ

از شری [illegible] جی مہاراج

مترجمہ

پنڈت [illegible] صاحب ایڈیٹر "گیان"

چھپ کر تیار ہے قیمت [illegible]

[illegible]

یہ کتاب [illegible] اس کتاب میں
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] دنیا کی نجات کیلئے
[illegible]



SRI AUROBINDO GHOSE.

پرویشن

تقریباً دو سال کا عرصہ گزرا۔ کہ میں نے شری یُت آربندو گھوش جی کی مشہور انگریزی تصنیف **یوگک سادھن** کا اردو ترجمہ "یوگ سادھن" کے عنوان سے اپنے ماہواری رسالہ "گیان امرت" میں مسلسل طور پر شائع کرنا شروع کیا تھا۔ مگر اس ترجمے کی تکمیل پر مَیں نے محسوس کیا۔ کہ جب تک میں اس مہان یوگی کے چرنوں میں رہ کر اس یوگ مارگ میں کچھ اندرونی نظر حاصل نہ کر لوں۔ میرا کوئی حق نہیں۔ کہ اس روحانی تحفے کو اپنی بولی اور کتابی صورت میں اہل ملک کے سامنے پیش کروں ؞

مگر اس کے بعد تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا۔ کہ بھگوان کی دیا مئی اچھا نے مجھے پانڈی چیری پہنچا کر وہاں اس پورن یوگی کے چرنوں میں مدت تک رہنے کا نادر موقع دے دیا۔ وہاں سے واپس آنے پر وہی پہلا خیال سامنے آن موجود ہوا۔ چونکہ اب وہ جھجک نہ رہی تھی۔ اور اس کے علاوہ مجھے اس مہان یوگی نے دیسی زبانوں میں اپنی تصانیف کے ترجمے اور اشاعت کی اجازت دے دی تھی۔ میں نے "یوگک سادھن" کا از سر نو ترجمہ شروع کر دیا۔ اور اب اس کی تکمیل پر میں اسے دیش کے ادھکاری سجنوں کے آگے رکھتا ہوں ؞

اس "یوگ سادھن" کے ادھکاری صرف وہی لوگ ہیں۔ جو وکاش کے ایک خاص درجے پر پہنچ کر اس نئے سندیش کو گرہن کرنے کے لئے تیار ہیں۔ یہ روحانی تحفہ محض قدامت پرستوں کے لئے نہیں۔ بلکہ اُن فراخ نظر اور ترقی پذیر روحوں کے لئے ہے۔ جن کے دل و دماغ سدا اور ہر طرف سے اننت سچائی کو جذب کرنے کے لئے کھلے ہوئے ہیں۔ اور جن کی نظر میں کُل انسانی تاریخ بھی کسی ایک انسان کی آئندہ ممکنات کی حدود قائم نہیں کر سکتی۔ بالفاظ دیگر یہ نادر تصنیف ان لوگوں کے لئے ہے۔ جو سدا ہی پیچھے مڑ کر دیکھنے کی بجائے سامنے دیکھنے اور آگے بڑھنے کی جُراءت اور قابلیت رکھتے ہیں۔

بھگوت اِچھا نے شری اربندو گھوش جی کی اتینت آشچریہ اور روحانی پرتی بھا کو اس لئے اپنا ینتر نہیں بنایا۔ کہ وہ صرف پرچلت یوگ پرنالیوں کے سادھن اور پرچار میں ہی اپنا سارا جیون لگا دیں۔ بلکہ ان کے دوارہ اُس "پورن یوگ" کا وِکاش اور پرکاش کیا ہے جو منش کو تین گنوں کی اودیا۔ بندھن اور دُکھ سے مُکت کر کے ان کے اوپر ہنیہ اور پُورن دَیوی جیون کا سیدھا اور سہج مارگ دکھاتا ہے۔ اس سادھن کی سب سے بڑی وِلکشنتا یہ ہے۔ کہ یہ دیہہ۔ پران اور انتہ کرن آدی کسی نچلے ینتر دوارہ نہیں کیا جاتا۔ بلکہ شروع سے آخر تک صرف اُس اِچھا شکتی کے ذریعے ہوتا ہے۔ جو انسانی وجود کی چوٹی پر رہتی ہوئی نچلے تین گنوں کو استعمال کرتی ہے۔ اس کے علاوہ یہ سادھن صرف نجات اور مکتی کو ہی اپنا لکشیہ نہیں بناتا۔ کیونکہ

اگر صرف اس دنیا اور زندگی سے خلاصی پانا ہی ہمارا بہترین مقصد ہو۔ تو یہ ساری رچنا ایک قید خانے سے بڑھ کر وقعت اور معنے نہیں رکھے گی۔ بلکہ یہ مکتی سے آگے اُس نرگناتیت جیون کے اننت آنند کی طرف لے جاتا ہے۔ جس کو پانے اور ظاہر کرنے کے لئے یہ نچلی ترگنتی مایا بھی ایک ابتدائی تیاری اور ضروری بنیاد ہے ۔؛

پرچلت یوگ پرنالیوں کی ایک بڑی کمی یہی ہے۔ کہ ان میں جیون اور یوگ۔ ڈیوہار اور سمادھی کی ایکتا نہیں ہو سکتی۔ اس لئے ان سب سادھنوں کا پرم لکشیہ نروکلپ سمادھی۔ کیولیہ۔ موکش اور لئے ہوا کرتا ہے۔ مگر "یوگ سادھن" میں جس "پورن یوگ" کا اُپدیش ہے۔ وہ منش کو تین گنوں کے اوپر اس نرگناتیت پد میں جیوت کرتا ہے۔ جہاں پہنچ کر یوگ اور جیون۔ سمادھی اور ویوہار کا کوئی وِرودھ نہیں رہتا۔ اور جہاں سنھت ہونے ہونے پرجگت اور جیون دونوں سارتھک ہو جاتے ہیں۔ بھگوت گیتا کی شکشا بھی اسی پد پر سماپت ہوتی ہے ۔؛

چونکہ یہ سادھن اس طبقے سے تعلق رکھتا ہے۔ جو انسانی دل و دماغ سے اوپر ہے۔ اس لئے اس چھوٹی سی مگر انوبھوی پستک میں اپنے ذہنی عقیدوں اور رائوں کی مطابقت ڈھونڈنا گویا اپنی حق جو آنکھوں پر پٹی باندھنا ہے۔ کامل اور بذاتِ خود قائم سچائی انسانی ذہن سے بھی اسی طرح اوپر ہے جس طرح

ا۔ مادہ۔ زندگی اور ذہن کی دنیا۔ مترجم

کہ سورج زمین سے۔ اس لئے سادھک کو ہر طرح کی مسئلہ بازی اور محض عقلی رائے زنی کو بالائے طاق رکھ کر شردّھا۔ دھیرج اور دھرتی کے ساتھ سادھن کی راہ پر چلتے ہوئے سچائی کے براہ راست دیدار کا منتظر رہنا ہوگا۔ مادی منطق جو اپنے طبقہ پر نہایت مفید اور ضروری شے ہے۔ روحانی بلندیوں پر کوئی روشنی نہ ڈالتی ہوئی وہاں اُلٹی ایک رُکاوٹ اور دماغی بوجھ ہو جاتی ہے۔ جس ترازو پر ادویات کو تولا جاتا ہے۔ اس پر علم کیمیا کی روشنی کو نہیں تول سکتے۔

اس کتاب کی اصلی قیمت اُس واقفیت میں نہیں۔ جو یہ اپنے ناظر کو دے سکتی ہے۔ بلکہ اُن اشارات میں ہے۔ جو یہ واقعی روحانی تجربات کی طرف دیتی ہے۔ اس لئے عام یا اخباری سپرٹ میں اس کا مطالعہ محض بے سود اور بے معنی ہوگا۔ یہ کتاب اس قدر پُر معنی ہے۔ کہ اگر اس کے ایک ایک فقرے کو "سوتر" کہا جائے۔ تو کوئی مبالغہ نہیں۔ اور اس لئے اس کا مطالعہ ایک ساعت یا ایک دن نہیں۔ بلکہ کم از کم ایک سالم زندگی چاہتا ہے۔ پس سادھک کو لازم ہے۔ کہ اس روحانی لہر کے بیرونی عرض وطول پر نہیں۔ بلکہ اس کی اتھاہ گہرائی کی طرف ہمیشہ نظر رکھے۔

چونکہ اس مختصر کتاب میں "پورن یوگ" کی تعلیم مکمل طور پر نہیں دی گئی۔ اس لئے اس کا مطالعہ مبتدی کے لئے کئی طرح کی غلط فہمیاں پیدا کرنے کا امکان رکھتا ہے۔ مصنف نے خود ہی کتاب کے خاتمے پر ناظر کو کئی غلط فہمیوں سے بچانے

کے لئے چند ایسے اشارے دے دئے ہیں۔ جنہیں ذہن نشین کئے بغیر کبھی نہیں چھوڑنا چاہئے۔ مگر پھر بھی ایک دو لفظ یہاں پر قابل تشریح معلوم ہوتے ہیں ؛

اس کتاب میں بعض موقعوں پر "کالی" شبد کا پریوگ کیا گیا ہے۔ یہاں پر "کالی" سے مراد پرماتما سے الگ ہستی رکھنے والا کوئی دیوی دیوتا نہیں ہے۔ بلکہ بھگوان کی اپنی شکتی کو ہی "کالی" کا نام دیا گیا ہے ؛

دوسرا قابل تشریح لفظ تنتر یا "تانترک ہے۔ تنترازم ہمارے دیش میں بہت بدنام ہو چکا ہے۔ مگر اس کے موجودہ اور واقعی گراوٹ کے مول اور نہ میں وہ شان دار اور دلیرانہ سچائی موجود ہے۔ جسے کھو کر ہماری روحانیت بھی ایک طرح سے یک طرفہ اور لنگڑی سی ہو رہی تھی۔ اور جسے اب اس پورن یوگ نے اس کی اصلی چمک میں دنیا کے روبرو پیش کیا ہے۔ تنترازم سکھلاتا ہے۔ کہ یہ جگت پاپ اور دکھ کی راشی نہیں بلکہ اننت شکتی اور آنند کی لیلا ہے۔ اس لئے تانترک سادھن سنسار کے پرلوبھنوں اور پرمارتھ کی رکاوٹوں سے چھپنے اور کترانے کی بجائے بیرتا کے ساتھ ان کا مقابلہ کرتا ہے۔ اور انہیں پرلوبھنوں اور رکاوٹوں کو اپنے روحانی ترقی کے نایاب ذریعوں میں تبدیل کرتا ہے۔ شری اربندو گھوش جی نے یوگ سادھن کی جو پرنالی بتلائی ہے۔ اسے صرف ان معنوں میں ہی تانترک کہہ سکتے ہیں۔ کہ اس میں نیتروں کی بجائے اچھا شکتی

دواره سادھن کیا جاتا ہے۔ اور سنسار کے پرلوبھنوں اور وِگھنوں کا مقابلہ کرکے ان کو بھی اپنی سادھن سامگری میں بدلا جاتا ہے ورنہ پورن یوگ اس سے بھی آگے اس مقام سے شروع ہوتا ہے۔ جہاں دنیا بھر کے موجودہ یا ممکن روحانی سادھن باہم مل کر وحدت اور تکمیل حاصل کرتے ہیں *

میں ہی جانتا ہوں۔ کہ "یوگ سادھن" کی اصطلاحات کے ترجمے میں کس قدر مشکلات کا سامنا ہوا ہے۔ اور کس قدر نقص باقی رہ گئے ہیں۔ پنجاب میں سب کی ایک زبان نہ ہونے کے سبب مجھے کبھی تو سنسکرت اور کبھی عربی اصطلاحات کی طرف رجوع کرنا پڑا ہے۔ موجودہ حالات میں پنجاب کے ہندو اردو خواں اصحاب بھی سنسکرت کی فلسفیانہ اصطلاحات سے تو درکنار۔ اس کے معمولی شبدوں سے بھی محض ناآشنا دیکھے جاتے ہیں۔ اس لئے مضمون کو حتی الامکان قابل فہم بنانے کی غرض پر زبان کی خوبصورتی اور محاورے کو بیرحمی کے ساتھ قربان کرنا پڑا ہے۔ باوجود اس کے بھی مجھے یقین کامل ہے۔ کہ پورن یوگی کے شبد و یرتھ نہیں جائینگے کیونکہ یہ شکتی سے نکلے اور بھرے ہوتے ہیں۔ اس لئے جو لوگ اس سندیش کو گرہن کرنے کیلئے تیار ہیں۔ وہ خواہ مخواہ ادھر کھنچے چلے آئینگے۔ اور دیہہ۔ پران اور انتہ کرن سے اوپر اٹھ کر ترگناتیت گیان میں نوجیون پائینگے۔ ناظرین کی سہولت کیلئے میں نے اپنی طرف سے بڑی اور چھوٹی سرخیاں درج کردی ہیں۔ جو اصل کتاب میں موجود نہیں۔ اور اسی طرح لفظی و اصطلاحی مشکلات گھٹانے کے خیال سے آخر میں "پری بھاشا" ایزاد کردی ہے *

مترجم۔ اوکاڑہ۔ ضلع منٹگمری۔ یکم اکتوبر ۱۹۲۴ء

اوم

یوگ سادھن

١۔ سادھن کی نیتھارتھ پرنالی

> سچا یوگ۔ مہا پنتھ

سادھن کا اصلی طریقہ اس طریقے کے عین خلاف ہے۔ جیسے اکثر لوگ عمل میں لاتے ہیں۔ اور جس پر تم بھی کاربند رہ چکے ہو۔ لوگ دیہہ اور پران سے آرمبھ کر کے چت اور من کی طرف جاتے ہوئے بدھی اور اچھّا شکتی پر ختم کرتے ہیں۔ مگر اصلی طریقے میں سادھن کو اچھّا شکتی سے آرمبھ کر کے دیہہ پر سماپت کیا جاتا ہے۔ اگر ہم اچھّا شکتی سے شروع کریں۔ تو آسن۔ پرانایام۔ کمبھک چت شُدھی یا اور کسی قسم کی ابتدائی تیاری کی ضرورت نہیں ہے۔ یہی بات ہے۔ جو شری رام کرشن جی یوگ کے متعلق ظاہر کرنے کے لئے دنیا میں آئے تھے۔ وہ فرمایا کرتے تھے "پہلے شکتی اُپاسنا کے ذریعہ شکتی کو حاصل کرو شکتی ہی تمہیں ست دے گی"۔ یوگی کو سب سے پہلے اِچھا اور شکتی کی ضرورت ہے۔ اس لئے وہ ہمیشہ کہا کرتے تھے۔ یاد رکھو "تم برھم ہو"۔ اور یہی صداقت انہوں

نے سوامی وویکانندجی کو بطور ایک مرکزی پیغام کے سکھلائی تھی۔ تم ایشور ہو۔ اگر تم چاہو۔ تو سِدھ۔ شُدھ اور سب کچھ بن سکتے ہو۔ یا چاہو تو اس کی عین متضاد حالت میں رہ سکتے ہو۔ سب سے پہلی ضرورت اپنے آپ میں وشواس کرنا ہے۔ پھر اس کے بعد ایشور اور کالی (ایشوری شکتی) میں بشواس درکار ہے۔ کیونکہ جیو۔ ایشور اور شکتی ان تینوں سے ہی جگت کی رچنا ہوتی ہے۔ پہلے اچھا شکتی کو اُنت کرو۔ پھر اچھا شکتی کے ذریعے بُدھی اگیان جگا کر اس کے وسیلے چت کو شُدھ۔ پران کو وشی بھوت اور من کو شانت کرو۔ اور بعد ازاں ان تمام آلات کی مدد سے دیہہ کو امر بنا دو۔ یہی اصلی یوگ۔ مہا پنتھ۔ سچا اور ایک ماتر تنتر ہے۔ ویدانت بُدھی سے اور تنتر شکتی سے آرمبھ کرتا ہے ٭

اچھا شکتی اور سمتا

تم نے سنا ہوگا۔ کہ اچھا کیا شے ہے۔ یہ شکتی ہے واسنا اور چیشٹا نہیں۔ واسنا اور چیشٹا تو اچھا شکتی کا ابھاو بتلاتے ہیں اگر تم واسنا رکھتے ہو۔ تو اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ تمہیں اپنی اچھا شکتی میں ابھی شک ہے۔ برہم کوئی واسنا نہیں رکھتا۔ وہ کیول اچھا (ارادہ) کرتا ہے۔ اور اس کے ارادے کے مطابق تمام چیزیں وقوع میں آتی ہیں۔ اسی طرح اگر تم چیشٹا (کوشش) کرتے ہو۔ تو اس سے بھی یہ بات ثابت ہوتی ہے۔ کہ تم اپنی اچھا شکتی میں پورن وشواس نہیں رکھتے۔ صرف وہی لوگ جو اپنے آپ کو ضعیف اور کمزور محسوس یا خیال کرتے ہیں۔ کوئی نتیجہ پیدا کرنے کے لئے جدوجہد کرتے اور زور مارتے ہیں۔ برہم میں کوئی چیشٹا نہیں۔ وہ صرف اچھا کرتا

ہے۔ اور اس کی اِچھّا خود بخود اپنا اثر نمودار کرتی ہے۔ مگر یہ نتائج دیش۔ کال اور کارن کاریہ کے نیم انوسار ظاہر ہوتے ہیں۔ ابھی۔ یہاں۔ موجودہ حالات کے اندر ہی کسی نتیجے کو طلب کرنا اگیان ہے۔ ہر ایک گھٹنا اور اس کے وِکاش کے دیش۔ کال اور کارن کاریہ کو انیک یُگ پہلے کلپ کے آرمبھ میں پرمیشور اور تم خود مقرر کر چکے ہو۔ اور جس بات کا فیصلہ خود تم نے ہی کیا ہے۔ اب اس کو بدلنے کے لئے کوشش کرنا سوائے جہالت کے اور کچھ نہیں۔ اس لئے دیش۔ کال اور کارن کاریہ کا خیال چھوڑ کر صرف اِچھّا (ارادہ) کرو۔ اور پھل کو بھگوان پر جو تمہاری اپنی ہی سرب شکتیمان سرب بیاپی اور سروگیہ آتما ہیں۔ چھوڑ دو۔ بھید کیول اتنا ہی ہے۔ کہ تم ویکتی گت ایشور ہو۔ اور بھگوان وِشو بیاپی اِیشور ہیں۔" ایک میوادویتم[1]" ایشور کے سوائے کوئی اور ستّا نہیں۔ پس اِچھّا شکتی میں سمتا پائی جاتی ہے۔ اور واسنا اور چیشٹا دونوں کا ابھاو ہوتا ہے۔ واسنا اور چیشٹا کے ابھاو کے لئے گیان کا ہونا ضروری ہے۔ جب تک تمہیں گیان پراپت نہ ہو۔ تم واسنا اور چیشٹا کے متواتر حملوں سے کبھی محفوظ نہیں رہ سکوگے۔

سروپ گیان اور سمیک بھاو

اب سوال یہ ہے۔ کہ یہ سادھن کس طرح شروع کیا جائے۔ شکتی تو تمہارے اندر موجود ہے ہی۔ تم اسے کام کرنے دو۔ اور اس کی طرف سمیک[2] بھاو رکھنے سے اس

۱ه एकमेवाद्वितीयम्

۲ه *Right attitude*

کی سہائتا کرو۔ تم ساکشی۔ انومنتا۔ بھوگتا اور بھرتا ہو۔ بطور انومنتا کے حکم دو۔ بطور ساکشی کے شکتی کے کاریہ اور اس کے پھل کو دیکھا کرو۔ بطور بھوگتا کے اس پھل کا بھوگ کرو۔ اور بھرتا کی حیثیت میں آدھار کو سہارا دے کر شکتی کی مدد کرو۔ اسے "تامسک اُداسینتا یا راجسک گھرنا سے بربادمت کرو۔ وشواس کرو۔ کہ تمہاری اچھا اپنے کاریہ میں کبھی فیل نہ ہوگی۔ تم گیاتا ہو۔ جو گیان تمہارے سامنے آئے۔ اسے انگیکار کرو۔

یہاں پر میں نے جس بھاو کا ذکر کیا ہے۔ اس کو دھارن کرتے ہوئے زندگی اور سادھن کے ہر ایک شخصی عمل میں استعمال کرو۔ تمہیں اور کچھ بھی کرنا نہیں۔ شکتی ہی باقی سب کچھ کر دے گی۔ دُکھی بے قرار اور جلد باز مت بنو۔ جب تمہارے سامنے کل ابدیت موجود ہے تب جلدی کی ضرورت ہی کیا؟ ہاں تامسک بن کر سستی میں اپنا وقت ضائع کرنے سے بچے رہو۔

۲۔ یتھارتھ گیان

ہمارے یَنتر اور ان کے ستھان

آج میں اِچھا شکتی کے متعلق کہوں گا۔ کیونکہ یہی یوگ کی بنیاد ہے۔ یہ سر کی چوٹی کے ٹھیک اوپر

۱۔ اس موقع پر گیتا کے مندرجہ ذیل شلوک پر وچار کرنا مفید ہوگا۔ مترجم

उपद्रष्टानुमंताच भर्त्ता भोक्ता महेश्वर : ।।
परमात्मेति चाप्युक्तो देहे ऽ स्मिन्पुरुष : पर: ।।
गीता १३.२२.

سہسر دل میں باس رکھتی ہوئی اسی مرکزِ عمل سے اپنا کام کرتی ہے۔ اس کے نیچے دماغ کی چوٹی پر اُچ بُدّھی کا ستھان ہے۔ اس سے نیچے دماغ کے درمیانی حصے میں ترک بُدّھی نواس کرتی ہے۔ اور اس سے بھی نیچے دماغ کے پینڈے میں وہ آلہ موجود ہے۔ جو من کے ساتھ راہ و ربط رکھتا ہے۔ ہم اُسے متی (سمجھ) کا نام دے سکتے ہیں۔ گیان۔ ترک بُدّھی اور متی یہ تین حصے دماغ کے ہیں۔ اصل میں یہ سب اعمال سوکشم شریر میں واقع ہوتے ہیں۔ مگر وہ مادی دماغ کے متعلقہ حصوں کے ساتھ وابستہ ہیں ؎

چھاتی میں دل کے عین اوپر من کا مقام ہے۔ اس ہی اور اس کے آدھین پنچ اندریہ دوارہ ہم محسوسات کا علم حاصل کرتے ہیں۔ من کے نیچے اور دل سے لے کر دل اور ناف کے درمیانی حصہ تک چت کا ستھان ہے۔ اور وہاں سے لے کر نابھی اور اس سے نیچے تک سوکشم پران رہتا ہے۔ یہ سب کے سب سوکشم شریر کے انگ ہیں۔ مگر ان مقامات پر وہ ستھول دیہہ (جسم کثیف) سے سمبندھ رکھتے ہیں۔ ستھول دیہہ میں بھی دو جزو پائے جاتے ہیں۔ ایک ستھول پران (نظام عصبی) اور دوسرا اَنّ (مادی جسم)؎

منش کیوں ایشور پد سے گر جاتا ہے

اب یہ سمجھنا چاہئے۔ کہ اِچھا شکتی دیہہ کے جیونت پربھو یا ایشور کا نیتر ہے۔ اور ان سب نیتروں دوارہ کام کرتی ہے۔ یہ بُدّھی دوارہ وچار اور گیان۔ من دوارہ اندریہ برتی۔ چت دوارہ بھاؤ۔ اور پران دوارہ بھوگ کے لئے عمل کرتی ہے۔ جب یہ مکمل طور پر عمل پذیر ہوتی ہے۔ یعنی ہر ایک عضو سے اس کی قابلیتوں

کے مطابق کام لیتی ہے۔ تب اس کا کام مکمل اور بے خطا ہوا کرتا ہے مگر کمزوری غلطی اور ناکامیابی کے دو بڑے سبب ہیں۔ (۱) آلات کا باہم خلط ملط ہونا (دھرم شنکر) (۲) بدنظمی (اویوستھا) ∴

پہلے آلات کی باہمی گڑبڑ کو دیکھو۔ اگر پران اندریہ برتی۔ بھاؤ وچار میں دخل دینے لگے۔ تب منش اِلبشور نہیں رہتا۔ بلکہ انیش بن کر پران ارنھات واسناؤں کا داس ہو جاتا ہے۔ اگر چِتّ وچار اور اِندریہ برتی میں اپنی ٹانگ اڑانے لگ جائے۔ تب اِندریہ برتی اور وچار دونوں ہی بھاووں اور ان کے ساتھ سمبندھ رکھنے والی واسناؤں سے اپنی سچائی کھو بیٹھتے ہیں۔ مثلاً اگر جذبہ محبت عقل پر غالب آجائے۔ تو انسان اپنے محبوب کے متعلق اندھا ہو کر اس کے تعلق میں سچ جھوٹ۔ جائز اور ناجائز کے درمیان تمیز نہیں کر سکتا۔ وہ کم وبیش مقدار میں محبت۔ غصے۔ نفرت۔ رحم اور انتقام گیری وغیرہ جذبات کا غلام بن جاتا ہے۔ اسی طرح اگر من بُدّھی کے کام میں دخل انداز ہو۔ تب انسان اپنے احساسات کو ہی صحیح خیالات اور سچی دلائل سمجھنے لگ جاتا ہے۔ اور اپنی شنید و دید کا امتحان کرنے کی بجائے الٹا دید و شنید کے ذریعہ ہر امر کا فیصلہ کرتا ہے۔ اسی طرح اگر دلیل[۱] تخیل[۲] ۔ حافظہ[۳] ۔ اور منطق گیان میں دخل دینے لگ جائیں۔ تب منش اُچ گیان سے محروم رہ کر ممکنات اور اغلبات کے کبھی نہ ختم ہونے والے چکر میں پڑا رہتا ہے۔ اور بالآخر اگر بُدّھی بھی اِچھا شکتی کے عمل میں مخل ہونے لگے۔ تب انسان قدرت مطلقہ[۵]

۱۔ ترک + ۲۔ کلپنا + ۳۔ سمرتی + ۴۔ نیائے شاستر + ۵۔ سرب شکتی مانتا ∴

کے نزدیک تر پہنچنے کی بجائے اپنے محدود علم کی وجہ سے محدود رہ جاتا ہے۔ الغرض اگر کسی مشین یا آلے کو اس کام کے لئے برتا جائے۔ جس کے لئے وہ موزوں نہیں۔ یا جس کے لئے وہ دراصل وضع اور تجویز نہیں کیا گیا۔ تو یا تو وہ اپنا کام بالکل ہی نہیں کرے گا۔ یا اگر کریگا۔ تو بہت ہی بری طرز سے۔ اس طرح دھرم شنکر پیدا ہوتا ہے۔

مذکورہ بالا بیان لوگوں کی اس عام حالت کو ظاہر کرتا ہے۔ جو گیان حاصل کرنے سے پہلے ہوا کرتی ہے۔ یہ سب کچھ دھرم شنکر۔ مختلف اعمال کی باہمی گڑبڑ۔ بدعملی اور ضعیفانہ و جاہلانہ حکومت ہے۔ اس میں اچھا شکتی اُن ادنےٰ ملازموں کے ہاتھ میں کٹ پُتلی کا کام کرتی ہے جو اپنے اپنے خود غرضانہ مقاصد کے لئے کام کرتے ہوئے ایک دوسرے کے عمل میں مخل اور مزاحم ہوتے ہیں۔ اور اپنی اپنی غرض کے مارے دوسروں کے ہاتھوں میں ناچتے ہوئے اپنے سوامی اِیشور کا نقصان کرتے ہیں۔ اس طرح منش ایشور پد سے گر کر انیش اور اپنے نوکروں کے ہاتھ میں کٹ پُتلی اور اُلّو بن جاتا ہے۔

اگیان اور اس کی زبرتی سے سواجیہ سِدھی

لیکن وہ اپنے نوکروں کو ایسا کرنے کی اجازت ہی کیوں دیتا ہے؟ اگیان کے کارن۔ وہ نہیں جانتا۔ کہ اس کے وُزرا۔ ملازمین اور لاکھوں دوسرے ماتحت اس کے ساتھ کیا سلوک کر رہے ہیں۔ اگیان کیا شے ہے؟ اپنے سوبھاو۔ اوستھا اور ادھیکار کو نہ جاننے کا نام اگیان ہے۔ وہ اپنی شاہی حکومت کے بعض ادنےٰ سے حصے جسم سے شروع کر کے اسی کو ہی اپنی ساری بادشاہت خیال کرنے لگتا ہے۔ اور اس طرح جسمانی اعمال کا غلام بن جاتا ہے۔

نیز اسی طرح وہ اپنے عصبی۔ حسّی۔ جذباتی[3] اور ذہنی حصّوں میں سے ہر ایک کے ساتھ اپنے آپ کو ملاتا ہوا اس بات کو بھول جاتا ہے۔ کہ وہ ان سب سے الگ بڑا اور زیادہ طاقتور ہے۔ اب اُسے یہی کرنا ہے۔ کہ وہ اپنی حکومت کی باگ اپنے ہاتھ میں لے لے۔ اور اس بات کو یاد کرے۔ کہ وہ آپ ہی سوامی۔ راجا اور ایشور ہے۔ اور اس گیان کے سہارے اس بات کا اُنوچنتن کرے۔ کہ وہ سرب شکتیمان ہے۔ اور اپنا ایک انہینت بلوان منتری اِچھّا شکتی رکھتا ہے۔ اس کا کام تو صرف اتنا ہی ہے۔ کہ اِچھّا شکتی کی مدد اور راہ نمائی کرے۔ تب اِچھّا شکتی راجیہ میں، نیتم ستھاپن کرتی ہوئی ہر ایک ملازم کو اطاعت کے ساتھ اپنا فرض پورے طور پر ادا کرنے کے لئے مجبور کر دے گی۔ البتہ یہ بات جھٹ پٹ نہیں ہوگی۔ وقت لگیگا۔ کیونکہ ملازمین بدنظمی اور بدعملی کے اس قدر عادی ہو چکے ہیں۔ کہ وہ شروع میں اپنے کام کو ٹھیک طرح کرنے کے لئے رضامند نہ ہوں گے۔ اور اگر وہ رضامند بھی ہو جائیں۔ تو بھی ایسا کرنا ان کے لئے مشکل ہوگا۔ کیونکہ وہ تو یہ بھی نہیں جانتے۔ کہ اس کام کو کس طرح سے شروع کرنا چاہئیے۔

مثال کے طور پر جب تم اپنی اِچھّا شکتی سے کام لینے لگو گے۔ تو غالباً کیا کچھ ظہور میں آئے گا؟ پہلے تم اسے، ان یعنی واسنا اور آشا کے ذریعے استعمال کرو گے۔ یا چِت یعنی بھاو۔ لالسا اور ترِکشا

۱- Nervous ۲- Sensational
۳- Emotional ۴- Mental

دوارہ کام میں لاؤ گے یا من ارتھات چیشٹا اور پرتین دوارہ تم اسے اس طرح کام میں لاؤ گے۔ کہ گویا تم جسمانی طور پر کسی شے پر قابو پانے کے لئے اس کے ساتھ کشتی کرنے میں مصروف ہو۔ یا تم اسے بدھی کی راہ سے استعمال کرتے ہوئے اپنی مطلوبہ شے پر خیال سے غالب آنے کی کوشش کرتے ہوئے سوچو گے "یہ ہو جائے" "وہ بات وقوع میں آئے"۔ **یوگی** لوگ اپنی کھوئی ہوئی اچھا شکتی کو پانے کے لئے ان تمام طریقوں کو کام میں لایا کرتے ہیں۔ **ہٹھ یوگی** پران اور دیہہ کو استعمال کرتا ہے۔ اور **راج یوگی** چت۔ من اور بدھی کو کام میں لایا کرتا ہے۔ مگر یہ دونوں طریقے بہترین قسم کے نہیں ہیں۔ یہاں تک کہ راج یوگ بھی اس شکتی یوگ سے دوسرے درجے پر ہے۔ اور اس میں جد و جہد۔ ناکامیابی اور بار بار کی دل شکنی کا سامنا کرنا لازمی ہوتا ہے۔ اچھا شکتی کا عمل بھی اس وقت مکمل ہوتا ہے۔ جب کہ وہ ان تمام آلات سے الگ ہو کر سہسر دل سے بلا کسی چیشٹا۔ واسنا۔ بھاؤ اور لالسا کے اپنے معمول پر براہ راست عمل کرتی ہے۔ **تمام ینتر اچھا شکتی کے لئے ہیں۔ مگر اچھا شکتی اپنا ینتر آپ ہی ہے۔** یہ ہمیشہ اپنے سوامی (پرش) کا کہنا مانتی ہے۔ مگر یہ صرف اپنے آپ میں اپنے ساتھ عمل کرتی ہے۔ اچھا شکتی باقی سب ینتروں سے کام لینے کے لئے ہے۔ نہ کہ ان ینتروں دوارہ کام میں لائے جانے کے لئے۔

ینتروں کا یتھارتھ پریوگ

اچھا شکتی بدھی کو گیان کے لئے کام میں لاتی ہے، شاسن کے لئے نہیں۔ من کو اندریہ برتی کے لئے۔ گیان اور شاسن کے

لئے نہیں۔ چت کو بھاو کے لئے برتتی ہے۔ اِندریہ برتی۔ گیان اور شاسن کے لئے نہیں۔ پران کو صرف بھوگ کے لئے۔ اور کاموں کے لئے نہیں۔ اور دیہہ کو صرف حرکت اور عمل کے لئے نہ کہ بطور ایسی شے کے جو گیان بھاو۔ اِندریہ برتی۔ بل اور بھوگ کا نردھارن کرنے والی ہو۔ اس لئے اسے الگ رہ کر ان سب اعمال[1] پر بطور ایک علیحدہ ہستی کے شاسن کرنا چاہئے۔ یہ سارے اعمال صرف ایک مشین اور ینتر کی مانند ہیں۔ پرش ینتری ارتھات اس مشین کا مالک ہے۔ اور اِچھا شکتی۔ قوت برقی یا چلانے والی طاقت ہے۔

ابھیاس میں دھیریہ اور دھرتی کی آوشکیتا

یہی یتھارتھ گیان ہے۔ یہ بات کہ اس گیان کا پریوگ کیسے کرنا چاہئے۔ آگے چل کر بتلاؤں گا۔ کیونکہ یہ بات ابھیاس سے سمبندھ رکھتی ہے۔ کیول اُپدیش سے نہیں جو منش تھوڑا سا بھی دھیریہ اور شانت دھرتی رکھتا ہے۔ وہ اِچھا شکتی کے ذریعے اپنی مشین پر قابو پانے میں بتدریج کامیابی حاصل کرے گا۔ مگر اس سے پہلے گیان کا ہونا ضروری ہے۔ اُسے اپنی مشین۔ چلانے والی شکتی اور اپنے آپ کا گیان درکار ہے۔ سادھن آرمبھ کرنے کے لئے پورن گیان ہونا آوشیک نہیں۔ مگر کم از کم ابتدائی گیان تو چاہئے۔ میں اسی بات کو تمہارے ذہن نشین کرنا چاہتا ہوں میں نے تمہیں بتلا دیا ہے۔ کہ مشین کے کون کون سے مختلف پُرزے خواص اور اعمال ہیں۔ اور اِچھا شکتی اور ایشور کا سوبھاو کیا ہے۔

١۔ Functions

۳۔ آدھار کی شُدّھی اور پُورنتا

اِچھّا شکتی کی سِدّھی سب سے پہلے درکار ہے

جب اِچھّا شکتی کام کرنا شروع کریگی۔ تب سوبھاو اس کی راہ میں آکھڑا ہوگا۔ اس لئے جب تک سوبھاو پر اپنا اثر ڈالنے کے قابل نہ ہوجاؤ۔ تم کبھی اِچھّا شکتی کا اپنے جیون میں پریوگ نہ کرسکو گے۔ اور نہ کرنا چاہئے۔ دوسرے لفظوں میں اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ جب تک تم شکتی مارگ کے سادھک ہو۔ صرف سادھک ہی بنے رہو۔ اور جب تمہیں اِچھّا شکتی کی سِدّھی پراپت ہوجاوے۔ تب اس سِدّھی کو پہلے آدھار کی پورنتا حاصل کرنے میں لگاؤ۔ اور جب آدھار مکمل ہوجائے۔ تب اس پورن آدھار کا کرم اور جیون میں پریوگ کرو۔

سوبھاو کیوں اِچھّا شکتی کے عمل کی مخالفت کرتا ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ منش کا سوبھاو بھی اپورن اوستھا میں ہے۔ اس نے اب تک صرف جزوی طور پر ترقی اور سِدّھی حاصل کی ہے۔ اور اپنے سب دھرموں میں اسِدّھ ہونے کے باعث پچھلے ابھیاس کی تامسی شکتی ارتھات نامسک دھرنی اسے سِدّھ بنانے کی ہر ایک کوشش میں رکاوٹ پیدا کرتی ہے۔ منش جاتی ابھی وکاش پا رہی ہے یوگ ایک ایسی تدبیر ہے۔ کہ جس کے ذریعے اس وکاش کو عظیم اور عقلمندانہ تیزی کے ساتھ آگے بڑھا سکتے ہیں۔ مگر اپورن سوبھاو کہتا ہے "میں پورن ہونا نہیں چاہتا۔ میں اپورنتا کا ابھیاسی ہو رہا ہوں اسی لئے اس اوستھا میں رہنا ہی مجھے آسان اور سکھدائک معلوم ہوتا

ہے"۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اِچھا شکتی آدھار کی گرفت چھوڑ کر پہلے اپنے عمل اور کامل نشو ونما کے رستے کی رکاوٹیں دُور کرنے کی طرف متوجہ ہوتی ہے ۞

کشنکار کی مُکتی

جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں۔ پہلے اسے (اِچھا شکتی) کو اشیکتا کے سنسکار سے مُکت ہونا چاہیئے۔ کہ مَیں مَنُش۔ پرچھن۔ دُربل اور بِزاُپائے ہوں۔ اور ایشور۔ اننت اور سرب شکتی مان نہیں ہوں۔ اِچھا شکتی کو سب سے پہلے یہ کہنا ہوگا"مَیں سرب سمرتھ ہوں مجھے پُرش جس بات کے لئے بھی آگیا دے۔ کر سکتی ہوں"۔ کیونکہ شکتی کی کریا شیل اوستھا کا نام ہی اِچھا ہے۔ کیول ایک شکتی موجود ہے۔ اور یہ خود کالی ہے۔ بھگوان آپ ہی اپنے آپ کو دَیوی شکتی کے روپ میں پرکاش کرتے ہیں ۞

آدھار کی شُدّھی کے لئے گیان کی اُنتی اَتی اَوشیک ہے

اس کے بعد اِچھا شکتی آدھار پر قابو پا کر اُسے اس لئے شُدّھ بناتی ہے۔ کہ آپ بھی شُدّھ ہو جائے۔ مَیں پہلے وضاحت کے ساتھ بیان کر چکا ہوں۔ کہ اگر اینٹترول میں گڑبڑ اور بدنظمی موجود ہو۔ تب اِچھا شکتی سرب شکتیمانتا کے ساتھ اپنا کام نہیں کر سکتی۔ اس لئے سب سے پہلے تمہیں گیان کو اُنّت کرنا چاہیئے۔ اور پھر گیان دوارہ آدھار کو شُدّھ کرنا چاہیئے۔ جب آدھار شُدّھ ہو جاتا ہے۔ تب اِچھا شکتی بھی کشنکاروں اور اَنُوچِت کریاؤں سے مُکت ہو کر شُدّھ ہو جاتی ہے: اور تب ہی یہ اپنا کام پوری طرح کرتی ہوئی اس کے ذریعے آدھار کو سِدّھ بناتی ہے۔ ارتھات آدھار سرب پرکار کے دوشوں۔ تُرٹیوں اور دُربلتاؤں

سے شُدّھ ہو کر سمپورن ریتی سے کام کرتا ہوا پرشوتم کا پُورن پَیتر بن جاتا ہے۔ اور پُرش اور پرکرتی دونوں مل کر اس کی لیلا کو سدا جاری رکھتے ہیں ؛؛

اس لئے اس کے آگے ہمیں گیان پر وچار کرنا چاہئے۔ لیکن اس سے پیشتر کہ گیان کی پریالوچنا آرمبھ ہو۔ ہمیں پہلے ان رُکاوٹوں کو جاننا چاہئے۔ جو سوبھاو میں پائی جاتی ہیں۔ جھوٹے سنسکاروں اور آدھارک اشُدھی کے علاوہ چیزوں کی فطرتِ عامہ کے اندر ایسے میلانات بھی پائے جاتے ہیں۔ جو اس سادھن میں سہائتا کرتے ہیں ؛؛

یوگ سادھن کے ورودھی تین نیم ہیں۔ (۱) آگرہ (اصرار) (۲) پرتی رودھ (مزاحمت) (۳) پُنر اورتن (مراجعت)۔ اسی طرح اپکارک نیم بھی تین ہیں (۱) گرہک گتی (عمل بتدریج) (۲) اِکاگر گتی (عمل مجتمع) (۳) نروہت گتی (عمل داخلی) ؛؛

آگرہ کا نیم آگرہ (اصرار) کا نیم یہ ہے۔ کہ جب کوئی قاعدہ۔ عادت یا میلان طبیعت میں قیام پذیر ہو جاتا ہے۔ تو وہ نابود یا تبدیل ہونے کے لئے قدرتی طور پر نارضامند ہوتا ہوا پیچھے قائم رہنے کا حق رکھتا ہے وہ جس قدر پُرانا ہو۔ اس کے دُور کرنے میں اسی قدر زیادہ عرصہ لگتا ہے۔ اگر مُنش نے اپنے کئی جنم سے اپنے شدرِپُو (سینکڑوں دشمنوں) کے آدھین رہ کر انہیں دبانے یا اپنے آپ کو شُدّھ کرنے کا سچے دل سے کبھی پریتن نہیں کیا۔ تو وہ صرف خواہش یا محض جلد باز کوشش کے ذریعے اُن سے آزاد ہو کر شانت اور شُدّھ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ اسے متکبرانہ سلوک کو برداشت نہ کرتے ہوئے کہتے ہیں "تم اپنے آدھار

ہیں ہمیں ادھکار دے چکے ہو۔ ہم اسے ہرگز نہیں چھوڑیں گے"۔
ان سے بڑھ کر ہٹھیلے وہ جسمانی دھرم ہیں۔ جنہیں لوگ قوانین طبیعی کا نام دیا کرتے ہیں ؛؛

پرتی رودھ کا نیم | مگر اچھا بھی تو سرب شکتیمان ہے۔ اگر اسے دھیرج، شانتی اور ہیر تک کے ساتھ کام میں لایا جاوے۔ تو اس کی جیت اٹل ہے۔ کیونکہ میں پھر دہراتا ہوں۔ کہ اِچھا شکتی خود کالی ہے۔ اس لئے آخرکار یہ اپنے عمل سے ایسے جدید قواعد عادات اور میلانات قائم کر لیتی ہے۔ جو پُرانی چیزوں کا مقابلہ کر کے بالتدریج اُن پر غالب آ جاتے ہیں۔ پھر نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ پرانی چیزیں مغلوب۔ کمزور اور فطرت کا کوئی حقیقی جزو نہ ہوتے ہوئے بھی آدھار سے باہر ہونے میں مزاحم ہوتی ہیں۔ اور ان کی پشت پر اُن طاقتوں اور روحانی وجودوں کی فوج موجود ہوتی ہے۔ جو تمہیں ہر طرف سے گھیرے ہوئے تمہارے ہی تجربوں اور بھوگوں پر جیتے ہیں۔ یہ قانونِ مزاحمت یوگ کے دوسرے درجے سے تعلق رکھتا ہے۔ اور جب تک کہ اِچھا شکتی پہلے ہی سے سِدّھ اور آدھار شُدّھ نہ ہو چکے ہوں۔ یہ درجہ سادھک کے لئے بہت ہی مشکل اور سخت ہوتا ہے۔ کیونکہ مزاحمت کی حد کہیں بھی نظر نہیں آتی ؛؛

پُنر آورتن کا نیم | لیکن یہاں بھی اِچھا شکتی کی فتح یقینی امر ہے۔ بشرطیکہ گیان اور شردھا اس کے ساتھ موجود ہوں۔ اس حالت میں بھی خارج شدہ عادات اور میلانات دوبارہ وجود میں داخل ہو کر اپنی طاقت اور عشرت کے مقامات پر پھر قابو پلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسی

عمل کا نام ہی پُنر آورتن (مراجعت) ہے۔ جس نسبت سے اِچھا شکتی سِدّھ اور آدھار شدھ ہوتے ہیں۔ اسی قدر ہی یہ میلان بازگشت کمزور قلیل الوقوع اور کم دیرپا ہوتا چلا جاتا ہے۔ لیکن اشُدّھ آدھار اور اشُدّھ اِچھا شکتی کی موجودگی میں یہ میلان بھی اسی قدر دیرپا اور دُکھدائی ہوتا ہے جس قدر کہ مزاحمت ۔

تین پرکار کی اُپکارک گتی

دوسرے پہلو پر تین موافق قانون کام کرتے ہیں۔ جب کوئی نئی عادت یا میلان ایک دفعہ جاگزیں ہو جاتا ہے۔ تو یہ ایک قانون ہے۔ کہ وہ خود بخود ہی طاقت اور کمال کی طرف نشوونما پاتا چلا جاتا ہے۔ جب تک یہ اپنے قیام کے لئے مصروفِ جدوجہد ہے۔ تب تک تو یوگی کے کسی وقت بھرنش ہونے (گر جانے) کا احتمال بنا رہتا ہے یعنی وہ غلطی۔ کمزوری یا بے صبری سے اپنی جدوجہد چھوڑ سکتا ہے۔ یوگی کے لئے یہی ایک گراؤ ہے۔ ناکامیابی اور عارضی شکست کو گراؤ نہیں کہہ سکتے۔ جب تک کہ یوگی خود اپنی جدوجہد کو چھوڑ نہ دے۔ لیکن جب کوئی صحیح میلان ایک دفعہ قائم ہو جاتا ہے۔ تو جب تک یہ اپنی پرتبا اور بھوگ کا آنند نہ لے لے۔ کس کی مجال کہ اُسے مٹا سکے؟

کرِمک گتی

لیکن پھر بھی پہلے پہل جبکہ اِچھا شکتی نسبتاً کمزور اور ابھیاس رہت ہوتی ہے۔ ترقی آہستہ آہستہ ہوتی ہے۔ اور جس قدر اِچھا شکتی کی سِدّھی آدھار کو شدھ بنانے میں کامیاب ہوتی ہے۔ اسی قدر ترقی کی رفتار میں ترقی بڑھتی جاتی ہے اس جگت میں ہر ایک کاریہ گتی پوربک ہوتا ہے۔ اور گتی کی مراد اُن کرموں کا سلسلہ ہے۔ جو بعض معلومہ مدارج میں سے گزر کر ایک خاص مقصد کی طرف جاتے ہیں۔

ان مدارج میں سے ہم آہستہ آہستہ یا تیزی کے ساتھ گزر سکتے ہیں۔ جب تک کہ عمل بالتدریج کا قانون عمل پذیر ہے۔ تب تک ان تمام درجوں میں بالترتیب اور بحالت دانستگی گزرنا لازمی ہوتا ہے۔ مثلاً تمہیں کچھ مائل سٹون طے کرنے ہیں۔ اب تمہاری مرضی ہے۔ کہ پیدل چلو۔ یا بگی یا ریل میں سوار ہو کر ان کو طے کرو۔ ہر حالت میں انہیں طے کرنا ہی ہوگا۔ لیکن اپنے ارادے کی بڑھتی ہوئی طاقت کی مدد سے تم آہستگی کی بجائے تیزی کے ساتھ گزر سکتے ہو۔

اِکاگر گتی پھر ایک وقت آتا ہے۔ کہ کالی (شکتی) معمولی انسانی حدود سے آگے بڑھنے لگتی ہے۔ اور پھر مانو شکتی رہنے کی بجائے مُنش کے اندر بھگوان کی شکتی ہو جاتی ہے۔ اس حالت میں عمل مجتمع عمل بالتدریج کی جگہ لے لیتا ہے۔ اس عمل میں تم ایک مائل سٹون سے دوسرے مائل سٹون تک سفر کرنے کی بجائے پہلے مائل سٹون سے تیسرے مائل سٹون تک اور اسی طرح منزل مقصود تک پھلانگتے چلے جاتے ہو۔ دوسرے لفظوں میں عمل تو وہی کا وہی رہتا ہے۔ مگر ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ بعض درجے بیچ میں سے چھوڑ دئے گئے ہیں۔ دراصل ہم ان میں سے اس جلدی کے ساتھ گزر جاتے ہیں۔ کہ ہمیں ان کا پتہ ہی نہیں لگتا۔ اسی لئے اس کو اِکاگر گتی کہا گیا ہے۔

تِروہت گتی آخرکار جب مُنش اپنے کاریوں کی ایک انش یا اپنی سمگرتا میں ایشور ہو جاتا ہے۔ تو عمل مجتمع کی بجائے عمل داخلی کام کرنے لگتا ہے۔ اس حالت میں کوئی گتی دکھائی نہیں دیتی۔ عمل کرتے ہی فوراً۔ اٹل اور کراماتی طریق پر نتیجہ پیدا ہو جاتا ہے۔ دراصل اس میں کرامات کی

کوئی بات نہیں۔ اس میں عمل اس تیزی اور شاہانہ سہولت کے ساتھ ہوتا ہے۔ کہ اس دم بھر میں واقع ہونے والے عمل میں تمام مدارج چُھپ جاتے ہیں ؛؛

عوام الناس کے لئے اسی قدر ہی کافی ہے۔ کہ وہ دوسرے درجے تک پہنچ جائیں۔ صرف اوتار اور مہا وبھوتی ہی تیسرے درجے پر پہنچ سکتے ہیں ؛؛

اِچھاشکتی کی شُدّھی کی شرطیں

اس لئے کسی ناکامیابی یا دیری کے سبب سے دل شکستہ مت ہو۔ یہ صرف طاقت اور قوت ارادی کی پاکیزگی کا سوال ہے۔ پوترتا سے میری مراد واسنا۔ چیشٹا اور آلات کی باہمی گڑبڑ سے مُکت ہونا ہے۔ سب سے بہتر یہ ہے۔ کہ سادھن کے آرمبھ میں کیوں اِچھاشکتی کی اپنی شُدّھی کے لئے پورا یتن کیا جائے۔ اس کے لئے پہلی شرط پھل کامنا کا مٹ جانا ہے۔ دوسری شرط چِت اور بُدّھی کا نشچیشٹ ہونا ہے۔ اور تیسری شرط ہے اِچھاشکتی کو کام میں لانے سے آتم گیان کو اُنّت کرنا۔ آگے چل کر معلوم ہوگا۔ کہ اِچھاشکتی کی اُنّتی دوارہ (आत्मानं आत्मना) آدھار خود بخود شُدّھ ہو کر گیان اُنّت ہونے اور کام کرنے لگے گا ؛؛

۴۔ گیان اور اس کی پراپتی کا سادھن

گیان کیا اور کہاں سے آتا ہے ؟

گیان کیا اور کس بات میں ہے ؟ ہمیں گیان اور گیان کے سادھنوں کے درمیان ضرور تمیز کرنی چاہئے۔ اور سادھنوں میں بھی یَنتروں اور ان کے کاریوں کے

درمیان امتیاز کرنا واجب ہے ‌:‌

گیان کے ارتھ ہیں آگاہ ہونا۔ جاننا۔ کسی وستو کو اپنے چیتنیہ ارتھات کریاشیل چیتنا میں لانا۔ اب اس بات پر غور کرنا چاہیئے۔ کہ کسی وستو کو اپنے چیتنیہ میں لانے سے کیا مراد ہے؟ اہل یورپ کا خیال ہے۔ کہ چیتنا میں کوئی گیہ وستو (جانی ہوئی شے) باہر سے آتی ہے۔ مگر ہم کہتے ہیں۔ کہ وہ وستو خود چیتنیہ کے اندر سے ہی ظاہر ہوتی ہے۔ دوسرے شبدوں میں ہر ایک پرکار کے گیان میں خود چیتنا اپنے اندر کی ہی کسی وستو پر عمل کرتی ہے۔ سب سے پہلے ہر ایک وستو جسے ہم جانتے ہیں۔ پہلے پر برہم کے اندر جو ہماری اکھنڈ اور وشو بیاپی سَتا ہے۔ اویکت اوستھا میں موجود ہوتی ہے۔ اس کے بعد وہ وستو **شُدھ چِت**[1] میں آتی ہے۔ جو نام پدارتھوں کے نام رُوپ اور گُن کے مُول آدرش کا گربھ ستھان ہے۔ پھر وہ **کارن** یا **مہت** میں جو چیتنا کی آدرش بھوت پرتی روپک اور کارن آتمک اوستھا ہے۔ اپنا نام روپ اور گن رکھتی ہے۔ بعد ازاں سوکشم میں جو چیتنا کی مانسک یا لچکدار اوستھا ہے۔ ہر شے پری ورتن اور اُنتی کے یوگیہ ہوتی ہے + اس سے آگے چل کر وہی شے **ستھول** میں جو چیتنا کی جڑ آتمک اور وکاشی اوستھا ہے واستوک پریورتن۔ اُنتی اور وکاش پاتی ہے۔ **کارن** میں کوئی

۱۔ ناظرین کو یوگ سادھن کے مطالعہ کرتے وقت چِت (चित) اور چِتّ (चित्त) میں امتیاز کرنا چاہیئے۔ چِتّ سے مراد پرماتما کا نج گیان ہے۔ اور اس لیئے چِت ہی سرب گیان کا بھنڈار ہے۔ مگر چِتّ کے معنی دل، ہردیہ ہیں۔ یہ ہمارے انتہ کرن کا ایک انگ ہے۔

کرم و کاش نہیں۔ وہاں کچھ نہیں بدلتا۔ سب کچھ نتیہ ہے۔ کارن ہی ستیہ کہلاتا ہے۔ سوکشم میں تبدیلی کے لئے صرف تیاری کے سوائے کچھ نہیں پایا جاتا۔ یہ کلپنا پورن یا انرِت ہے۔ اسی لئے سوپن کہلاتا ہے۔ مگر یہ واستو میں متھیا نہیں۔ ہاں اسے ورتمان اوستھا میں کارن یا ستھول کے اندر کام میں نہیں لاسکتے۔ ستھول میں ہر شے وِکاش پاتی ہے۔ یہ آنشک ستیہ ہے۔ جو دو طرح سے وِکاش پا رہا ہے۔ (۱) پُراتن ستیہ کو انرِت میں بدلنا اس کا نام وِناش ہے۔ (۲) نُوتن انرِت کو نُوتن ستیہ میں بدلنا۔ اس کا نام اُتپتی ہے۔ کارن میں کوئی اُتپتی۔ جنم اور مرتیو نہیں۔ یہاں سب کچھ سدا رہنے والا ہے۔ اگر اس میں کوئی تبدیلی ہے۔ تو صرف ایک نمونے سے دوسرے نمونے اور ایک تکمیل سے دوسری تکمیل کی طرف ہے۔

گیان کے تین روپ

اس لئے جاننے کے معنی یہ ہیں۔ کہ ہر شے کو ان میں سے کسی ایک یا سب حالتوں میں جانا جائے۔ ستھول گیان کا نام سائنس سوکشم گیان کا نام درشن۔ دھرم اور ادھیاتم دیا ہے۔ اور کارن کا گیان یوگ کہلاتا ہے۔ جب منش ستھول کو جانتا ہے۔ تو وہ اندریہ اور من دوارہ گیان حاصل کرتا ہوا سوکشم کو ترک یا نِویشت بُدھی سے اور کارن کو گیان یا آتم انوبھوتی دوارہ جانتا ہے۔ اسی لئے پورن گیان میں سدا تین کریائیں پائی جاتی ہیں (۱) باہیہ اُپلبدھی (بیرونی تجربہ) (۲) وشنو گیان کا مانسک ورنن۔ (۳) انتر اُپلبدھی یا ادھیاتم انوبھوتی۔ سائنس دان نیچے سے شروع کر کے اگر ممکن ہو۔ تو چوٹی پر پہنچنا چاہتا ہے۔ اور یوگی اوپر سے شروع کر کے ثبوت کامل کے لئے نیچے کی طرف

اُترتا ہے۔ تم تو سادھک ہونا کہ سائنس دان۔ اس لئے جب کبھی گیان کے سمبندھ میں بات چیت ہو۔ تو اس عمل کو ہمیشہ مدنظر رکھو۔ کہ تم کسی شے کو پہلے اندرونی تجربے (ज्ञान) سے جانتے ہو۔ اس کے بعد اس کا چنتن کرکے اُسے ارتھ اور واک میں لاتے ہو۔ معنی اور لفظ کے ملاپ سے خیال کی پیدائش ہوتی ہے۔ اس کے بعد تم اپنے اندرونی تجربے کو مادی یا بیرونی تجربے سے ثابت کرتے ہو۔

مثلاً تم ایک انسان کو دیکھ کر اس کے متعلق جاننا چاہتے ہو۔ کہ وہ کون ہے۔ کن خیالات کا ہے۔ اور کیا کام کرتا ہے۔ ایک مادہ پرست یا سائنس دان کیا کرے گا؟ وہ اس آدمی کو غور سے دیکھے گا۔ اس کی باتیں سنتا ہوا اس کی تقریر اور چہرے کو تاڑے گا۔ اور اس کے اعمال اور صحبت کی دیکھ بھال کرے گا۔ اور ان ساری باتوں کو بیرونی تجربے سے معلوم کرکے ان سے اپنی دلیل کی مدد سے نتائج نکالتا ہوا دل میں کہیگا " چونکہ یہ شخص ایسی باتیں کرتا ہے۔ اس لئے یہ ایسے خیالات سوچتا ہوگا۔ اور اس کا چال چلن بھی ضرور اس قسم کا ہوگا۔ اس کے کام اور چہرہ دونوں ہی میرے اس خیال کی تائید کرتے ہیں"۔ اسی طرح وہ قیاس دوڑاتا جائیگا۔ اگر وہ تمام ضروری واقعات کا پتہ لگانے میں کامیاب نہ ہو۔ تو وہ اس کمی کو اپنے تخیل اور حافظہ۔ اپنے یا دوسروں یا انسانی زندگی کے متعلق ان تجربات کے ذریعے جو اس نے کتابوں میں پڑھے یا سُنے ہیں پورا کریگا۔ وہ محسوس کرتا ہے۔ مشاہدہ کرتا ہے۔ تضاد اور مشابہت کے ذریعے مقابلہ کرتا ہے۔ قیاس دوڑاتا ہے۔ نتائج نکالتا ہے۔ خیالی طور پر جوڑ

نوٹ کرتا اور یادداشت سے کام لیتا ہے۔ اور ان سب اعمال کو ملا کر اسے دلیل۔ علم اور امر واقعہ کا نام دیتا ہے۔ اس طرح دراصل وہ صرف ایک امر امطلب تک ہی پہنچتا ہے۔ کیونکہ وہ اس امر کا قطعی طور پر یقینی علم حاصل نہیں کر سکتا۔ کہ اس کے نتائج درست ہیں۔ یا اس کے خیالات کے اندر سوائے اُن واقعی مشاہدات و اوراکات کے جو اُس نے دیکھنے۔ سُننے۔ سونگھنے اور چکھنے سے حاصل کئے ہوں کوئی بات بھی بالکل درست ہے۔ مادہ پرست انسان حسی تجربے سے پرے ہر ایک بات میں شک لاتا ہے۔ اور اس لیئے اس کی نظر میں کوئی بات سچی نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ وہ اسے اپنے حواس سے محسوس نہ کرے۔ یا وہ اس کے حسی اوراکات کے ساتھ موافقت نہ رکھتی ہو ۔:

یوگی کس پرکار گیان پراپت کرتا ہے؟

اب سوال یہ ہے۔ کہ یوگی کیا کرتا ہے؟ وہ کیول اپنے آپ کو کسی وستو کے نج سروپ کے سمبندھ میں رکھ دیتا ہے۔ اس وستو کے روپ و نام اور گُن کے ساتھ نہیں۔ بلکہ اس وستو کے اپنے سروپ کے ساتھ + اس طرح خواہ اس نے کبھی اُس شئے کی شکل اور نام تک بھی دیکھے سُنے نہ ہوں۔ اور نہ ہی کبھی اس کے خواص کا تجربہ حاصل کیا ہو۔ تب بھی وہ اس شئے کو جاننے کے قابل ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ وستو اپنے نج سروپ میں یوگی کے اندر اور اس کے ساتھ ایک ہوتی ہے۔ اس کا بھاو مَنش، کے اندر مہاکارن میں ہوتا ہے۔ وہاں تمام چیزیں آتما میں ملتی ہوئی آتما کے ساتھ اس طرح سمپورن ریتی سے ایک ہیں۔ کہ صرف آتما کے

ساتھ سنسپرس میں رہنے سے ہی ہر بات جانی جا سکتی ہے + برلے یوگی اس اوستھا پر پہنچتے ہیں۔ لیکن پھر بھی میں کارن میں اپنے آپ کو اس شے کے سمبندھ میں رکھ کر اسے بھاو भाव اسے جان سکتا ہوں۔ مَیں اپنی روح کو اس شخص یا شے کے تعلق میں جسے میں جاننا چاہتا ہوں۔ رکھ دیتا ہوں۔ میرے اندر کی پرگیا اس شخص یا اس شے کی پرگیا کے ساتھ ایک ہو جاتی ہے۔ کیونکر؟ کیول شانت اور ستھر ہو کر بُدھی میں اس شخص یا شے کی طرف رُخ کرنے سے۔ اگر میری بُدھی بالکل شُدھ ہو یا خاصے درجے کی سِدھی حاصل کر چکی ہو۔ اور من شانت ہو۔ تب مَیں اس شخص یا شے کے متعلق سچائی کو بِچادیا روحانی تجربے سے معلوم کر سکتا ہوں ٭

یوگی کے وچار اُجّل اور پورن ہوتے ہیں

اس کے بعد اس شے کو صاف اور واضح بنانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس غرض کے لئے وہ شے عقلی طور پر مجھے ذہن کے روبرو لانی ہو گی۔ یعنی اس کے متعلق سوچنا ہو گا۔ پہلے مول پدارتھوں کا گیان اویکت اوستھا میں ہوتا ہے۔ پھر وہ شبدوں کے روپ میں آکر نِردِشٹ ارتھوں کو دھارن کرتے ہیں۔ اسی کا نام سنکلپ اور خیال ہے + اکثر لوگ دھندلے سے طریق پر سوچتے اور بات کو نامکمل الفاظ اور ادھورے معنوں میں ظاہر کرتے ہیں۔ لیکن یوگی کے لئے ایسا کرنا مناسب نہیں + ضروری ہے۔ کہ اس کے خیالات واضح اور مکمل فقروں میں ظاہر ہوں۔ ہو سکتا ہے۔ کہ وہ سوچے بغیر کسی شے کا علم رکھتا ہو۔ لیکن اگر وہ سوچنے لگے تو لازم ہے کہ صاف اور مکمل طور پر سوچے ٭

یوگی کی دلکش ترک پرنالی

یوگی بھی بالضرورت دلیل سے کام لیتا ہے۔ لیکن سائنس دان کی مانند نہیں۔ وہ اپنی دِویہ درشٹی سے وستو کو دیکھ کر پھر اسے خیال کی صورت میں لاتا ہے۔ سہج گیان اس کے متعلق یتھارتھ سدھانت بتلاتا ہے + اور وویک دوارہ بھرانتی اور بھول سے بچا رہتا ہے۔ غرض یوگی ان چار سیدھے سادے عملوں (پرتیکش گیان۔ پرتیا دیش۔ سہج گیان۔ وِویک) کے ساتھ سچائی کو خیال کا جامہ پہناتا ہے + اگر اسے دلیل لانے کی ضرورت پڑے۔ تو سہج گیان ہی صحیح دلائل پیش کرنے لگتا ہے۔ اُسے منطقی آدمی کی طرح ایک مقدمہ سے دوسرے مقدمہ کی طرف جانے کی تکلیف نہیں اُٹھانی پڑتی ؞

یوگی کو باہیہ اُپلبدھی کی کیا ضرورت ہے؟

آخر میں وہ اپنے علم کو بیرونی دنیا کے واقعات سے ملا کر دیکھتا ہے۔ وہ ایک منش کو اس کے واستو سروپ یا مُول رُوپ کو صرف اپنی دِویہ درشٹی سے دیکھ کر اسے صاف طور پر ایک خیالی صورت میں لا چکا ہے۔ اب وہ اس خیال اور اُس شخص کے عمل اور تقریر کا باہمی مقابلہ کر کے دیکھتا ہے۔ مگر یہ مقابلہ وہ سچائی کے پرکھنے کے لئے نہیں کرتا۔ کیونکہ وہ جانتا ہے۔ کہ کسی انسان کے عمل و تقریر اسے صرف جزوی طور پر ظاہر کرتے ہیں۔ اور اس لئے ہمیشہ غلط فہمی کا موجب ہو سکتے ہیں۔ وہ صرف یہ دیکھنا چاہتا ہے۔ کہ جس سنیہ کو اس نے کارن میں دیکھا ہے۔ وہ کس طرح ستھول میں نمایاں ہو رہا ہے۔ وہ کسی انسان کی بیرونی زندگی پر اسی قدر ہی اعتبار کرتا ہے۔ جس قدر کہ وہ اس گمبھیر ستیہ کے ساتھ مطابقت رکھتی ہے۔ جو اس نے یوگ دوارہ انوبھو کیا ہے ؞

اب تم نے یوگی اور سائنس دان کے درمیان بے انداز فرق دیکھ لیا۔ مشکل صرف یہ ہے۔ کہ تم عقل و حواس کے استعمال کے اِسقدر عادی بن رہے ہو۔ کہ اعلےٰ طاقتوں کو ان کے ماتحت یا تقریباً ان سے خارج کر رکھا ہے یہی سبب ہے۔ کہ ان اعلےٰ طاقتوں کو بیدار کرنا تمہارے لئے اسی قدر مشکل ہو رہا ہے ؛

اُونچ شکتیوں کا جاگنا اگر تم پہلے ہی ابھاو اور آتم گیان سے شروع کر سکتے۔ تو یہ بات کیسی آسان ہوتی! پھر بھی یہ بات ہو کر ہی رہے گی۔ لیکن پہلے اس بات کی ضرورت ہے۔ کہ تم نیچ بُدھی۔ من اور اندریہ سے مُکت ہو کر اعلےٰ طاقتوں کے عمل کو جگاؤ۔ پھر وہی تمہارے لئے دیکھیں گی۔ سُنیں گی اور سوچنے کا کام کریں گی ؛

نیچ پربرتیوں سے مُکتی سب سے پہلے اپنے سنسکاروں کو ٹھیک کرو۔ جو کچھ میں نے کہا ہے اور کہوں گا۔ اسے عقلی طور پر اچھی طرح سمجھ لو۔ پھر اِچھا شکتی کے پربھاو سے اپنی تَرک بُدھی۔ کلپنا۔ سمرن شکتی۔ سنکلپ اور اندریہ برتیوں کو اس قدر ستھرا اور شانت کرو۔ کہ اُونچ بُدھی اپنے آپ کو ان سب نچلے گُنوں سے الگ اور بھِن جان سکے۔ جونہی اُونچ بُدھی اپنے آپ کو جدا کر لے گی اور جاگنا شروع کرے گی۔ تب ادنےٰ طاقتیں جو پہلے ہی ہمت ہار چکی ہیں۔ دن بدن کمزور ہو کر آخر کار تمہیں کبھی نہ ستائیں گی ؛

پہلے شکتی پیچھے گیان اس لئے سب سے پہلے اِچھا شکتی درکار ہے۔ اِچھا شکتی سے گیان پراپتی ہوگی۔ پہلے کالی پیچھے سوریہ۔ اس پرنالی کے سمبندھ میں باقی باتیں کہہ چکنے پر اب میں بھِن بھِن پربرتیوں

کی ویا کھیا کروں گا۔

۵۔ من کی سنھرتا

من کا دھرم

اگر لوگ کیول نرک۔ سمرتی اور کلپنا ہی سے کام لینے پر سنتوش کرتے۔ تو بدھی کی شدھی اور اُچ شکتیوں کا وکاش بہت سگم ہو جاتے۔ لیکن خیال کا ایک اور بھی اوزار ہے۔ جسے لوگ عام طور پر استعمال کرتے ہیں۔ اور وہ ہے **من**۔ یہ ایک گرہن دھرمی یئتر ہے جو آنکھ۔ کان وغیرہ اندریوں پر پڑنے والے اثرات کو قبول کر کے اُنہیں باصطلاحِ اہلِ یورپ ادراکات[1] کی شکل میں تبدیل کرتا ہے۔ اس کے سوائے یہ اُن مول آدرشوں اور آکرتیوں کو گرہن کرتا ہوا۔ جو گیان سے چت کی طرف آتے ہیں۔ پھر چت کی طرف بھیج دیتا ہے۔ اسی مارگ سے گزرتی ہوئی یہ چیزیں[2] تصورات (دھارناؤں) کا نام پاتی ہیں کیونکہ وہ تصور اور خیال میں لائی جاتی ہیں۔ مثال کے طور پر جب ذہن کسی کتاب کی تصویر دیکھ کر کہتا ہے "یہ ایک کتاب ہے"۔ تو اس نے ایک ایسا ادراک حاصل کیا ہے۔ جس کے نام کا وہ تصور کرتا ہے۔ یہ ایک حسی تصور ہے۔ مگر جب وہ کہتا ہے "یہ کتاب ایک زبان رکھتی ہے"۔ تب وہ اور بھی دور کا ایک عقلی تصور ظاہر کرتا ہے۔ حسی تصور تو محسوس شدہ چیزوں کو الفاظ میں بیان کرتا ہے۔ مگر عقلی تصور خیال کی ہوئی چیزوں کو لفظی جامہ پہناتا ہے۔ اِدراک اور تصور دونوں مل کر

۱۔ ادراکات۔ جمع ادراک۔ (Perceptions)
۲۔ تصورات۔ جمع تصور۔ (Conceptions)

منتی (سمجھ بوجھ) کو پیدا کرتے رہیں۔ اہل مغرب کی رائے میں عقل صرف ادراکات و تصوّرات کو ترتیب دے کر ان سے نئے اور مشکل تر تصورات اخذ کرتی ہے۔ بعض کا خیال ہے۔ کہ تصورات سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہوتے۔ کہ ادراکات کو اکٹھا کر کے ان کو خیالی شکل میں بدلا جاتا ہے۔ اس رائے کے مطابق ہر ایک خیال کیا ہے اصطلاحاتِ زبان میں صرف احساسات[1] کی ترتیب ہے۔ اور جبکہ میں فرشتے کا خیال کرتا ہوں۔ تب میں صرف انسانی شکل اور پرندے کے پروں کو یکجا کر کے اُن کے مجموعے کو فرشتے کا نام دیتا ہوں۔ یہاں تک کہ جب میں نیکی۔ دلیری وغیرہ صفات کا ذکر کرتا ہوں۔ تو بھی میں احساسات سے پرے کچھ نہیں سوچتا۔ بلکہ صرف نیک اور دلیرانہ احساسات اور اعمال کو اکٹھا کر کے ان کو نیکی یا دلیری کا نام دیتا ہوں۔

من اِندریہ برتی کا ہنتر ہے۔

جہاں تک کہ من یا متی کا سمبندھ ہے۔ یہ سارے وچار درست ہیں۔ من احساس کا آلہ ہے نہ کہ خیال کا۔ بُدھی سے چِت کی طرف جانے والے خیالات کو پکڑ لیتا ہے۔ مگر ان خیالات کو لیتے وقت جیسا کہ اوپر ذکر ہوا۔ انہیں احساسات کی شکل میں تبدیل کر دیتا ہے۔

پشوؤں میں کیول من جاگرت ہوتا ہے بُدھی نہیں۔

من خیالات کو حسّی نظر سے دیکھتا ہے۔ حیوانات اپنے من کے ذریعے سوچا کرتے ہیں۔ اور اس لئے وہ ایسے خیالات کو کبھی حاصل نہیں کر سکتے۔ جو شکل۔ آواز۔ ذائقے۔ بو اور لمس وغیرہ سے تعلق نہ رکھتے ہوں۔ وہ صرف اپنے

---

[1] احساسات جمع احساس۔ (Sensations)

احساسات کے اندر مقید ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ حیوانات میں بُدھی پیدا نہیں ہوتی۔ اگر یہ کام کرتی بھی ہے تو بس پردہ ۔:۔

منش کا گیان من سے پرے جاتا ہے

لیکن انسان تو اُن چیزوں کو بھی جاننے کی قابلیت رکھتا ہے۔ جن تک حواس کی رسائی ہی نہیں۔

(बुद्धि ग्राह्य अतीन्द्रियम) یوگ شکتی کے اُنت ہونے پر تم ہر روز اپنے اندر اسی سچائی کا ثبوت پاؤ گے۔ صرف یہی بات کہ انسان اپنی بُدھی دوارہ کسی ایسی چیز کے متعلق سچائی معلوم کر سکتا ہے۔ جو اس نے پہلے کبھی دیکھی یا جانی بھی نہ ہو۔ خیال کے متعلق مادہ پرستانہ رائے کی تردید کے لئے کافی ہے ۔:۔

من کس پرکار ستیہ استیہ کا نرنے کرتا ہے

مادہ پرست کی رائے صرف من تک درست ہے۔ من کا یہ سوبھاؤ ہے۔ کہ وہ حواس کی طرف متوجہ رہ کر حاصل شدہ احساسات سے ہمیشہ ہی ادراکات اور تصوّرات گھڑنے میں لگا رہتا ہے۔ یہ خیالات کو کبھی تو بیرونی دنیا سے حاصل کرتا ہے۔ کبھی چت کی سنسکر سمرن شکتی اور کبھی بُدھی سے + مگر یہ ان سب کو بُدھی کو گلے منڈھتا ہے۔ یہ ہر ایک شے کا جیسے بہ فرض نہیں کرتا۔ امتحان حسّی شہادت سے کرتا ہے۔ اس کے استدلال کا طریقہ یہ ہے "چونکہ میں نے اس شے کو دیکھا یا سنا ہے۔ اس لئے یہ واقعی ہے"۔ اسی لئے جن لوگوں کی بُدھی بہت گھٹیا درجے کی ہے۔ وہ اپنی سُنی یا پڑھی ہوئی بات کو بہت اہمیت دیا کرتے ہیں۔ پڑھا لکھا آدمی دعویٰ کرتا ہے "میں نے اس بات کو فلاں کتاب میں دیکھا ہے"۔ اور اسی پر اس کی دلیل ختم ہو جاتی ہے ۔:۔

 ہمیں من کے ساتھ کیا کرنا چاہئیے ؟ یوگی کہتا ہے۔
"من کو ستھر کرو۔ جب تک یہ کام کرتا ہے۔ گیان کا ہونا سمجھو نہیں۔ اس اوستھا میں تم کیول کھنڈت گیان لابھ کر سکتے ہو۔" یہ بات بالکل سچی ہے۔ اور بلاشبہ یوگی کے لئے من کی شانتی لازمی شئے ہے۔ لیکن اب سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اس صورت میں اندریوں کی کیا گتی ہوگی ؟ من کے تصورات کو تو روکا جا سکتا ہے مگر ادراکات سے کس طرح چھٹکارا ہوگا ؟ تم سمادھی اوستھا کے بغیر اپنا دیکھنا۔ سننا کسی طرح بند نہیں کر سکتے۔ اسی لئے ویدانتی سمادھی پر اس قدر زور دیا کرتا ہے۔ کیونکہ وہ صرف سمادھی اوستھا میں ہی حسی ادراکات کے محاصرے سے محفوظ رہ سکتا ہے ۔۔

تانترک اور سمادھی لیکن اگر گیان ایسی وستو ہے۔ جو کیول سمادھی اوستھا میں ہی پراپت ہو سکتی ہے۔ تب تو دنیا گی یا ایکانت سیوی بن کر زندگی اور خیال دونوں کو ہی خیرباد کہنا پڑے گا۔ یہ ایک ایسی مجبوری ہے۔ جو ایشوری سرشٹی کی ایکتا میں دوئی لا کر اس چیز میں غیر قدرتی تفرقہ پیدا کرتی ہے۔ جو اکھنڈ اور ناقابل تقسیم ہونی چاہئیے۔ تانترک جانتا ہے۔ کہ ایسا کرنا ضروری نہیں۔ سمادھی ایک بہت مفید آلہ ضرور ہے۔ مگر یہی آلۂ واحد تو نہیں ہے۔ تانترک اپنے انتہ کرن کو اس پرکار ریمت کرتا ہے۔ کہ چلتا۔ بولتا۔ کام کرتا۔ سوتا اور کچھ بھی کرتا ہوا گیان لابھ کر سکتا ہے۔ کیونکر ؟ نہ صرف من کے تصوری عمل کو بند کرنے سے بلکہ اس کے عمل ادراک کو بھی بدھی کے حوالے کرنے سے ۔۔

پراکامیہ سدّھی

بالفاظِ دیگر وہ دیکھنا۔ سننا وغیرہ سب کام کرتا ہے۔ مگر من کے ساتھ نہیں۔ بلکہ بُدھی کی اپنی اِندریہ (حس) کے ساتھ۔ اب تم خیال کرو۔ اسی بات سے کتنا فرق جا پڑتا ہے۔ اس حالت میں نہ صرف تم پہلے سے زیادہ صحت۔ تدقیق اور تکمیل کے ساتھ دیکھ سکتے ہو۔ بلکہ تم رنگوں۔ آوازوں اور شکلوں کو ایسے طریق سے دیکھتے ہو۔ جس کا تمہیں کبھی پہلے تجربہ نہیں ہوا۔ اور اس کے سوائے تم اس شے کو جانتے ہی اس کے سارگُن یا بھاو کو تاڑ جاتے ہو۔ اس طرح کا گیان اُسی سِدّھی کی ایک انش ہے۔ جسے یوگی لوگ پراکامیہ کہتے ہیں ۔

اس لئے جب یوگ پورن ہوگا۔ تب من تمہیں کوئی کھید نہیں پہنچا سکیگا یہ اپنے عمل اِدراک کو چھوڑ کر اُن چیزوں کے لئے صرف ایک مارگ یا سروت ہو جائیگا۔ جو بُدھی سے چِتّ کی طرف آتی ہیں۔ اس اوستھا پر پہنچنے کے لئے کئی ایک سادھن ہیں۔ مگر ان میں سے اکثر میں یہ نقص پایا جاتا ہے۔ کہ تم من کے سوچنے والے حصّے کو تو ساکن کر لیتے ہو۔ مگر اس کا ادنیٰ اور روکاوٹ ڈالنے کا عمل ادراک برابر جاری رہتا ہے۔ بہترین طریقہ یہ ہے۔ کہ اِچھا شکتی کو ایک ہی وقت میں گیان جگانے اور من ٹھہرانے میں لگایا جائے۔ یہ طریقہ دو فائدے رکھتا ہے ۔

(۱) اس میں مروجہ طریقہ پر انتہ کرن کو خالی کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ انتہ کرن کو بالکل خالی کرنے کا طریقہ ایک بڑی کٹھن اور کٹھور تپسیا ہے۔ مگر اس طریقے میں جو اوپر بتلایا گیا ہے۔ تم صرف اتنا ہی کرتے ہو۔ کہ آہستہ آہستہ نیچ بُدھی اور من کی بجائے اُونچ بُدھی کو اور

اِندریہ پرتی کی بجائے پراکامیہ کو عمل کرنے دیتے ہو۔ یہ طریقہ کم تکلیف دہ اور زیادہ آسان ہے ؀

(۲) شُشپتی (خواب گراں) کی حالت میں ہوئے بغیر تم اپنے خیال کو تو روک سکتے ہو۔ مگر اوراک کا عمل تو کسی طرح نہیں رُک سکتا۔ اور اس لئے انتہ کرن بالکل خالی نہیں ہو سکتا جب تک گیان کی پراپتی نہ ہو۔ تم کسی طرح اس اُلجھن سے بچ نہیں سکتے۔ اور معمولی ادراک کا عمل رُکنے سے پہلے پراکامیہ کا عمل پذیر ہونا ضروری ہے ؀

آتم گیان لابھ کرنے کا سادھن

تانترک مارگ کا یہ تیسرا عمل ہے۔ تم اِچھّا شکتی کو اُتّت کر کے اس کے ذریعے گیان کو جگاتے ہو۔ اور اِچھّا شکتی کے ذریعے من اور بُدّھی کو سُتھر کر کے ان کی جگہ گیان کو لاتے ہو؀

۱۴۔ چتّ کی شُدّھی

چتّ کے دو ستر اور ان کے دھرم

اب میں چتّ کی طرف آتا ہوں۔ چتّ کے اندر دو ستر (طبقے) ہیں۔ ایک بھاووں کے لئے۔ اور دوسرا اِستھر سمرتی کے لئے۔ چتّ کے نچلے ستر میں تمام دیکھی اَنجیوس کی ہوئی چیزوں کے اثرات اس وقت تک برابر موجود رہتے ہیں۔ جب تک کہ جیوا اس دیہہ کو نہیں چھوڑتا۔ دیہانت کے پیچھے بھی یہ سارے سنسکار سوکشم شریر میں اکٹھے ہو کر جیو کے ساتھ دوسرے لوکوں میں جاتے ہیں۔ جب وہ پھر جنم لیتا ہے۔ تو یہ سارے اثرات گُپت سنسکاروں کے روپ میں مولادھار میں آن موجود ہوتے ہیں۔

یہی سبب ہے۔ کہ لوگ عام طور پر پچھلے جنموں کو بھول جاتے ہیں۔ مگر جب مولا دھار میں کُنڈلنی کو جگایا جاتا ہے۔ تو سب پچھلی باتیں یاد آنے لگتی ہیں۔ یہ سنسکار چت کے اندر گُپت اوستھا میں ہی رہتے ہیں۔ جب تک کہ بُدھی کی کریاشیل سمرتی ان کو اوپر نہ بلائے۔ اور اس طرح جو جو سنسکار بُدھی کے پاس لائے جاتے ہیں۔ وہ بلا ضرورت ہی بار بار سامنے آتے رہتے ہیں۔ عادتی خیالات۔ تصورات۔ جذبات۔ امنگیں اور رائیں وغیرہ اس وقت تک یوگی کو بہت دُکھ دیا کرتے ہیں۔ جب تک کہ من جس میں وہ واقع ہوتے ہیں ستھر نہ ہو جاتے۔

تین پرکار کی امنگیں

چت کا دوسرا اور اونچا ستر (طبقہ) بھاؤ سے سمبندھ رکھتا ہے۔ بھاؤ کیا وستو ہیں؟ یہ اچھا شکتی کے وہ اعمال ہیں جو نیچے چت کی طرف بھیجے جاتے ہیں۔ اور وہاں پہنچ کر امنگوں کا روپ دھارن کرتے ہیں۔ یہ امنگیں تین قسم کی ہیں۔ (۱) خیالی۔ (۲) جذباتی۔ (۳) عملی۔ پہلی قسم کی امنگوں کو سوبھاؤک پریرنا۔ انو پرانا۔ دویہ درشٹی۔ سہج گیان آدی کئی نام دئے جاتے ہیں۔ یہ اصل میں جیو کے سندیش ہیں۔ جو سہسرار دل سے چت کی طرف بھیجے جاتے ہیں۔ اور بُدھی میں سے چپکے سے گزر چت میں جا کر سنچت ہوتے ہیں۔ اور جب کوئی اندر یا باہر کا سنسپرش ان کو ابھارتا ہے۔ تب وہ جھٹ جاگ کر ان سچے پرتیا دیشوں (آدیش) کے بل سے بُدھی کو ٹھوکر لگاتے ہیں۔ جو سیدھے وگیان سے بُدھی میں آیا کرتے ہیں مگر اب وہ بھاوؤں سے رنگے ہوئے چت کی سمرتیوں اور سمبندھوں سے وکرت اور ان کلپناؤں سے وپریت ہو کر آتے ہیں۔ جو ان

کے اُبھار کا کارن ہیں۔ جسے عام طور پر بھکتی - پرتی بھا - شاعرانہ الہام کہا جاتا ہے۔ اس کا اکثر حصّہ اس بھنڈار سے آتا ہے۔ یہ عمل معمولی آدمی کے لئے مفید اور حیوان کے لئے نہایت ضروری مگر یوگی کے رستے میں ایک رُکاوٹ ہے۔

دو پرکار کے بھاو دھرم اور ادھرم	جذباتی امنگوں کو ہی عام طور پر بھاو کا نام دیا جاتا ہے۔ یہ بھی دو قسم کے ہوتے ہیں (۱) سو بھاوک یا نتیہ

(۲) کرترم یا وِکار - پریم گیان سے اُدے ہو کر وکاش میں سنھائی رہنے کی طرف مائل ہوتا ہے۔ مگر دویش پریم کا ایک پریورتن اور پرتی گھات ہے۔ جو اگیان سے اُتپن ہوتا ہے۔ اس طرح ساہس نتیہ وستو ہے۔ لیکن بھَے اس کا وکار ہے دیا نتیہ وستو ہے۔ اور گھِرنا - دُربل انوکمپا (ضعیفانہ رحمدلی) اور جگپسا اس کے درکار ہیں۔ جو بھاو نتیہ اور سوبھاوک ہیں۔ جیسے کہ پریم - ساہس دیا۔ ستیہ اور اُچ بھاو یہ سب دھرم ہیں۔ اوران کے وکار ادھرم ہیں۔ مگر دھرم اور ادھرم کی یہ تعریف ابدی نقطہ نگاہ سے ہے۔ اور ساماجک - لوکک اور اسناتن دھرم یا ادھرم سے کوئی تعلق نہیں رکھتی۔ مزید براں ادھرم بھی عام طور پر اوِکست اور نیچ دھرم سے ایک وِکست اور اُچ دھرم کی طرف جانے کے لئے ایک ضروری رستے یا تیاری کا کام دیتا ہے۔ یوگی وِکاروں سے مکتی چاہتا ہے۔ نہ کہ اپنے سناتن دھرموں سے۔

شدھ پرورتی	امنگ کا تیسرا روپ وہ ہے۔ جو کرم کے لئے اُکساتا ہے

۱۔ کاویہ سمبندھیہ انوبھاو تاثر (Poetical inspiration)

اس عملی تحریک کا چت میں موجود ہونا ایک عارضی سا بندوبست ہے۔ جو انسانی وجود کی راجسک نشو ونما کے سبب سے ہے۔ اشُدھ راجسک منش واسنا یا بھاؤ کے بنا کام کے لئے آسانی سے تیار نہیں ہوتا۔ اگر اسے محبت۔ نفرت۔ حرص اور غصہ تحریک نہ دیں۔ تو یا وہ کام کر ہی نہیں سکتا۔ یا اگر کرتا ہے تو بڑی سرد دلی کے ساتھ۔ وہ شُدھ پرورتی کو جس میں واسنا اور بھاؤ کے بنا کرم ہوتا ہے۔ سمجھ ہی نہیں سکتا۔ دراصل بھاؤ کا کام تو صرف اتنا ہی ہے۔ کہ منش کے سوبھاؤ اور مزاج کو ذرا سی رنگت دیا کرے منش کو سوبھاؤک ریتی سے سدا پریم۔ ساہس۔ سنمان۔ آتم نربھر اور سچی لگن کے بھاووں سے تو سدا ہی پورن رہنا چاہیئے۔ مگر اسے کبھی بھی شخصی امنگ سے کام نہیں کرنا چاہیئے۔ خواہ وہ امنگ کیسی ہی اعلیٰ قسم کی کیوں نہ ہو۔ اُسے اس پریرنا کے ماتحت کام کرتے ہوئے جو وگیان میں پُرش کے ساتھ ساکشات سمبندھ رکھنے والی اِچھا شکتی کی طرف سے ہوتی ہے۔ اور بُدھی دوارہ یہ جانتے ہوئے کہ اِچھا شکتی کیوں اس خاص طریقے سے کام کر رہی ہے۔ اس کام کو اپنے سوبھاؤ کے انوکول بھاؤ سے رنگ دینا چاہیئے۔ لیکن بُدھی اور بھاؤ دونوں کو ہی کام کے فیصلے میں کبھی دخل دینے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔ بُدھی تو صرف سوچنے کے لئے ہے۔ اور چت بھاؤ کے لئے۔ شدھ اوستھا میں کرم کے ساتھ ان دونوں کا کوئی واسطہ نہیں۔ بُدھیمان اُسر اپنے کاموں کا فیصلہ یُکتی یا ادرش سے کرتا ہے۔ اور بھاؤ پردھان اُسر اپنے بھاووں سے۔ مگر جو

شُدّھ اوستھا کو پراپت ہو چکا ہے۔ وہ اُن اُچ پریرناؤں سے
کام کرتا ہے۔ جو گیان میں دیوی ستّا سے آتی ہیں۔ اس پریرنا
کو ہی عام لوگ آدیش کہا کرتے ہیں۔ صرف شُدّھ یوگی اس قسم
کے آدیش پر بھروسہ کر سکتا ہے۔ اشُدّھ یوگی اکثر اپنے وچاروں
کاپناؤں۔ بھاووں بلکہ واسناؤں کو بھی آدیش خیال کرنے لگتا ہے۔

شُدّھ اور اُشدّھ بھاووں کی وِویچنا

اس لئے یوگی کا لکشیہ جیسا کہ پچھلے لیکچر میں ذکر ہوا
یہ ہونا چاہیئے۔ کہ وہ اپنے من کی ستھرتا دوارہ چِت
کی کریا اور پُرانے سنسکاروں سے مُکتی لابھ کرے۔ اور اسی عمل سے
خیالی امنگوں سے بھی نجات پائے۔ اور اِچھّا شکتی دوارہ امنگوں
کو شانت اور بھاووں کو شُدّھ کرتا ہوا جذبات کی تحریک پر کام
کرنے کی عادت سے آزاد ہو۔ اُسے اپنی اِچھّا شکتی کے ذریعے
ہر ایک ایسے عمل یا تقریر کو بند کرنا چاہیئے۔ جو چِت میں جذبوں اور
ولولوں سے اندھا دھند طریق پر ظاہر ہو۔ تب سارے بھاو شانت
ہو کر کام میں تُندی کے ساتھ اُچھلنے کی بجائے اس لہر کی مانند ہو
جائیں گے جو سمندر میں سما جاتی ہے۔ یہی شانت لہریں ہی جو صرف
اپنے ہونے پر ہی سنتشٹ رہ کر کام میں تسلی نہیں ڈھونڈتیں یا زندگی
اور خیالات پر حکمرانی نہیں چاہتیں۔ شُدّھ بھاو اور پاک جذبات
ہیں۔ وہ بھاو جو اوپر بُدّھی کی طرف اُٹھ کر خیال یا رائے کو اپنے سانچے
میں ڈھالنا چاہتے ہیں۔ یا باہر نکل کر گفتار اور عمل کی صورت
اختیار کرتے ہیں۔ اشُدّھ اور ناپاک ہیں۔ مطلب یہ کہ چِت کے
بھاو کیول بھوگ کے لئے ہیں۔ اور کرم کا نِرنے تو اُچ گیان سے

ہونا او ٹھیک ہے ؛

یہاں بھی اچھا شکتی ہے۔ جو چت کو شُدھ۔ وشی بھوت اور نیا بنا سکتی ہے۔ مگر یہ اُس صورت میں بہترین طریق پر کامیاب ہوتی ہے۔ جبکہ پہلے گیان جاگرت اور من ستھر ہو چکے ہوں۔ من کے ستھر ہونے پر چت بڑی آسانی سے شُدھ ہوتا ہے ؛

۷۔ پران کی شانتی اور آنند

پران کا دھرم اور کیندر | اب میں پران کا ذکر کروں گا۔ یہ انسان کا وہ عصبی یا حیاتی عنصر ہے۔ جو من اور چت کے نیچے سوکشم شریر میں اپنا مرکز رکھتا ہوا۔ ستھول دیہہ میں نابھی کے ساتھ وابستہ ہے۔ یہاں پر سوکشم پران اور ستھول پران کے درمیان تمیز کرنا لازمی ہے۔ سوکشم پران تو جیسا کہ یوگ شاستروں میں مذکور ہے۔ سوکشم شریر کی سنایو منڈلی (نظام اعصابی) میں وچرتا ہے۔ مگر ستھول پران ستھول شریر کے نظام اعصابی میں حرکت کرتا ہے۔ یہ دونوں طرح کے پران باہم بہت نزدیکی تعلق رکھتے ہوئے تقریباً ہر وقت ایک دوسرے پر عمل کرتے رہتے ہیں۔ پران ہی جسمانی انسان اور ذہنی انسان کو باہم مربوط کرتا ہے۔ یہاں پر تمہیں ان لوگوں کی غلطی سے متنبہ کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ جو یوگ ودیا اور مغربی علم طبعی کے درمیان موافقت پیدا کرنے کے خیال سے مادی جسم کے اندر یوگک ناڑیوں اور چکروں کو ڈھونڈا کرتے ہیں۔ تم ان چیزوں کو مادی جسم میں کبھی نہیں پاؤ گے۔ یہ ٹھیک ہے۔

کہ جسم کے نظام اعصابی میں ایسے کئی ایک مرکز موجود ہیں۔ جن کے ساتھ ان چکروں کا تعلق ہے۔ ورنہ ہٹھ یوگ ایک امر ناممکن ہوتا۔ مگر یہ مرکز خود چکر نہیں ہیں۔ اہل یورپ اپنے علمی طبقے میں ماہر ہیں۔ اور اس طبقے پر تمہیں ان سے سیکھنے میں ذرا بھی تامل نہیں کرنا چاہیئے۔ لیکن ایشور کے نام پر اپنے اُچ گیان کو ان کی شکتی کے آدھین مت کرو۔ ورنہ تم بھیانک گڑبڑ پیدا کرو گے۔ پہلے اپنے اُچ گیان کو اُنت کرکے بعد میں ان کے علوم کا مطالعہ کرو۔ تب یہ سارے علوم فوراً اپنی قدرتی جگہ قبول کرلیں گے۔

واسنا کھئے کی اوشیکتا اور سادھن

یہاں پر میرا تعلق زیادہ تر سوکشم پران سے ہے۔ کیونکہ ستھول پران تو اُنتہ کرن کی نسبت اَنّ (جسم کثیف) سے زیادہ تعلق رکھتا ہے۔ سوکشم پران واسنا کا گھر ہے۔ اور اس کی شُدھی یوگ کے لئے نہایت ضروری ہے۔ جب تک تم واسنا سے مُکت نہ ہو جاؤ۔ تب تک تم نے کوئی ستھائی کاریہ نہیں کیا۔ اور جب تم واسنا سے مُکتی لابھ کرلو گے۔ تب باقی سب کچھ حاصل ہونے میں ذرا شک نہیں رہیگا۔ اسی لئے گیتا کا اُپدیش ہے۔ "پہلے واسنا سے مُکتی لابھ کرو۔ مگر جب تک کہ تم گیان پراپت کرکے اپنی اچھا کو من کے ٹھہرانے اور بھاوؤں کے شدھ کرنے میں نہیں لگا سکتے۔ تم کبھی واسنا سے پورے طور پر مکت نہیں ہو سکتے۔ ہاں تم اسے سنیم دوارہ باہر دھکیل سکتے ہو۔ یا نگرہ دوارہ اسے دبا بھی سکتے ہو۔ مگر آخر کار یہ ساری تدابیر بے سود ثابت ہونگی۔ کیونکہ واسنا پھر عود کر آئے گی۔ اسی لئے گیتا میں کہا ہے۔

پرانی ماترا اپنے اپنے سوبھاو کے انوسار چلتے ہیں۔ نگرہ کرنے سے کیا لابھ؟

प्रकृतिं यान्ति भूतानि निग्रहः किं करिष्यति ॥

یعنی مطلب یہ ہے۔ کہ نگرہ اور جبر کا نتیجہ بالکل عارضی ہوتا ہے۔ اور جبر سے دبائی ہوئی خواہشات پہلے سے بھی زیادہ تندی کے ساتھ اپنا بدلہ لینے کے لئے لوٹتی ہیں۔ حضرت مسیح کی وہ مثال جس میں شیطان (ناپاک سپرٹ) ایک آدمی سے باہر نکالے جانے پر اپنے سے بدتر سات روحوں کو ساتھ لے کر پھر آ اٹھا۔ اسی سچائی کی تشریح کرتی ہے۔ کیونکہ یہ ایک اٹل اور سوبھاوک بات ہے۔ کہ جب خواہش اٹھتی ہے۔ تو اس کے بعد جذبات بھی شور مچانے لگ جاتے ہیں۔ اور خواہش کے واپس آنے پر اشانت من بھی اسے جگہ دینے کے لئے تیار رہتا ہے۔ اور اس بدھی میں جو ابھی اچ گیان سے اجل نہیں ہوئی۔ واسنا کا بیج موجود رہ کر ہر دم پھوٹنے کے لئے تیار رہتا ہے۔ اس لئے جب تک سارے انتہ کرن کی شدھی سے تمہیں نیا چت اور نیا من پراپت نہ ہو جائے۔ تم کبھی واسنا سے مکت نہیں ہو سکتے۔ یہ موجود رہتی ہے یا پھر لوٹ آتی ہے۔ ہاں جب اجل بدھی دڑھ اچھا شکتی کے عمل کو چمکاتی اور شدھ چت کا سہارا پاتی ہوئی واسنا کو سوکشم پران میں ڈال کر اس پر وہیں اس کے گھر میں ہی وار کرتی ہے۔ تبھی یہ پوری طرح ناش ہو سکتی ہے۔ جب تم وشدھ بدھی کو پراپت ہو گے۔ تب تم ان مختلف آرتھ میں تمیز کرنے کے قابل ہو کر اپنے تمام ذہنی اعمال کو اپنی اپنی جگہ پر رکھ

سکوگے۔ غرض واسنا کو ہم پران میں الگ کر کے چت اور من کو اس کے لگاتار حملوں سے بچا سکتے ہیں۔ کیونکہ واسنا کیول اُسی اوستھا میں اپنا کام کر سکتی ہے۔ جب کہ یہ چتّ اور بُدھی پر قابو پا کر بھاوں کو وِکرت اور گیان کو وپریت کرتی ہوئی اِچھّا شکتی کو دھوکہ دے کر اندرونی اور بیرونی عملوں پر اثر ڈالنے کے قابل ہوتی ہے۔ اور ترقی یافتہ انسانوں میں یہ اُس وقت نہایت طاقتور شکل اختیار کرتی ہے۔ جبکہ یہ اپنے چہرہ کو کسی اصول یا معراج یا قابل تائید جذبے سے ڈھک لیتی ہے۔

اس کے علاوہ یہ بات یاد رکھو۔ کہ ہر قسم کی شُبھ یا اشُبھ واسناؤں کا تیاگ ضروری ہے۔	سرب واسناؤں سے مُکت ہونا آوشیک ہے

بعض لوگ کہیں گے۔ کہ شُبھ واسناؤں کو رہنے دو۔ اور اشُبھ واسناؤں کو دُور کرو۔ خبردار۔ اوِدیا کی اس منموہنی شکشا پر کان نہ دینا اُتم شُبھ واسناؤں کا صرف اس شرط پر پریوگ کر سکتے ہو۔ کہ ان کے ذریعے اشُبھ واسناؤں کو دُور کر کے پھر ان شُبھ کامناؤں کو بھی مکشتو مکھتی اور بھگوت سنیوگ کی واسنا سے دور کر دو۔ یہاں تک کہ پھر اس پرم واسنا کو بھی چھوڑ کر اپنا آپ سمپورن ریتی سے بھگوت اِچھا کے ارپن کرتے ہوئے اس اتیندت جہاں اور اُتم وشے میں بھی بالکل واسنا رہت نشکام اور نسپرہ رہنا ہوگا۔ نہ تم سدا کولہو کے بیل کی مانند ایک دائرے کے اندر ہی گھومتے رہو گے۔ کیونکہ اگر تم ذرا سی خواہش کو باقی رہنے کی اجازت دوگے۔ تب یہ ایسا پیدائشی غدار ہے۔ کہ کبھی نہ کبھی تمہارے دشمنوں کے لئے رستہ کھول ہی دے گا۔ ہم نے

جس مثال کا اوپر ذکر کیا ہے۔ اس میں جب ناپاک سپرٹ دوبارہ اپنے مکان کے اندر داخل ہوئی۔ تب اُس نے مکان کو صاف سُتھرا اور سجا ہوا پایا۔ مطلب یہ کہ وہ بُرے خیالات سے پاک اور نیک خواہشات سے آراستہ ہو رہا تھا۔ لیکن اس ناپاک سپرٹ نے اس شخص کے اندر داخل ہوتے ہی اس حالت کو پہلے سے بھی بدتر بنا دیا۔ اس لئے شُبھ۔ اشُبھ اور ادھیم[1] ہر پرکار کی واسنا سے مُکتی لابھ کرو۔ نیکی اور بدی دونوں سے پرے ہو جاؤ۔ زنجیریں خواہ سونے کی بھی ہوں۔ تم کسی بندھن کو بھی سویکار نہ کرو۔ بھگوان کے سوا کسی کو بھی اپنا گرو یا سوامی مت مانو۔ خواہ تمہاری بھگتی اُپاسنا کے طلبگار کیے دیوتے اور فرشتے ہی کیوں نہ ہوں ؞

واسنا کے تین انگ واسنا کے اندر ہمیشہ تین باتیں پائی جاتی ہیں (۱) آسکتی (الفت) (۲) کامنا (آرزو) (۳) راگ دویش (ترجیح) سب سے پہلے آسکتی سے بچو۔ اپنی اِچھا اور شُدّھ انتہ کرن دوارہ پدارتھوں کے ساتھ اپنے اُس موہ اور چمٹاؤ کو دور کرو۔ جو کہتا ہے "مجھے وہ شے ضرور ملنی چاہیئے۔ میں اس کے بنا نہیں رہ سکتا" اور اس شے سے لگاتار محروم رہنے کے باوجود بھی بار بار اس کا خیال کیا کرتا ہے۔ جب سب بھاو شانت ہو جاویں گے۔ تب یہ آسکتی بھی خود بخود مر جائے گی۔ لیکن پھر بھی یہ کچھ عرصہ کے لئے اپنا زور شور دکھاتی ہوئی بھاوں کو پھر اُبھارنے کا یتن کرے گی۔ تم اپنی اِچھا شکتی کو دھرتی

---

(۱) ادھیم واسنا سے مراد وہ واسنا ہے۔ جسے نہ شُبھ کہہ سکتے ہیں اور نہ اشُبھ۔ سامانیہ واسنا ؞ مترجم

اور دھیرج کے ساتھ کام میں لاتے ہوئے کسی ناکامیابی سے کبھی دل شکستہ مت بنو۔ کیونکہ واسنا ایک بڑی بلا ہے۔ یہ جونک کی مانند ہمیں چھوڑنے میں نہیں آتی۔ یہ تو بھینسیا جونک کی پُتری ہے جو سدا ہی "دو۔ دو" کہتی رہتی ہے۔ زور سے اس کی چلاّہٹ کو روکنے کی بجائے اس کی طرف سے بے پرواہ رہ کر اپنی اِچھاشکتی کے پریوگ سے اس کو رفع کرو۔ جب آسکتی گھٹ جاتی ہے۔ تب کامنا بھی اپنی 9/10 طاقت کھو کر آسانی سے دور ہو سکتی ہے۔ پھر بھی کچھ کال تک کیول پچھلے ابھیاس کے کارن چِت اور بدھی میں نہیں بلکہ من میں پدارتھوں کی کامنا اُدے ہوتی رہیگی۔ اور اگر آسکتی دُور ہو چکی ہے۔ تب ان پدارتھوں کے نہ ملنے پر کوئی ستھائی شوک یا لگاتار بھوک نہ رہیں گے۔ صرف تھوڑی دیر کے لئے چِت اشانت ہوگا۔ اور جب تم کامنا سے مُکتی لابھ کر لو۔ تب بھی راگ دویش رہ سکتے ہیں۔ اور جہاں راگ موجود ہوتا ہے۔ وہاں دویش بھی ضرور آتا ہے۔ بے شک تم کبھی پدارتھ کے لئے نہیں بھٹکوگے۔ کیونکہ کامنا دور ہو چکی ہے۔ مگر پھر بھی کوئی ایسی شے آجائے گی جسے تم پسند کروگے۔ اور بعض چیزوں کے آنے پر تم خوش اور شادمان ہوگے۔ مانا کہ جو کچھ موجود ہے تم اس سے گھرنا یا موہ نہیں کروگے۔ مگر تم دُکھ اور مصیبت کا آنا پسند نہیں کروگے۔ اور اگرچہ تم "واہ وا" کہتے ہوئے آتم سمرپن کی حالت میں رہوگے۔ پھر بھی اپنی موجودہ خوشی کو کھونا گوارا نہ ہوگا۔ اس راگ دویش سے بھی مُکت ہو کر پورن سمتا لابھ کرو۔

پورن سمنا کے پھل شانتی اور آنند

جب تمہیں پورن سمنا لابھ ہوگی۔ تب تم یا تو پورن اور دیوی شانتی کو پراپت ہو گئے۔ یا پورن شُدّھ بھوگ اور دیوی آنند کو پاؤ گے۔ شانتی ایک ابھاو آتمک (منفی) آنند ہے۔ جو نرگُن برہم میں ستھتی پانے پر ملتا ہے۔ اور شُدّھ بھوگ ایک بھاو آتمک (مثبت) آنند ہے۔ جو ان لوگوں کے حصہ میں آتا ہے۔ جو نرگنا تیت۔ اننت برہم میں وِشرام پاتے ہیں۔ تمہیں شانتی اور آنند دونوں ہی حاصل کرنے ہونگے۔ کیونکہ ان دونوں ہی کو لابھ کرنا سب سے شریشٹ ہے۔ بھگوان پورن شانتی کے سہارے اس وشو لیلا کا پورن آنند لیتے ہیں۔ اکثر لوگ کام کے بنا بھوگ۔ اور واسنا کے بنا آنند پانے کا خیال بھی نہیں کر سکتے۔ مگر یہ ایک احمقانہ خیال ہے۔ اور اس خیال کا قدرتی یا عالمگیر ہونا اس کی حماقت کو کسی طرح بھی نہیں کم کرتا۔ یہ اگیان ہے۔ جو اوِدیا کی پردھان انش ہے۔ آنند تو واستو میں اُس وقت تک آرمبھ ہی نہیں ہوتا۔ جب تک کہ تم واسنا سے مُکت نہ ہو جاؤ۔ خواہش کے پورا ہونے پر جو کچھ حاصل ہوتا ہے۔ وہ ایک دُکھ سے ملی ہوئی خطرناک۔ ناپائیدار اور محدود شے ہے۔ لیکن شُدّھ بھوگ سدا شانت۔ سوستھ۔ وجئی۔ اننت اور وِنرشناد۔ ویراگیہ دونوں سے رہت امر آنند روپ ہوتا ہے۔ اس کا نام ہرش یا سُکھ نہیں بلکہ آنند ہے۔ یہ امرت ہے۔ یہ دیوتو[1] اور امرتو[2] ہے۔ اس میں ہم اپنے

[1] (Divinity) الوہیت۔ مترجم
[2] (Immortality) بقا۔ "

سو بھاؤ میں بھگوان کے ساتھ ایکتا لابھ کرتے ہیں۔ اس لئے یہ کامنا نہیں بلکہ وہ شُدھ لیپسا ہے۔ جو بھگوان سے جو کچھ بھی پراپت ہو۔ اسے انگی کار اور بھوگ کرنے کے لئے انَنت پرسنّنتا رکھتی ہے۔ شوک۔ دُکھ اور اپمان وغیرہ جو کچھ راجسک منش کے لئے پیڑا۱ ہوتے ہیں۔ اس کے لئے آنند میں بدل جاتے ہیں۔ اگر ایسی آتما کو نرک میں بھی پھینک دیں۔ تو وہ نرک کو بھی سورگ انوبھو کریگی وہ بھکت کی نیائیں کیول اتنا ہی نہیں کہیگی "یہ سب کچھ میرے پریتم کی طرف سے ہے"۔ بلکہ پورن گیانی لے ساتھ یہ کہے گی۔ "یہ میرا پریتم ہی ہے۔ یہ آنند برہم ہے۔ یہ کائنات۔ شِو۔ شُبھ اور سُندر ہے"۔

تانترک سادھن کا نچوڑ۔ مجھے اب اُس سادھن کے دہرانے کی اَپیکشا نہیں جس کے ذریعے یہ شُدھی پراپت کی جاتی ہے۔ مَیں نے کافی وضاحت کے ساتھ بیان کر دیا ہے۔ یہ "تانترک سادھن شروع سے آخر تک وہی کا وہی ہے۔ اس سادھن میں شکتی پر نربھر کرتے ہوئے دیوی اِچھا آدھکا میں کام کرتی ہے۔ اس میں پرُش کی کِنچت ماتر بھی چیشٹا نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ سادھن میں شروع سے آخیر تک اکرتا رہتا ہے۔ لیکن اس پر بھی پرُش اِیشور انُمنتا شاسن اور انومتی کا کھنڈار ہوتا ہے۔ وہ اس راجا کی مانند ہے جسے پرجا نے راج سنگھاسن سے اُتار دیا تھا۔ اور جو اب اپنی باغی اور تتر بتر سلطنت کو دوبارہ اور بالتدریج حاصل کرنے میں

۱۔ عذاب ۔

مصروف ہے ؂

۸ - دیہہ - کایا شُدّھی اور کایا سِدّھی

پران ہی سوکشم دیہہ اور ستھول دیہہ کو آپس میں باندھتا ہے۔ اپان کا کام

اب صرف ستھول شریر باقی رہ گیا ہے۔ یہ منش کی ستھول انش ہے۔ اس میں دو چیزیں پائی جاتی ہیں۔ (۱) ستھول پران یا جسمانی نظام اعصابی۔ (۲) ان یا ستھول دیہہ جس کے اندر پران کام کرتا ہے۔ پران جیون تتّو (اصول زندگی) ہے۔ اور سوکشم دیہہ اور ستھول دیہہ کی درمیانی گانٹھ کھلنے پر موت واقع ہوتی ہے۔ پران ہی یہ درمیانی گانٹھ ہے۔ سوکشم شریر اپنے اندر پران کو جذب کر کے کوچ کر جاتا ہے۔ اور تھوڑا سا پران جو باقی ستھول دیہہ میں رہ جاتا ہے۔ وہ اپان کی قسم کا ہے۔ اور یہ اپان ہی دیہہ میں وہ گلاؤ پیدا کرتا ہے۔ جسے ہم سڑاند کہتے ہیں۔ اس کی پران انش جس کے بنا دیہہ رہ نہیں سکتی۔ تو اُڑ جاتی ہے۔ اور اپان دیہہ کے سب انگوں میں وِیوگ پیدا کرنے لگتا ہے۔ بعض حیوانات[۱] میں پران اس افراط سے موجود ہوتا ہے۔ کہ سوکشم دیہہ کا وِیوگ ہونے پر بھی ستھول پران کے چِنہ دیکھے جاتے ہیں ؂

ستھول دیہہ انتہ کرن کی رچنا ہے۔ پچھلے کرم کس پر کار رکھے ہو سکتے ہیں؟

میں نے اب تک منش کی سوکشم انش ارتھات انتہ کرن یا من کی شدھی کا ہی ذکر کیا ہے۔ ستھول دیہہ کا وِشے کچھ میرے اُدّیشیہ سے باہر ہے۔ لیکن پھر بھی اس کے سمبندھ میں کچھ کہنا ضروری معلوم ہوتا

[۱] مثلاً چھپکلی - مترجم ؂

ہے۔ میں جس یوگ کی ویاکھیا کر رہا ہوں۔ اس کا بنیادی اصول یہ ہے۔ کہ ستھول دیہہ کیول ماتر سوکشم شریر کی چھایا یا رچنا ہے۔ ستھول دیہہ تو ایک سانچہ ہے۔ جس میں سوکشم شریر اپنے آپ کو ڈھالتا ہے۔ مگر یہ سانچہ بھی انتہ کرن کا رچا ہوا ہے۔ اور اس کے ذریعے بدلا جا سکتا ہے۔ شُدھ۔ مُکت اور سِدھ انتہ کرن ستھول دیہہ کے ساتھ جو کچھ چاہے کر سکتا ہے۔ یہ اگر چاہے تو یہ جسم کو اس کے حال پر چھوڑ کر پچھلے کرموں کو ستھول میں بیماری۔ دُکھ۔ وِپدا اور مرتیو کے روپ میں اپنا کام کرنے کی اجازت دیتا ہوا۔ ان ساری حالتوں سے ذرا بھی اثر پذیر نہیں ہوتا۔ ہر پرکار کی اَشُدھی اور بندھن سوائے اس کے اور کچھ نہیں۔ کہ یہ مانسک اشُدھی اور بندھن کے پھل اور ان کے جسمانی ترجمے ہیں۔ کارن کی نِبرتی پر کاریہ بھی نہیں رہتا۔ مگر یہ بات ایک دم نہیں ہو جاتی۔ انتہ کرن اور دیہہ کا سمبندھ سٹیم اور لوکو موٹو کی مانند ہے۔ پچھلے جنموں کے ابھیاس اور ان کے پھل انتہ کرن سے نکل کر ستھول دیہہ میں نہ نشٹ ہو رہے ہیں۔ اب تم چاہو۔ تو انہیں خود بخود ہی کھے ہونے دو۔ اور اکثر یوگی ایسا ہی کرتے ہیں۔ یا اگر چاہو تو ستھول دیہہ میں ان کا پیچھا کر کے وہاں سے بھی ان کو نکال دو۔ اس حالت میں تم کایا شُدھی اور کایا سِدھی کو پراپت ہو گے۔ عام طور پر ہٹھ یوگ اور راج یوگ کے عمل انہیں سِدھیوں کی تلاش کرتے ہیں۔ مگر یہ سِدھیاں ضروری نہیں ہیں۔ جو سادھن مَیں نے اوپر بتلایا ہے۔ وہ اس سے کئی درجے بہتر۔ آسان اور یقینی ہے ٭

انتہ کرن کی شُدّھی۔ مُکتی اور سِدّھی ہی دیہہ کو شُدّھ مُکت اور سِدھ بنانے کی طرف مائل ہوتے ہیں	ستھول دیہہ کو پرکرتی کے حوالے کرکے سادھن میں لگے

رہو۔ روگ سے مت ڈرو اور جب تم یوگ میں آگے بڑھوگے۔ تو دیکھوگے۔ کہ ایک حد تک جسم خود بخود ہی نئے اثروں کو قبول کرنے لگتا ہے۔ لیکن جب تک کہ مانسک سادھن پورا نہ ہو جائے۔ تمہیں دانستہ طور پر جسم میں دخل نہیں دینا چاہئے۔ اس میں نیچر کو اپنا کام کرنے دو۔ اور جہاں تک ہو سکے۔ اپنے آپ کو دیہہ سے الگ رکھ کر اسے صرف ایک خول جانتے ہوئے اسے بھگوان اور اس کی شکتی کے ارپن کر دو بہت سے سادھک یوگ سادھن میں بیماری دیکھ کر ڈر جاتے ہیں۔ تمہیں ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ کیونکہ تم تو اپنے آپ کو بھگوان کے ارپن کر چکے ہو۔ وہی اس کی خبر گیری کریں گے۔ بیماری تو صرف دیہہ کی شُدّھی کے لئے بطور ایک ضروری عمل کے آئیگی۔ اور خود بخود مٹ کر ایسی نابود ہوگی۔ کہ پھر کبھی عود نہیں کرے گی۔ دیہہ کے اندر اور بھی کئی طرح کی ہل چل اور کھلبلی مچیگی۔ مگر یہ سب کچھ کیول آدھار کی تیاری کے لئے ہوگا۔ تمہارے دماغ کی تھیلیوں۔ نظام اعصابی اور ہاضمہ اور خون سے رطوبات کے خارج ہونے کے اعمال میں گہری تبدیلیوں کا آنا ضروری ہے۔ اور جسمانی تکلیف اور ہل چل کے بنا اُن کا وقوع میں آنا کسی طرح ممکن نہیں۔ مگر یہ ساری تکلیف کبھی اپنی حد ضرورت سے آگے نہ بڑھے گی۔ جسم پر کسی قسم کا تشدد نہ کرو۔ اگر کبھی جسمانی علاج سے کام لینا پڑے۔ تو ضروری ہے کہ یہ نہایت ہی سادہ اور پاکیزہ قسم کا ہو۔ اور سب سے بڑھ کر ضروری

بات یہ ہے۔ کہ خوف اور گھبراہٹ کو دل سے باہر نکال دو۔
جس قدر پرماتما تمہاری خبر گیری کر رہے ہیں۔ تم اسسے سے بڑھ کر
اپنی خبر گیری نہیں کر سکتے۔ ہماری خبر گیری تو غالباً جاہلانہ اور
غیر حکیمانہ ہوگی۔ مگر بھگوان تو اپنا کام پورن گیان کے ساتھ کرتے
ہیں۔ اور صحیح مقصد کے صحیح وسائل استعمال کرتے ہیں ۔

کایا شدھی کے چنھ اور اس کی پراپتی کا اپائے

دیہہ کی شُدھی کا عمل زیادہ تر بیماری۔ درد۔ دل
کی بے چینی۔ سردی اور اعمالِ اخراج کی صورت میں
ظاہر ہوتا ہے۔ کایا شُدھی کی پہلی نشانی یہ ہے۔ کہ جسمانی بیماری کا
میلان بالکل نہیں رہتا۔ دوسری نشانی یہ ہے۔ کہ سردی گرمی کے
دوند سے مکتی لابھ ہوتی ہے۔ یہ دوند یا تو بالکل دور ہو جاتا ہے۔ یا ایسے
مسرت آمیز احساسات کی شکل اختیار کرتا ہے۔ جن کے ساتھ اکثر دفعہ
بجلی کے چمتکار بھی موجود ہوتے ہیں۔ تیسری نشانی یہ ہے۔ کہ جسم کا
عمل اخراج گھٹ جاتا یا سٹ جاتا ہے۔ درد کو بھی جسم سے بالکل رفع کیا
جا سکتا ہے۔ لیکن پیشتر اور بغیر اس کے کہ درد سے نجات حاصل
ہو۔ اسسے دفع کر کے اس کی بجائے آنند کو لایا جا سکتا ہے۔ اور
آخر کار بھوک اور پیاس کی لالسا بھی پران سے جس کے ساتھ اس
کا سمبندھ ہے جاتی رہتی ہے۔ اور خوراک کی احتیاج یا تو گھٹ
جاتی ہے یا بالکل نہیں رہتی۔ ساری باتوں میں پورنتا لابھ ہونا
کایا سِدھی کی بنیاد ہے۔ لیکن پورن کایا سِدھی میں اور کئی پرکار
کی سِدھیاں بھی شامل ہیں۔ جیسے مہما۔ لگھما۔ انما اور دیہہ کا اکاشیہ
اور امر ہو جانا۔ یہ وہ شکتیاں ہیں۔ جو کلی یگ میں کیول بہت ہی کم نت

سادھکوں نے پراپت کی ہیں۔ یہ سِدھیاں سب سے پہلے اس بات پر نربھر رکھتی ہیں۔ کہ پران۔ اپان۔ اُدان۔ سمان۔ ویان کی پانچوں سادھارن کریاؤں کی جگہ اُس آدھی اور شُدھ پران شکتی یا پران کے واحد اور سادہ عمل کو لایا جائے۔ جو قوت برقی سے لبریز ہے ؛؛

ستھول دیہہ کا خیال چھوڑ کر مانسک سدھی میں لگ جاؤ۔ من ہی دیہہ کا سوامی ہے

یہ تمام باتیں تانترک یوگ کے لئے ضروری ہیں۔ مگر میں نے ان کا اس لئے سرسری طور پر ذکر کیا ہے۔ کیونکہ یہ میرے مقصد سے باہر ہیں۔ جب مانسک سِدھی پورنتا کو پہنچتی ہے۔ تب ان شکتیوں کو اُنت کرنا سمجھو ہو جاتا ہے۔ میں یہی چاہتا ہوں۔ کہ تم اپنی ساری توجہ اور طاقت کو مانسک سِدھی میں لگا دو۔ جب یہ حاصل ہو جائے گی۔ تب باقی سب کچھ حاصل ہو جائے گا۔ موجودہ حالت میں بُدھی۔ چِت اور من ہی انسانی عمل کے مرکز ہیں۔ اور جسم نہایت ضروری شئے ہونے پر بھی اُن کے سہارے اور آدھین ہے۔ اس وجہ سے جسم کو حقارت کی نظر سے دیکھنے کی ضرورت نہیں۔ مگر اکثر لوگ جسم کو حد سے زیادہ اہمیت دیا کرتے ہیں۔ جب جیو اپنے انتہ کرن کا ایشور بن جاتا ہے۔ تب جسم اپنی مناسب جگہ لیتا ہوا۔ انتہ کرن اور اِچھا شکتی میں دخل دینے اور ان پر پربل ہونے کی جگہ ان کا آگیا کاری اور انوگامی ہو کر رہے گا۔ اہل یورپ کے دماغ پر یہ خیال سوار ہو رہا ہے۔ کہ جسم ذہن کا مالک ہے یہ نہیں

یہی کہوں گا۔ کہ تم اپنا نقطہ نگاہ اس کے عین خلاف رکھتے ہوئے سدا یاد رکھو۔ کہ جسم کا ذہن پر شرائط لگانا انسان کی وہ غیر قدرتی حالت ہے۔ جس سے نجات حاصل کرنی چاہیئے۔ یہ ذہن کا ہی حق ہے۔ کہ وہ جسم پر حکمران ہو۔ اس پر اپنی شرائط جمائے اور اسے بدل ڈالے ؞

۹۔ سِدّھانت

پہلے شُدّھی پیچھے مکتی۔ یتھارتھ مکتی کیا ہے؟

مجھے جو کچھ کہنا تھا کہ چکا ہوں۔ اب سماپتی پر کچھ تھوڑا سا کہوں گا۔ تم یہ کبھی خیال نہ کرو۔ کہ جو کچھ میں نے تمہیں بتلایا ہے۔ یہ وہ سمپورن گیان ہے جو تمہیں اپنے یا یوگ کے سمبندھ میں درکار ہے۔ یہ تو صرف ایک درجے کے چند اشارات ہیں۔ جو شدھی کے لئے مفید ہیں۔ شُدّھی صرف یوگ کا پہلا درجہ ہے۔ پورن شُدّھی کی پراپتی پر سادھک کو پورن مکتی لابھ کرنی ہوگی۔ جو شدھی کے پیچھے آسان مگر اس سے پہلے ناممکن ہے۔ مکتی سے میری مراد نئے ہو جانا نہیں۔ کیونکہ یہ تو ڈھونڈھنے اور چاہنے کی سے نہیں اس کو تو بھگوت اِچھا پر چھوڑ کر اس کی انتظار میں رہنا ہوگا۔ اب ہمیں تو اوِدیا۔ اہنکار اور دوندوں سے مکت ہونا ہے۔ شُدّھی کی ترقی کے ساتھ ساتھ ہی قدرتاً مکتی اور اس سے اگلے درجوں یعنی سِدّھی اور بھگتی کی طرف میلان بڑھنا جائے گا۔ اور جوں جوں تم آگے بڑھوگے۔ تمہیں اپنا رویہ اور بھاو اگر

بنیادی طور پر نہیں تو بعض ضروری امور میں بدلنا ہی پڑے گا۔ اب میں ان باتوں کو نہیں چھیڑوں گا۔ کیونکہ ایک وقت ایک کام کرنا ہی اچھا ہے ؞

ویراگیہ اور ابھیاس صرف ایک درجہ تک درکار ہوتے ہیں۔

میں نے جو کچھ بھی لکھا ہے۔ یہ میں نے ایسے نقطہ نگاہ سے لکھا ہے جس کے ساتھ تم میں سے اکثر مانوس نہ ہوں گے۔ اگر تم ویراگیہ کو ہی سارے گیان کا مول سمجھ رہے ہو۔ تو میری تعلیم سے تسلّی پانے کی آشا چھوڑ دو۔ میری نظر میں ویراگیہ محض ایک مفید اور عارضی حالت ہے۔ جسے بھگوان ان چیزوں کے مجبوری تیاگ کے لئے کام میں لاتے ہیں۔ جن کے ساتھ ہمارے پُراتن سنسکار اس زور سے چمٹ رہے ہیں کہ نرا ابھیاس انہیں اپنی جگہ سے ہلانے میں عاجز ہے۔ سِدھی اور مُکتی کے لئے گیان کا ہونا آوشیک ہے۔ لیکن ابھیاس یا ویراگیہ سے اس وقت تک گیان کی سہایتا کرنی آوشیک ہے۔ جب تک کہ انتہ کرن سنھر اور شانت ہو کر گیان کو اپنا کام کرنے کا موقع نہ دے۔ جوں ہی انتہ کرن سنھر اور شانت ہو کر اس قابل ہو جاتا ہے۔ کہ بیرونی حالات اس کی پرانی طاقتوں کو ازسرِ نو جگانے کے قابل نہیں رہتے۔ تب گیان جاگنے لگتا ہے۔ اور شکتی بلا کسی رُکاوٹ کے اپنا کام کرتی چلی جاتی ہے۔ پھر تمہارے لئے کوئی سادھن نہیں رہتا۔ تب ایک لگاتار بڑھنے والی سِدھی بلا کسی خاص سادھن کے ایسے آسان اور قدرتی طریق پر آگے بڑھتی چلی جاتی

ہے۔ جیسے انسان کا سانس لینا اور چلنا۔ پھر ابھیاس یا ویراگیہ
دونوں کی ضرورت نہیں رہتی۔ ویراگیہ میں من کو لگانا سادھن
میں ایسی ہی رکاوٹ ہے۔ جیسا کہ لوبھ میں من کو پھنسانا۔

یہ جگت آنند اور شکتی کی لیلا ہے

نیز اگر تم بودھ لوگوں کی مانند یہ خیال کرو۔ کہ
جیون نرا دکھ ہے۔ اور اسے کسی نہ کسی طرح
مٹا دینا ہی ہماری پرم گتی ہے۔ یا اگر تم مایا وادی کی نیائیں یہ
سوچنے لگو۔ کہ ہم اس جگت میں کیول اسی اُدیشیہ سے آئے ہیں۔
کہ جہاں تک جلدی ہو سکے اس میں سے اُس جرنیل کی مانند
نکل جائیں۔ جس کی نہایت عظیم الشان جنگی بہادری صرف یہی
تھی۔ کہ وہ پہاڑ پر ایک دفعہ چڑھ کر پھر نیچے اُتر آئے۔ تو میرے
پاس سے ہی گزر جانا بہتر ہوگا۔ میں تو تانترک ہوں۔ اور
جگت کو آنند سے جنم لے کر آنند سے جینے اور آنند سے آنند
کی طرف چکر لگانے والا مانتا ہوں۔ **آنند اور شکتی اس
جگت کے واستوک بھاو ہیں۔** شوک اور دُربلتا ایسے
وِکار ہیں۔ جو اگیان اور اپنے اُچ اور ستیہ سروپ کے پرماد
سے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ شوک اور دُکھ کوئی وشو بیاپی (عالمگیر)
اور نتیہ (ابدی) وستو نہیں ہیں۔ بلکہ زیادہ تر اسی پرتھوی اور
اسی کلی یُگ میں محدود ہونے کی وجہ سے ستھانیہ (مقامی) اور
سامیک (عارضی) ہیں۔ ہمارا کام یہ ہے۔ کہ اپنے اور کُل منش
جاتی کے لئے۔ سورگ کو پرتھوی پر اتار لائیں۔ اور شوک اور
دُکھ کو دیش اور کال کے ان چھوٹے چھوٹے کونوں سے جن

میں یہ پائے جاتے ہیں۔ باہر کردیں۔ میں اس تاریک اور غمناک تعلیم کا قائل نہیں ہوں۔ جو اس دنیا کو دکھ میں بتلاتی ہوئی اس میں بے کاری اور اس سے کنارہ کشی کو موکش اور آنند کی شرط والا قرار دیتی ہے۔ اور تمام عقل و علم کے خلاف یہ خیال کرتی ہے۔ کہ پرماتما آپ تو آنند سروپ ہیں۔ مگر ان کا پرکاش گھرنا کے یوگیہ اور شاپ گرست ہے۔ میں یہ بات کبھی نہیں مانوں گا۔ کہ برہم مورکھ ہے یا نشے میں چور ہو کر اپنے اوٹ پٹانگ سوپن سے دکھدائی دھوکوں میں پھنس رہا ہے۔ میں اس تعلیم کا ویدوں میں کہیں نشان نہیں دیکھتا۔ اور نہ ہی یہ میرے اُن ذاتی تجربات سے موافقت رکھتی ہے۔ جو جگت میں نشکام کرموں کے درمیان ایک اٹل اور نہ بدلنے والے آنند اور گیان کی واقفیت ظاہر کرتے ہیں۔ میں مہابھارت میں شری کرشن جی کے اس اُپدیش کے ساتھ سہمت ہوں۔ کہ "جگت میں بعض لوگ کرم کی سکشا دیتے ہیں اور بعض اکرم کی۔ مگر جو لوگ اکرم کی شکشا دیتے ہیں اُن دربل لوگوں کے ساتھ میرا ایک مت نہیں"۔

न मे मतम तस्य दुर्बलस्य ॥

اُتم رہسیہ | وہ جس کرم کا ہمیں اُپدیش دیتے ہیں۔ وہ دیوتاؤں کا کرم ہے۔ جیسا کہ گیٹے نے بھی نیچر کی بڑی بڑی طاقتوں کے عمل کا ذکر کیا ہے۔ یہ کرم نشکام۔ انتھک۔ آنند میں سوستھ ہوتا

ا۔ ملعون (Accursed) مترجم

ہے۔ اور ساتوک اہنکار کے عمل سے محدود نہیں ہوتا۔ اس میں بھید کے ہوتے ہوئے بھی میری ستا پرشوتم کی ستا کے ساتھ ایک ہوتی۔ اور میری شکتی بھگوان کی انت شکتی ارتھات کالی کی ایک وشیش کریا ہو جاتی ہے۔ میں اگیانی نہیں ہوں۔ میں بدھ نہیں ہوں۔ اور میں دکھت نہیں ہوں۔ بلکہ میں صرف اگیانی کا سوانگ، اتارتا ہوں۔ میں بدھ ہونے کا صرف کھیل کھیلتا ہوں اور ایکٹر یا سامعین کی مانند شوک اور دکھ کا کیول رس لیتا ہوں اور جب میں چاہوں اس شوک کو پرے پھینک سکتا ہوں۔ کون ہے جو مجھے پاپی۔ نِت اور پرتھوی پر دوسرے کیڑوں کے درمیان ایک رینگنے والا کیڑا خیال کرتا ہے؟ میں برہم ہوں میں وہی ہوں۔ پاپ مجھے چھو نہیں سکتا۔ کون مجھے دُربل اور کمزور کہتا ہے؟ میں سرب شکتیمان پرمیشور کے ساتھ ایک ہوں۔ اس نے ایک ہو کر بھی انیک ہونا چاہا ہے۔ وہ انت ہو کر بھی اپنے آپ کو انیک کیندروں میں سنتھاپن کرتا ہوا بھی ہر ایک کیندر پر پھر انت ہے۔ یہی راز ہستی۔ اُتم رہسیہ اور بھگوان کا جہان۔ آشچریہ اور آنند دائک رہسیہ ہے۔ اس راز سے منطق اقرار کرتی ہے۔ مگر گیان اسے سمجھتا ہے۔ اور یہ گیان ترک سے نہیں ملتا۔ بلکہ صرف شُدھ۔ مُکت۔ سدھ اور آنند بھوگنے والی آتما کے انوبھو دوارہ پراپت اور پرمانت ہوتا ہے۔٭

سمبادک کا اُپ سنگھار

غلط فہمی سے بچو

خلاصے پر چند لفظ کہنا اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ ناظرین ان غلط فہمیوں سے بچ کر رہیں۔ جو مصنف کی مختصر بیانی اور بعض ایسی باتوں کے چھوڑ دینے سے پیدا ہو سکتی ہیں۔ جنہیں مصنف نے ضروری جانتے ہوئے بھی اپنے حیطہ مضمون سے باہر سمجھ کر چھوڑ دیا ہے ۔:

چیشٹا تیاگ کا اَنترِک مرم

اِچھا شکتی کے آدرش پریوگ میں چیشٹا کا بھاو کرم تیاگ نہیں ہے۔ جس چیشٹا کی طرف یہاں اشارہ ہوا ہے وہ اندر کی شے ہے باہر کی نہیں۔ آرمبھ ہے کرم نہیں۔ اور جہاں گیتا کرم کے آدرش میں سرب پرکار کے آرمبھ کا تیاگ بتلاتی ہے ۔:

सर्वारंभ परित्यागी ॥

وہاں وہ اسی بھید کو دکھاتی ہے۔ ہمیں اپنے کام دھیہ مَن بُدھی اور اندریوں کے ساتھ اس طرح کرنے چاہئیں۔ کہ ان میں سے ہر ایک اپنی سمپورن شُدھتا۔ سرل اور سہج اوستھا میں کسی پرکار کی واسنا۔ پرتیکشیا اور کرم اور اس کی سپھلتا کے لئے اِچھا کا زور لگائے بنا اپنا اپنا کام کرتا جائے۔ سادھک کو چاہئے۔ کہ جب تک اُچ اور شُدھ اِچھا شکتی ایک درجہ تک اُنت نہ ہو۔ اپنے سادھن کو زندگی کے ضروری کاموں میں استعمال نہ کرے۔ اور اِچھا شکتی کے اُنت ہونے پر بھی اس کے لئے بہتر ہوگا۔ کہ پہلے

اس سادھن کو کم ضروری باتوں میں استعمال کرے۔ اور بعد میں زیادہ ضروری امور ہیں۔ سادھن اوستھا میں اندرونی ترقی اور باہر کے چھوٹے یا بڑے غیر ضروری کاموں کو ہی اپنی آزمائش اور تربیت کے لئے استعمال کرنا چاہیئے ؞

اس اُپدیش کو مکمل اور آخری بات سمجھو

دوسری بات یہ ہے کہ کبھی یہ خیال نہ کرنا چاہیئے کہ ان مختصر لیکچروں میں جو کچھ کہا گیا ہے۔ وہ مکمل اور آخری ہے۔ یا ان امور کے متعلق جن پر یہاں طوالت کے ساتھ بحث کی گئی ہے۔ وہ ساری باتیں کہی جا چکی ہیں۔ جو سادھک کو جاننی واجب ہیں بخلاف اس کے یہاں صرف چند بڑے بڑے خیالات پیش کئے گئے ہیں۔ جن کا جاننا مبتدی کے لئے مفید ہے۔ ترقی یافتہ سادھک دیکھیں گے۔ کہ آگے چل کر انہیں ان اشارات کی ضرورت نہیں رہے گی۔ اور جب گیان کی طرف یہ لے جاتے ہیں اُسے پوری اور تسلی بخش مقدار میں حاصل کرنے سے پہلے ان اشارات کو بہت وسعت دینے اور بدلنے کی ضرورت ہوگی ؞

شخصی ارادے کی قربانی

آخر میں یہ خیال رہے کہ اس خاص قسم کے یوگ سادھن کا اُدیش ویکتی گت اِچھا کا سِکہ جمانا نہیں۔ بلکہ اس ویکتی گت اِچھا کو اننت بھگوان کی آگیا اور شاسن کے آگے سمپورن سرل اور اکاتر بھاو سے ارپن کرنا ہے ؞

آدھار کی تیاری کے مقصد

اور آدھار کی جس تیاری کا ذکر ہوا ہے اس کے اُدیشیہ یہ ہیں۔

(۱) شور مچانے والی خواہشات و جذبات۔ بھیلے تکبر اور خودی اور روحانی پیدائش سے ابھی محروم آدمی کی خودنما اور مغرور عقل اور تخیل کو اس طرح اپنے بس میں لانا کہ وہ آتم سمرپن کی پورنتا میں کسی پرکار کا بھن نہ ڈال سکیں۔

(۲) دربل۔ وکھشپت اور اگیانی اور بھیرو اچھا شکتی کی بجائے تیجسوی۔ بل وتی اور پربھاوشالی اچھا شکتی کو لابھ کرنا اس پر یوجن سے کہ اسے پرماتما کے آگے بطور ایک یگیہ کے بھینٹ کیا جائے۔

سِدھ یوگی کا کرم

سِدھ یوگی کا کرم سورج۔ ستاروں۔ برف کے کڑاڑے۔ سانی کلون۔ بادِ نسیم۔ چاند۔ پھولوں۔ آگ اور زمین کی خاک کی مانند ہونا چاہیے۔ چاہے وہ شانت اور نیچو مے ہو۔ اور چاہے پربل اور پرچنڈ۔ چاہے دِھیر۔ میٹھا اور لابھ جنک ہو۔ چاہے اُونچ اور نرم۔ مگر ہر حالت میں یہ ایک پرم شکتی کی اِچھا سے بالکل اسی کی پریرنا اور اسی کی خاطر ہوتا ہے۔ اور چاہے اس کرم کی بیرونی شکل کچھ ہی ہو۔ اس کی تہ میں ہمیشہ پورن شانتی۔ آتم سمرپن اور آتم گیان موجود رہتے ہیں۔

پری بھاشا

آتم نربھر ۔ خود اعتباری (Self-reliance)
آدھار ۔ انسانی وجود جو پانچ کوشوں (غلافوں) سے
مرکب ہے ۔ (۱) ان سے (جسمانی) (۲) پران سے (حیاتی)
(۳) منو سے (ذہنی) (۴) وگیان سے (بالاتر از ذہن)
(۵) آنند سے (روحانی)
آدیش ۔ وہ ایزدی فرمان جو اپنے اندر سے حاصل ہو۔
آکرتی ۔ شکل ۔ تصویر
اپان ۔ وہ قوتِ حیات جو اخراج کے لئے کام کرتی ہے
اپرچ بدھی ۔ عقل کا وہ اعلیٰ طبقہ جو الہام سے تعلق
رکھتا ہے ۔ اور استدلال سے اوپر ہے ۔
(Higher Reason)
اچھا شکتی ۔ قوتِ ارادی (Will power)
آدیشیہ ۔ مقصد ۔
اُدان ۔ پران کی ایک قسم جس کی حرکت اوپر کو
ہوتی ہے ۔
ادھیاتم ودیا ۔ علم مابعد الطبیعات
(Meta physics)
ادھیاتم انوبھوتی ۔ روحانی تجربہ
(Spiritual experience)
ارتھ ۔ معنی
اسر راکشس ۔ جو دیوتا نہ ہو۔
اشکیتا ۔ ناممکن ہونا
(Impossibility)
امرتو ۔ بقا (Immortality)
انیش ۔ جو اپنے مزاج و طبیعت کا مالک ہونے
کی بجائے اس کا غلام ہو ۔
اندریہ برتی ۔ احساس
(Sensation)

انوچنتن ۔ یاد کرنا
انرت ۔ غیر حقیقی ۔ باطل (unreal)
اُنتی ۔ ترقی (Development)
انو پرانتا ۔ القا ۔ اکاش بانی
(Inspiration)
انوکمپا ۔ ترس ۔ رحمدلی (pity)
اِنما ۔ ایک سدھی جس میں سدھ پرش
اپنی مرضی کے موافق جسم کو لطیف اور چھوٹا
کر سکتا ہے ۔
انوگامی ۔ مقلد ۔ پیرو ۔
اویکت اوستھا ۔ حالتِ اخفا ۔ عدم ظہور
اوکست ۔ غیر ترقی یافتہ ۔

بھاو ۔ جذبہ ۔ رخ
(Emotion attitude)
بھرنش ۔ گراؤ ۔
مُکتی ۔ مسرور کمال پانا ۔ پورنتا کا آنند لینا
بھیرو ۔ بزدل ۔ ڈرپوک نکارہ ۔

پران ۔ اصلِ حیات اور خاص کر تنفس
پراتن ۔ پرانا ۔ قدیم ۔
پراکامیہ ۔ حسی اور ذہنی علم کی بے حد
اور غیر مقید طاقت ۔
پرم پرش ۔ ذاتِ برتر ۔
پربھاؤ شالی ۔ موثر
پرتیکشا ۔ انتظار ۔
پرتی روپ ۔ نمونہ (Type)
پرتی روپک ۔ نمونے کا ۔

پرتیکش گیان - براہِ راست علم
پرتیاویش - آوازِ غیب -
پرتی بھا - خاص ذکاوت
پرتی گھات - ردِّ عمل (Reaction)
پریچھن - محدود (Limited)
پرگیا - کارن پُرش - علتی وجود کی روح -
پرماد - غفلت - خود فراموشی -
پرمانت - ثابت
پرنالی - طریقہ، سسٹم -
پریتن - کوشش -
پریوگ - استعمال -
پریالوچنا - غور و فکر - سوچ وچار
پری ورتن - تغیر - تبدیلی -

ترک - استدلال - دلیل بازی
ترگناتیت - تین گنوں سے پرے - جسم
زندگی اور ذہن سے برتر۔

جڑ آتمک - مادی (Material)
جگپسا - نفرت - کراہیت -

چت - پرماتما کا نج گیان -
چت - دل ذہن کا جذباتی حصہ -
چیتنا - آگاہی، تعقل (Consciousness)
چیتنیہ -
چیشٹا - وہ کوشش جس میں خواہش موجود
ہو - جدوجہد (Effort)

درشن - فلسفہ
(Philosophy)

دویہ درشٹی - بصیرت - نظرِ باطن
(Insight)
دوند - تضاد -
دیش - مکان - وسعت (Space)
دیولوک - ایزدی حالت -
دیوی شکتی - ایزدی طاقت

سارتھک - سپھل Fulfilled
ساہس - دلیری - جرأت
سنتر - صبقہ
ستھول - کثیف (Gross)
سہج گیان - الہام (Intuition)
سہسر دل - ہزار پنکھڑیوں والا کنول۔
پھول - وہ اعلیٰ ترین عصبی مرکز جو دماغ کی
چوٹی پر واقع ہے -
سرب شکتیمان - قادرِ مطلق
سرب ویاپی - ہر جا موجود -
سروگیہ - علیم کل -
سمان - مانند - برابر
سمتا - سدا مساوی حالت میں رہنا -
سمیک - درست ٹھیک - (Right)
سمرن شکتی - قوتِ حافظہ -
سمرتی - یادداشت -
سنتان - فرزند -
سنسپرش - تعلق (Contact)
سوستھ - اپنے آپ میں قائم اور سمقت
سوبھاوک پریرنا - قدرتی تحریک
(Instinct)
سوکھشم - لطیف -

سنیم - خود ضبطی - (Self control)

شاپ گرست - ملعون - منحوس - بدبخت
شاسن - حکمرانی -
شدھ بھوگ - سرور پاک
شرلیشٹ - افضل -

کارن - علت (Cause)
علتی وجود (causal Being)
کاریہ - معلول (Effect)
کارن کاریہ - سلسلہ علت و معلول (causation)
کارن آتمک - علتی - (Causal)
کال - زمان - (Time)
کانت - معشوق - پریتم - پیارا -
کایا سدھی - جسمانی کمال
کایا شدھی - جسمانی پاکیزگی -
کریا شیل - عمل پذیر - (active)
کرم وکاش - ارتقا (Evolution)
کرترم - مصنوعی - غیر قدرتی
کلپ - دورِ عالم (A world cycle)
کلپنا - تخیل Imagination
کلپنا پورن - پُر از تخیل - خیالی
کمبھک - پرانایام میں سانس کو روک رکھنا
کنڈلنی - شکتی یا طاقت جو اسفل ترین عصبی مرکزوں میں لپٹی ہوئی حالت میں موجود رہتی ہے
کھید - صدمہ انتشار -
کیندر - مرکز
کیولیہ - ذات محض ہو رہنا

گرہن دھرمی - قبول کنندہ
گمبھیر - عمیق (Deep)
لگھما - اپنی مرضی کے مطابق جسم کو ہلکا کر لینے کی سدھی
مایاواد - ویدانت کا وہ فرقہ جو برہم کو ست اور جگت کو متھیا اور بھرم مانتا ہے -
ممکشتو - خواہش نجات -
نمت - کارن اوستھا -
مہما - مہانتا - ایک سدھی جس کے ذریعے جسم کو جس قدر بھی بڑا بنانا چاہیں - بنا سکتے ہیں -

---

نردشٹ - مقررہ معینہ
نردھارن - فیصلہ کرنا مقرر کرنا
نسپرہ - بے خواہش -
نوشیت - ملہم -

وپریت - الٹ پلٹ - دگرگوں
وشوویاپی - عالمگیر -
وکاش - ارتقا - ترقی -
وکرت - متغیر - بگڑا ہوا -
وگیان - فوق الذہن علم و ادراک - بماورائے علم - (Supermind)
وویچنا - امتیاز - وویک -
ویان - پران کی ایک قسم جو سارے جسم میں پھیلی ہے
ویکتی گت - شخصی (personal)
ویراگیہ - زندگی اور دُنیا سے دل برداشتگی

ینتر - آلہ (Instrument)

"وگیان"

اس نام کا ایک ماہواری رسالہ لاہور سے مندرجہ ذیل اغراض کو مدنظر رکھ کر جاری کیا گیا ہے:۔

(۱) اصلی خالص اور ہر پہلو میں مکمل روحانیت پھیلانا۔ اور گھر بیٹھے بٹھائے روحانی خوراک بہم پہنچانا (۲) پورن یوگ کے اصول کی تشریح اور اشاعت (۳) ادھیکاری سجنوں کو اس سادھن کیلئے تیار کرنا (۴) سب کو ایک عالمگیر ابدی بے نام اور انیک نام رکھنے والے دھرم کا سندیش دیکر مت متانتروں کا جھگڑا مٹانا۔ اور دنیا میں آزاد خیالی اور بے تعصبی کی سپرٹ پھیلانا۔ (۴) ایک اکھنڈ اور اننت سچائی کو ہر دیش اور ہر کال کے مہاپرشوں اور دھرم پستکوں اور ان سے بے حد اوپر دکھانا (۵) مادہ طاقت زندگی ذہن اور بنیادی حقیقت کی وحدت کاملہ پیش کر کے تمام شخصوں قوموں اور ملکوں کے درمیان رشتہ اتحاد و محبت قائم کرنا (۶) مہاپرشوں کی زندگیوں کے حالات اور مہاپرشوں کے مقولات کی اشاعت سے اخلاقی زندگی کی نشوونما میں ممد و معاون ہونا۔ رسالہ ہذا کاغذ لکھائی اور چھپائی کے لحاظ سے بھی قابل دید ہے۔ چندہ سالانہ تین روپے۔ نمونہ طلب کرنے پر ٹکٹ بھیجکر کرو

(مینیجر رسالہ وگیان محلہ جلوٹیاں لاہور سے طلب)

وگیان مالا نمبر ۲

پورن یوگ

اور

اُس کا آدیش

از

شری یت اربندو گھوش جی مہاراج

مترجمہ

پنڈت نرمل چندر جی

"میری ساری عمر دُنیا میں سورگ پتروں کی تلاش میں گزری ہے۔ کیونکہ میں ہمیشہ ہی محسوس کرتا رہا ہوں۔ کہ وہ دنیا میں کہیں نہ کہیں ضرور موجود ہونگے۔ اُنکے بغیر دنیا جی نہیں سکتی۔ وہی دُنیا کی روشنی گرمی اور زندگی ہیں۔ آخر ایشیا میں مجھے وہ سب سے بڑا سورگ پتر مل گیا ہے۔ جو آنیوالے زمانے کا میرو اور لیڈر رہے ہندو ہے۔ اور اُس کا نام اربندو گھوش ہے۔" (پال رچرڈ)

امرت الیکٹرک پریس لاہور باہتمام لالہ درگا داس (مہتمم)

تعداد جلد ۱۰۰۰ | چھپی ملاوہ لالہ لکھپت رائے مسندہ پبلشر نے دفتر وگیان مالا لاہور سے شائع کی نومبر ۱۹۲۰ء

وگیان مالا کا چھٹا نمبر

یوگ سادھن

از

شری پت اربندو گھوش جی مہاراج

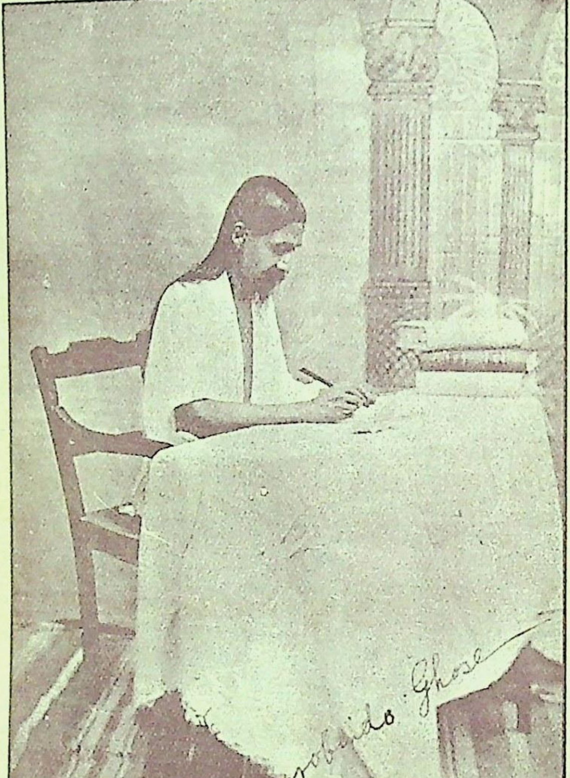
مترجمہ

پنڈت نرمل چندر جی ایڈیٹر "وگیان"

چھپ کر تیار ہے۔ قیمت مجلد عہ ۸ر

بلا جلد ۵ر

یہ کتاب کسی تعریف کی محتاج نہیں۔ کیونکہ اس کتاب میں اُس مقدس ہستی کے خیالات درج ہیں۔ کہ جس کی نسبت اعلیٰ طبقہ کے انسانوں کا یہ یقین ہے کہ وہ دن جلد آنیوالا ہے جبکہ اس خاموشی تاریکی اور تنہائی سے جس میں کہ شری اربندو گھوش نے ہندوستان کی نجات کے لئے بسیرا کیا ہے۔ دن کی پوری روشنی میں دنیا کی نجات کیلئے ایشیا کے ایک گرو اور رہنما کی حیثیت سے عالم میں نمودار ہونگے



SRI AUROBINDO GHOSE.

[illegible] چوک گمٹی بازار لاہور

انتر نویش

شری یت آربندو گھوش جی کی مشہور تصنیف یوگک سادھن کا اُردو ترجمہ مکمل کر چکنے پر میری نظر اس مہایوگی کی ایک چھوٹی سی کتاب Yoga and its object (یوگ اور اُس کے ادیشیہ) پر پڑی۔

دو سال گذرے ہونگے جبکہ میں نے اس کتاب کا سرسری مطالعہ کیا تھا۔ اور اُس میں سے مایا اور لیلا پر مہایوگی کے انوبھو کا اُردو میں ترجمہ کر کے "گیان امرت" بابت دسمبر ۱۹۲۲ء میں شائع کیا تھا۔ مگر سچ تو یہ ہے کہ میں نے اِن دنوں اس کتاب کو صرف ابتدائی تیاری کی شئے خیال کر کے اس کا یکبارگی مطالعہ ہی کافی سمجھا تھا۔

لیکن اب کے تو اِس کتاب کو کھولتے ہی ہر فقرہ شعاعِ نورِ حُسن دکھائی دینے لگا۔ اور اس کی معنوی عظمت نے بیرونی چھوٹائی کو یہاں تک چھپالیا۔ کہ گویا کوزہ دیکھتے دیکھتے ہی بحر بنا گیا۔ یہ کتاب بیرونِ تعریف سے اسی قدر اوپر ہے۔ جس قدر کہ سورج آنکھوں سے پرے۔

میں نے اس کے اندر مہایوگی کے اپار انوبھو کے علاوہ اُن کی اس وچتر یوگ شکتی کو محسوس کیا۔ جس نے کہ اُپنشدوں اور گیتا کے گاڑھ تتو کو چند اوراق کے اندر بند اور ظاہر کر دیا ہے۔ جو سمجھیں گے اُن کا ہر رگ و ریشہ اس بے نظیر روحانی تحفے کی داد دیئے بغیر نہیں رہے گا۔

راقم نے اس کتاب کی تقدیس کو اس قدر محسوس کیا ہے۔ کہ اس کے ترجمے میں قلم کو کسی طرح کی شخصی آزادی دینا روا نہیں سمجھا اس لئے تقریباً لفظ بلفظ ترجمہ کر دیا ہے۔

اگر اس کتاب کا مطالعہ ٹھیک سپرٹ میں نہیں کیا جائیگا۔ تو اس سے کسی فائدے یا دلچسپی کی توقع رکھنا بے معنی بات ہے۔ یہ نرا پانی نہیں۔ کہ ایک دن میں کئی بوتلیں پی جائیں۔ یہ تو رسائن اور حقیقی رسائن ہے۔ جس کی ایک ایک بوند بھی زندگی بخش اور کافی ہے۔ جن لوگوں کی روحانی ترقی اس رسائن کو جذب و ہضم کرنے کے قابل ہے۔ ان سے اُمید کی جاتی ہے۔ کہ وہ اس کے ایک ایک فقرے کو "منتر" جان کر پڑھیں گے۔ اور اسے اپنے روحانی تجربے سے سمجھیں گے۔

چونکہ یہ دُرلبھ رتن وگیان کی ترگنا تیت کانوں سے باہر ہوا ہے اس لئے ترگنی مایا کے بازار میں اس کی پرکھ اور مول دونوں موجود نہیں ورنہ ہی یہ بکنے کی غرض سے اس نچلے بازار میں نمودار ہوا ہے۔ بلکہ صرف اپنے وطن کے پرم ندھانوں کی ایک جھلک دکھانے اور ادھیکاری جیووں کو نج گھر میں بلانے کے لئے اُترا ہے۔ اس لئے ناظرین کو چاہیئے کہ وہ اپنے یا دوسروں کے ذہنی اور اخلاقی معیاروں کو سامنے رکھ کر اس کا مطالعہ نہ کریں۔ ورنہ وہ اصلیت سے سدا دور رہیں گے۔

یہاں تک کہ ویدانت کے عظیم الشان فلسفے کی عینک بھی اتار دینی ہوگی۔ کیونکہ زمینی چیزوں کو دیکھنے کی خاطر تو کبھی زمینی روشنی درکار ہو سکتی ہے۔ مگر سورج دیو کے درشن کے لئے تو ہمارے بہترین لیمپ بھی ناکارہ ہیں۔ جس طرح بادل اس قدر اونچے اور نرمل ہوکر بھی سورج اور

ہماری آنکھوں کے درمیان پردہ بن جاتے ہیں۔ اسی طرح ہمارے من کے اونچے سے اونچے وچار (خیالات) اور شُدھ سے شُدھ بھاو (جذبات) بھی اصل حقیقت کو براہ راست دیکھنے میں ایک سوکشم رکاوٹ ثابت ہوتے ہیں۔ اس لئے یہاں کسی نہایت چمکیلے اور شفاف پردے کو بھی درمیان میں رہنے کی اجازت نہ دے کر اس ادھیاتم پرکاش کو اپنی آنکھوں سے براہ راست دیکھنا ہوگا۔

شری اربندو گھوش جی کا سندیش ہٹھ یوگ۔ راج یوگ کرم یوگ۔ بھکتی یوگ۔ گیان یوگ وغیرہ کچھ نہیں۔ کیونکہ آپ نے اس یگ میں پورن یوگ کا پرکاش کرنے کے لئے جنم لیا ہے۔ اس قسم کا یوگ قدیم بھارت میں تھا۔ مگر بعد میں لوپ ہو گیا۔ اب پھر وہی ابدی روشنی اور بھی زیادہ مترتب اور مکمل شکل میں درخشاں ہونے لگی ہے۔ اس یوگ کا مقصد خالی شانتی۔ مکتی اور آنند پانا نہیں۔ بلکہ ساری منش جاتی کو وکاش مارگ میں ایک درجہ اور آگے لیجا کر (Superman) فوق الانسان۔ اتی منش) کو اسی پرتھوی پر ظاہر کرنا ہے۔ یہ مہا یوگی صرف شخصی تسکین۔ نجات وسرو کے لئے دیش کے کروڑے وفتوں میں گوشہ نشین نہیں ہوئے۔ بلکہ وہ یہ جیون کا ایک مرکز قائم کر کے وہاں سے وہ کچھ کر رہے ہیں۔ جو ساری منش جاتی کے پرم کلیان کے لیے ہے۔ اور جسے دیکھنے کے لئے دنیا کو زمانی واسطہ درکار ہوگا۔ نئے اور پہلے سے بھی بڑھیا اُتتا سنت یگ کے بیج ڈالے جا رہے ہیں۔ اپنے سمے پر نشچے ہی پھوٹ کر پھلیں پھولیں اور پھلیں گے +

ناظرین کی سہولیت کے لئے (۱) اس کتاب میں جہاں جہاں گیتا کی طرف اشارہ ہوا ہے۔ میں نے اُس کے نیچے ادھیائے اور شلوک کا نمبر دے دیا ہے۔ (۲) خاتمے پر مشکل اور اصطلاحاتی الفاظ کی لغات ایزاد کر دی ہے (۳) مضمون کتاب کو چھوٹی چھوٹی سرخیوں میں بانٹ کر لکھا ہے۔ امید ہے۔ کہ ناظرین ان باتوں سے مستفید ہونگے +

نرمل چندر

اوکاڑہ۔ ضلع منٹگمری (پنجاب)

اوم

پُورن یوگ اور اُس کا اُدیشیہ

یوگ کا اُدیشیہ اور مکتی | ہم جس یوگ کا ابھیاس کرتے ہیں۔ وہ صرف ہمارے لئے ہی نہیں۔ بلکہ ساری منش جاتی کے لئے ہے۔ اور اُس کا اُدیشیہ شخصی مُکتی نہیں۔ اگرچہ یہ بھی یوگ کی ایک ضروری شرط ہے۔ بلکہ کل نسل انسان کی مکتی ہے۔ نہ ہی اس کا مدعا شخصی آنند پانا ہے۔ بلکہ دیوی آنند (سرور ایزدی) کو اس پرتھوی پر اُتار لانا ہے۔ اسی کو ہی حضرت مسیح نے سورگ راج (آسمانی بادشاہت) اور اہل ہند نے ستیہ یگ کہا ہے۔ شخصی طور پر دیکھا جائے۔ تو ہمیں موکھش (نجات) کی کوئی ضرورت نہیں۔ کیونکہ آتما نتیہ مکت (دائما آزاد) ہے۔ اور بندھن (قید) ایک دھوکا ہے۔ ہم تو قیدی ہونے کا صرف کھیل کھیل رہے ہیں اور درحقیقت کبھی مقید نہیں ہیں۔ اور جب بھگوان اچھا کریں۔ تب ہم آزاد ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ وہی ہمارے پرم آتما (ذات برتر) اور اس کھیل کے مالک ہیں۔ اور اُن کی کرپا اور آگیا کے بنا کوئی جیو بھی اس کھیل کو چھوڑ نہیں سکتا۔

یہ جگت نندا یا بکھرنا کے یوگیہ نہیں | اکثر ہمارے اندر پرماتما کی اچھا ہوتی ہے کہ وہ ہمارے انتہ کرن کے دوارا اودیا۔ دوند۔ ہرش۔ شوک۔ شکھ

دکھ۔ پُن پاپ اور گرہن تیاگ کا یُگ بیگانتروں اور دیش ودیشانتروں میں آنند بھوگیں۔ اس لئے وہ صدیوں تک اس کھیل کو جاری رکھتے ہوئے نہ تو اکتاتے ہیں۔ اور نہ ہی کبھی یوگ کا خیال کرتے ہیں۔ اس کھیل میں کوئی ایسی بُرائی نہیں ہے۔ جو نندا یا گھرنا (ملامت و نفرت) کے لائق ہو۔ کیونکہ یہ ساری بھگونت لیلا ہے۔ وہی پُرش گیانی ہے۔ جو اس سچائی کو دیکھتا ہے۔ اور اپنی ذاتی آزادی کو جانتا ہوا بھی اس بھگونت لیلا کو جاری رکھتا اور اس کھیل کا رنگ ڈھنگ بدلنے کے لئے بھگونت آگیا (ایزدی حکم) کا منتظر رہتا ہے۔

بھارت کی وِشیشتا اب یہ حکم صادر ہو چکا ہے۔ بھگوان سدا ہی اپنے لئے ایک دیش کو چُن رکھتے ہیں۔ جس میں پرا اودیا کو تھوڑے یا بہت لوگ تمام حالات اور خطروں کے درمیان لگاتار محفوظ رکھتے ہیں۔ اور فی زمانہ کم از کم اس چتر یگ میں یہ دیش بھارت ہے۔ جب کبھی بھگوان اودیا دونند۔ لڑائی۔ بھڑائی کرودھ۔ بہتے ہوئے آنسوؤں۔ کمزوری۔ خود غرضی تامسک اور راجسک لذتوں المختصر کالی کی لیلا کا پورا آنند لینا چاہتے ہیں تب وہ بھارت کے گیان کو دھندلا کر کے اُسے اس قدر ہینت اور کمزور کر دیتے ہیں۔ کہ وہ بس اپنے آپ میں ہی رہ کر بھگوت لیلا کے رنگ میں میں بھنگ نہیں ڈال سکتا۔ اور جب وہ اس دیش کو کیچڑ سے نکالنا اور منش کے اندر نارائن کے بل۔ گیان اور آنند کا پرکاش کرنا چاہتے ہیں۔ تب وہ پھر اس دیش پر گیان کی برشا کر کے اُسے اس لئے اوپر اٹھاتے ہیں۔ کہ یہ اس گیان کو اس کے بل پروینتا اور آنند آدی اٹل پھلوں کے ساتھ سارے جگت میں دان کر سکے۔ جب دیش میں گیان

کی سنکوچ گتی ہوتی ہے۔ تب بھارت کے یوگی سنسار سے الگ ہو کر اپنی یا اپنے چند ایک چیلوں کی مکتی اور آنند کے لئے یوگ ابھیاس کیا کرتے ہیں۔ مگر جب گیان کے پھیلاؤ کا سمے آنے پر بھارت آتما بھی پھیلتی ہے۔ تب وہی یوگی پھر جگت میں آ کر جگت کے لئے کام کرتے ہیں۔ اور جنک۔ اجات شترو۔ کرت ویریہ سے یوگی پھر ایک دفعہ راج سنگھاسنوں پر بیٹھ کر اقوام پر حکمرانی کرتے ہیں۔

چاریُگوں کی اصلیت منش کے اندر بھگوان کی لیلا ہمیشہ ایک دائرے کے اندر چکر لگاتی ہے۔ یہ لیلا ست یگ سے کلی یگ کی طرف جاتی اور پھر کلی میں سے ہو کر ستیہ کی اور آتی ہے۔ دوسرے الفاظ میں سنہری زمانے سے آہنی زمانے کی طرف اور پھر آہنی زمانے میں سے گذر کر سنہری زمانے کی طرف لوٹتی ہے۔ زمانہ حال کی بولی میں ستیہ یگ دنیا کے اُس زمانے کا نام ہے۔ جس میں ایک پائدار اور کافی موافقت اور ہم آہنگی پیدا ہونے پر انسان کچھ مدت کے لئے خاص شرائط اور حدود کے اندر اپنے کمالِ ہستی کو انوبھو کرتا ہے۔ یہ موافقت منش کے سوبھاؤ میں ایک اٹل پوترتا کے پربھاؤ سے موجود ہوتی ہے۔ لیکن بعد ازاں یہ موافقت ٹوٹنے لگتی ہے۔ اور تریتا یگ میں انسان اسے اپنی شخصی اور مجموعی قوت ارادی کے زور سے قائم رکھتا ہے۔ تریتا گذرنے پر یہ موافقت اور بھی گھٹنے لگتی ہے۔ اور پھر انسان دواپر یگ میں اسے عقلی ضوابط اور مشترکہ رضامندی اور حکومت کے لئے قائم رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ آخر میں کلی یگ کی آمد پر یہ بالکل نیست و نابود

ہو جاتی ہے۔

کلی یگ کا خاتمہ اور ستیہ یگ کی تیاریاں اور آثار

مگر کلی یگ کو محض بُرائی خیال کرنا بھول ہے۔ اسی میں ہی لگاتار ترقی کے ساتھ وہ حالات پیدا ہو رہے ہیں۔ جو نئے ستیہ یگ کی نئی موافقت اور پہلے سے بھی بڑھیا کمال کے لئے ضروری ہیں۔ کلی یگ میں جو گذر چکا اور باوجود اپنے اثرات کی موجودگی کے ختم ہو گیا ہے۔ عام طور پر پراچین گیان اور سبھیتا ناش ہو چکے ہیں۔ ویدوں۔ اپنشدوں دوسری مقدس کتابوں اور دُنیا کی مخلوط روایتوں کے اندر اس قدیم علم و تہذیب کے کچھ تھوڑے سے نشان باقی ملتے ہیں۔ لیکن اب وہ وقت آن پہنچا ہے۔ کہ اوپر اُٹھنے والی حرکت کا آغاز ہو۔ اور ایک نئی موافقت اور نئے کمال کی تیاریاں شروع ہوں۔ یہی سبب ہے کہ اس وقت دُنیا میں انسانی سوسائٹی کے کمال۔ علم۔ مذہب اور اخلاق کے متعلق اتنا چرچا ہو رہا ہے۔ لیکن ابھی تک اصلی موافقت قائم نہیں ہوئی۔

ہندوستان ہی اس کھوئی ہوئی موافقت کو از سرِ نو قائم کر سکتا ہے

صرف ہندوستان ہی اس موافقت کا راز دریافت کر سکتا ہے۔ کیونکہ کسی نئے انتظام سے نہیں۔ بلکہ انسان کی موجودہ فطرت کی تبدیلی سے ہی اس موافقت کی نشو و نما ہو سکتی ہے۔ اور یہ تبدیلی یوگ کے سوا ممکن نہیں۔ موجودہ حالت میں انسان اور چیزوں کی فطرت میں ایک ناموافقت موجود ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہ ایک موافقت ہے۔ جو اپنی سُر کھو بیٹھی ہے۔ اس وقت ضروری ہے۔ کہ انسان کے سارے دل ذہن اور

اور عمل کو بدلا جائے۔ مگر باہر سے پولیٹیکل اور سوشل قوانین عقائد اور فلسفوں کے ذریعے نہیں۔ بلکہ اندر سے اپنے آپ اور جگت میں بھگوان کو انوبھو کرنے اور اس انوبھو کے انوسار زندگی کو نئے سانچے میں ڈھال دینے سے +

پورن یا ادھیاتم یوگ اور اس کا تتو | اور یہ بات صرف پورن یوگ کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ کیونکہ پورن یوگ کسی شخصی مقصد کے لئے نہیں کیا جاتا۔ خواہ یہ مقصد مکتی یا آنند ہی کیوں نہ ہو۔ بلکہ اپنے آپ اور دوسروں میں ایزدی النسانیت (دیوی منشیتو) کو تکمیل پر پہنچانے کی خاطر کیا جاتا ہے۔ اس مقصد کے لئے ہٹھ یوگ اور راج یوگ کی کریائیں اور اعمال کافی نہیں ہیں۔ بلکہ ترمارگ[1] بھی یہاں کارآمد نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ہمیں اور بھی اوپر اٹھ کر ادھیاتم یوگ کی طرف رجوع کرنا پڑے گا۔ گیان درشٹی سے ادھیاتم یوگ کا یہ تتو ہے۔ کہ تمام دیکھی یا اندیکھی چیزوں کو جنھیں ہم جانتے ہیں۔ یعنی تمام النسانوں۔ چیزوں۔ روحوں۔ واقعات۔ دیوتوں اسروں اور فرشتوں کو ایک ہی جیو تر مے برہم انوبھو کیا جائے اور عملی طور پر اس سے یہ مراد ہے۔ کہ اپنے آپ کو اس پرات پر سرباینت۔ اننت اور وشو بیاپی پرش کے آگے بالکل ہی ارپن کر دیا جاوے۔ جو ایک ہی وقت میں شخصی بھی ہیں۔ اور غیر شخصی بھی۔ محدود بھی ہیں اور غیر محدود بھی۔ اپنے اوپر حدیں بھی لگاتے ہیں۔ اور نہ کسی حد کے اندر بھی محدود نہیں ہو سکتے

[1] ترمارگ سے مراد گیان یوگ۔ بھکتی یوگ۔ اور کرم یوگ ہیں

جو ایک ہیں، اور پھر انیک ہیں۔ اور جو اپنی ستّا سے نہ صرف اُوپر
کے دیوتوں میں جان ڈالنے والے ہیں۔ بلکہ انسان اور اس سے بھی نیچے
کیڑوں اور مٹی کے ڈھیلوں کو بھی پیدا کرتے ہیں۔

آتم سمرپن کی پورنتا مگر ضروری ہے۔ کہ یہ آتم سمرپن پورا ہو۔ کچھ بھی بچا
کر نہ رکھا جائے۔ کوئی خواہش۔ کوئی طلب۔ کوئی رائے۔ کوئی خیال کہ
"ایسا ضرور ہو۔ ایسا ہو نہیں سکتا۔ یہ ہونا چاہیئے اور وہ نہ ہونا چاہیئے"
نہ رہنے پائے۔ سب کچھ ہی ارپن کر دیا جائے۔ دل میں کوئی بھی خواہش
اور عقل میں کوئی شخصی ارادہ نہ رہے۔ سب دوند کا تیاگ کر دیا جائے
اور سارے درشیہ (مرئی) اور ادرشیہ (غیر مرئی) جگت کو گپت گیان
شکتی اور آنند کا ایک پرم پرکاش دیکھا جاوے۔ اور اپنے سارے
وجود کو بھگوت پرم، شکتی اور پورن گیان کے ارپن اس طرح کر دیا جائے
جس طرح انجن ڈرائیور کے ہاتھوں بالکل اثر پذیر حالت میں رہتا ہے
تاکہ بھگوان اس کے اندر اپنے کاریہ اور اپنی دیوی لیلا کو نباہ سکیں
پورن آنند۔ پورن شانتی اور گیان اور دیوی ستّا کی پورن کرپا
کو اپنے اندر پانے کے لئے جیسا کہ بھگوان ہمارے لیے انجام کار چاہتے
ہیں۔ ضروری ہے۔ کہ اہنکار (خودی) کو بالکل مٹا دیا جائے۔

آتم سمرپن کے سامنے اور سارے سادھن ہیچ ہیں اور اگر آتم سمرپن کا یہ بھاؤ
نامکمل طور بھی ستھاپن ہو جائے۔ تو پھر نشچے ہی کسی اور یوگک کریا کی
ضرورت نہیں رہتی۔ کیونکہ پھر بھگوان آپ ہی ہمارے اندر سادھک اور
سِدھ ہو جاتے ہیں۔ اور بھگوت شکتی ہمارے اندر کسی طریق پر کام نہ
کرتی ہوئی اُس پراکرتی کو کام کرنے دیتی ہے۔ جو سب کچھ دیکھتی

سب کچھ جانتی اور سب کچھ کرنے کی سامرتھیہ رکھتی ہے۔ یہاں تک کہ اس برتر عمل کے مقابلے میں راج یوگ کا نہایت زبردست شنیم اہنت اُنہتّ پرانا یام نہایت ہی انتھک اور لگاتار دھیان۔ نہایت آنند بھری بھکتی اور خود انکاری کا کرم اس قدر قوی اور موثر سادھن ہونے کے باوجود بھی اپنے نتائج میں نسبتاً کمزور اور کم اثر ہیں۔ کیونکہ وہ سارے سادھن ہی اپنی قابلیت کی حدود سے ایک حد تک محدود ہیں۔ لیکن یہ سادھن اپنی طاقت میں اس لئے غیر محدود ہے۔ کہ اس میں بھگوت شکتی کام کرتی ہے۔ اور اگر اس میں کسی طرح کی محدودیت ہے۔ تو وہ اُس بھگوت اچھا کی اپنی لگائی ہوئی ہے۔ جو جانتی ہے۔ کہ جگت کی اور جگت میں یا اُس سے الگ ہماری اعلیٰ سے اعلیٰ بہتری کس بات میں ہے +

پُرن کے تین عمل **آتم سمرپن کا سنکلپ** ۔ اس یوگ کا پہلا عمل یہ ہے کہ آتم سمرپن کا سنکلپ کیا جاوے۔ پورے دل اور پوری طاقت سے اپنے آپ کو بھگوان کے حوالے کر دو۔ کوئی شرط نہ لگاؤ۔ کچھ نہ مانگو یہاں تک کہ یوگ میں سدھی کی طلب بھی چھوڑ کر سوائے اس کے کچھ نہ چاہو۔ کہ تمہارے اندر اور تمہارے ذریعے بھگوت اچھا براہ راست اپنا کام کر سکے۔ جو لوگ پرماتما سے کچھ مانگتے ہیں۔ وہ انہیں وہی چیز دان کرتے ہیں۔ لیکن جو لوگ اپنا آپ اُس کے آگے ارپن کر کے کچھ بھی نہیں مانگتے۔ انہیں پرماتما وہ ہر ایک شئے دیتے ہیں۔ جب کہ وہ کبھی طالب یا محتاج ہو سکتے ہیں اور مزید براں انہیں وہ اپنا آپ اور اپنے پریم کے سوتہ سدھ پرساد بھی دان کرتے ہیں۔

(۲) اسنگ اور ساکھشی ہو رہنا۔ دوسرا اصل یہ ہے۔ کہ اسنگ اور الگ ہو کر اپنے وجود کے اندر دیوی شکتی کے عمل کو برابر دیکھا کرو جب وہ اعلیٰ طاقت ہمارے وجود کے اندر عمل کرنے لگتی ہے۔ تب عموماً وجود کے اندر کئی طرح کی خرابیاں اور تکالیف نمودار ہوتی ہیں اس لئے پورن شردھا درکار ہے۔ اگرچہ بات درست ہے۔ کہ پورن شردھا یکدم حاصل نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ جو اشدھی (ناپاکی) تمہارے اندر ظاہرا یا مخفی طور پر موجود ہے۔ غالباً پہلے پہل جاگ اٹھیگی اور اُس وقت تک بار بار سامنے آتی رہیگی۔ جب تک کہ یہ کلی طور پر وجود سے خارج نہ ہو جاوے۔ اور شک تو اس زمانے کی ایک عالمگیر ناپاکی ہے۔ لیکن اگر شک بھی حملہ آور ہو تو اس سے بھاگنے کی بجائے اس کے پاس کھڑے ہو کر اُس کے دور ہونے کی انتظار کرو۔ اور اگر ہو سکے۔ تو اس حالت میں اُن لوگوں کے ست سنگ سے لابھ اٹھاؤ جو اس رستے پر آگے بڑھ چکے ہیں۔ لیکن اگر ست سنگ کا موقعہ نہ ملے۔ تب آتم سمرپن کے اصول پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہو اور جب اپنے اندر سے کوئی دُکھ کلیش یا باہر سے کوئی حملہ ہو۔ تب گیتا کے ان وچنوں کو یاد کرو

मच्चित्त: सर्वदुर्गाणि मत्प्रसादात् तरिश्यसि ।। गी. १८. ५८

"مجھ میں اپنا من اور چت لگائے ہوئے میری کرپا سے تو سب مشکلات اور خطروں سے عبور کر جائیگا۔" (گیتا۔ ۱۸۔ ۵۸)

सर्व्वधर्म्मान् परित्यज्य मामेकं शरणं व्रज ।

अहं त्वां सर्व्व पापेभ्यो मोक्षयिश्यामि मा शुच: ।। गी: १८. ६६

سب دھرموں (تمام نیموں۔ ودھیوں۔ سادھنوں اور ولوپتمان[۱]
خواہ تمہارے اپنے پورب کے ابھیاس کا پھل ہوں۔ یا باہر سے تمہارے اوپر عائد کئے گئے ہوں) کو تیاگ کر کیول میری شرن کو پراپت ہو۔ میں تمہیں ہر ایک پاپ اور برائی سے چھڑا لونگا۔ شوک مت کرو۔"

(گیتا ۱۸-۶۶)

بھگوان کی پرتگیا کو ہمیشہ یاد رکھو تم اس طرح پر دکھی مت ہو۔ اور جدو جہد نہ کرو کہ گویا ذمہ واری تمہارے سر پر ہے۔ یا نتیجے کا انحصار تمہاری کوششوں پر ہے۔ کیونکہ اس بارہ میں تم سے کہیں بڑھ کر طاقتور ہستی قائم کر رہی ہے۔ اور نہ ہی تمہیں بیماری۔ مصیبت۔ پاپ اور الپوترتا کے ظاہر ہونے پر کوئی خوف محسوس کرنا چاہیئے۔ کیول بھگوان کی شرن میں اچل بھاو سے پڑے رہو۔ اُن کی پرتگیا ہے "میں تمہیں سب پاپ اور برائی سے چھڑا لوں گا"۔ مگر یہ چھٹکارا کسی ناگہانی کرامات کے ذریعے نہیں۔ بلکہ شدھی کے عمل سے حاصل ہوتا ہے۔ اور بیماری مصیبت اور پاپ وغیرہ کی نموداری اس عمل کا ایک جزو ہے۔ یہ ساری خرابیاں اُس دھول کی مانند ہیں۔ جو مدتوں سے میلے کمرے کی صفائی کرتے وقت بادل بن کر اٹھتی ہے۔ یہ دھول اگرچہ تمہارا گلا روکتی ہوئی معلوم ہو۔ پھر بھی اچل رہو۔ شوک[۲] "تم مت کرو"

माशुचः:

آتم گیان اسنگ اور الگ ہو کر رہنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ تم اپنے آپ کو پرش جانو۔ جو ساکشی (صرف دیکھنے والا) انومنتا (بھگوت کریا کو انومتی یعنی منظوری دینے والا) بھرتا (آدھار کو سہارنے والا) اور

۱ گیتا ۱۸-۶۶ ۲ ۳ دیکھو گیتا ۱۳-۲۲-۲۳

بھوکتنا (بھگوان کے دئے ہوئے پھلوں کو بھوگنے والا) ہے۔ اس سادھن میں سارا کاریہ بھگوان آپ ہی شکتی یا کالی کے روپ میں کرتے ہیں۔ یہ شکتی اپنے کاریہ کو شری کرشن جی کے آگے یگیہ کے طور پر ارپن کیا کرتی ہے۔ اور تم تو صرف یجمان ہو۔ جس کی موجودگی یگیہ کی ہر ایک کریا کے لئے ضروری ہے۔ اور جو یگیہ کے پھل کو چکھنے والا ہے۔ اس قسم کا اسنگ بھاو (علیحدگی)، اور کرترتو ابھیمان (پندار فاعلیت) کا تیاگ تمہارے لئے اس حالت میں بہت آسان ہو جائیں گے۔ جب کہ تم جان لو گے کہ آدھار کسے کہتے ہیں۔

آدھار گیان | آدھار کے مختلف حصوں کا "یوگک سادھن" میں سرسری طور پر ذکر کیا گیا ہے۔ لیکن اس کے اندر بھی آدھار کے صرف ان حصوں (دیہہ۔ پران اور انتہ کرن ارتھات چت۔ من۔ بدّھی۔ اہنکار) کا بالوضاحت ذکر کیا گیا ہے۔ جو اب منش کے اندر جاگرت (بیدار) ہیں۔ بدّھی جو انتہ کرن کا سب سے اعلیٰ عمل ہے۔ اس سے بھی اوپر پرا بدّھی یا وگیان کا ستھان ہے۔ اسی میں ستیہ دھرم (ستیہ گیان۔ ستیہ بھاو ستیہ کرم) کا نواس ہے۔ اور وگیان کی اس آکرش شکتی سے بھی اوپر آنند یا سرور عالمگیر ہے۔ جس میں تمہاری دیوی انش (ایزدی جزو) کا نواس ہے۔ اسی وگیان اور آنند کو ہی حضرت مسیح نے تمہارا اندرونی سورگ راج کہا ہے۔ اس وقت ہم اپنے آدھار کے نچلے اجزا اور ان کے اعمال کی طرف تو بیدار ہو رہے ہیں۔ مگر وگیان اور آنند کے طبقوں پر گہری نیند میں پڑے سوتے ہیں۔ اب ہمارا کام یہ ہے

ء شری اروند گھوش جی کی وہ نادر تصنیف جس کا اردو ترجمہ یوگک سادھن کے نام سے گیان آشرم لاہور سے شائع ہو چکا ہے

اپنے اندر چیتنا کے ان طبقوں کو بیدار کیا جاوے۔ ان طبقوں کی بیداری اور ان کا خالص عمل ہی اس یوگ کی سدھی ہے۔ کیونکہ اس اعلیٰ عمل اور بیداری کو حاصل کرنے پر ہم اس حالت ہستی تو پہنچتے ہیں۔ جسے بھگوان میں باس کرنا کہتے ہیں۔ اور جس کے متعلق گیتا میں سری کرشن جی فرماتے ہیں۔

मय्येव निवसिष्यसि

"نشچے ہی تم مجھ میں نواس پاؤ گے" جب یہ اوستھا ایک بار بھی پراپت ہو جاتی ہے۔ تب ہم مکت۔ آنند اور پورن کام ہو جاتے ہیں۔

(۳) سرب میں بھگونت درشن۔ یوگ کا تیسرا عمل ہے تمام چیزوں کا ایشور روپ دیکھنا۔

بھگونت ساکھشاتکار کے درجے | عام طور پر سادھک پہلے پہل مکان و زمان (سرب دیش کال) میں اس ایک نورانی اور غیر متشخص (ذات مطلق آتما) کو دیکھتا ہے۔ جو حرکت۔ امتیاز اور نشان سے مبرا (شانت اور الکشن) ہے۔ اور جس کے اندر تمام نام روپ بہت ہی مشکوک سی یا بہت ادنےٰ سی حقیقت رکھتے ہیں۔ اس درجہ ساکھشات کار پر یہ بھی ممکن ہے۔ کہ ایک آتما ہی کیول ماترستا (ہستی محض) معلوم ہو۔ اور اس کے سوا سب کچھ مایا یا بے معنی یا ناقابل توجیہہ دھوکا نظر آئے۔ لیکن اگر تم اس آتم انوبھوتی پر نہ ٹھہر جاؤ۔ تو آگے چل کر تم اسی آتما کو نہ صرف ساری ہی مخلوقات کو دھارنے اور سہارنے والا ہی دیکھو گے۔ بلکہ اُسے سب کو رچنے اور پورن کرنے والا پاؤ گے اور ایک وقت تم یہ محسوس کرنے لگو گے۔ کہ یہ سب نام روپ بھی

برہم ہی ہے۔

اس کے بعد تم اس انوبھو میں دن بدن زیادہ جینا سیکھو گے جسے اپنشدوں اور گیتا نے جیون کا نیم (قانون زندگی) قرار دیا ہے یعنی تم اپنے آپ کو ساری موجودات میں اور ساری موجودات کو اپنے آپ میں دیکھو گے۔

आत्मानं सर्व भूतेषु सर्व भूतानि आत्मनि ॥

اور تمہیں سب کچھ ہی برہم نظر آنے لگیگا۔

(सर्वंखल्विदं ब्रह्म)

لیکن اس یوگ کا سردشٹی انوبھو تب ہوگا۔ جب تمہیں یہ سارا جگت ایک اننت دیوی ویکتی پرکاش۔ کھیل اور لیلا دکھائی دیگا۔ اور جب تم نہ صرف ساری موجودات میں ایک غیر مخفی سد آتما کو دیکھو گے۔ جو کل ظہورات کی بنیاد ہے۔ یہ گیان تو ہے گا ہی۔ بلکہ شری کرشن بھگوان کے درشن کروگے۔ جو سب کا آنترے بھوت ہوکر بھی سب ویکت اور اویکت جگت سے پرے ہیں۔

यक्तो ऽव्यक्तात् पर :

کیونکہ سد آتما سے پرے اسَت (عدم) کی وہ خاموشی ہے۔ جسے بودھ اور شونیہ وادی لوگوں نے شونیہ کے روپ میں انوبھو کیا ہے۔ اس خاموشی سے بھی آگے پرات پر۔ ورنیہ۔ اندھکار سے پرے سورج کی مانند چمکنے والے وہ پرش ہیں۔ جنہوں نے اس جگت کو اپنی ستا سے رچا ہے۔ اور جو اننت۔ سانت المبتدیہ کے روپ میں سب کے اندر موجود اور سب کا سہارا ہیں۔ جو شیو نارائن

اور وہ لیلامے کرشن بھگوان ہیں۔ جو ہم سب کو اپنے پریم سے کھینچنے اور اپنے اپار گنوں سے موہت کرتے ہوئے اس وچتر جگت میں اپنے آنند شکتی اور سوندریہ کی نت لیلا کر رہے ہیں۔

سارا جگت سچدانند سروپ بھگوان کی لیلا ہے

یہ سارا جگت سچّدانند سروپ بھگوان کی ستا گیان اور آنند کی لیلا ہے۔ تم ایک روز انوبھو کروگے کہ خود مادہ بھی کوئی مادی شے نہیں ہے۔ یہ کوئی پدارتھ نہیں۔ بلکہ چیتنا کا ایک روپ یا گن ہے۔ اور ستّا (ہستی) کے اندریہ دوارہ انوبھو کئے جانے کا پھل ہے۔ اور جسے ہم کٹھور تا (ٹھوس پن) کہتے ہیں۔ وہ بھی سنگھتی (اجتماع) اور دھرتی (ثبات) کے گنوں کا مجموعہ ہے۔ اور چیتنا کی ایک خاص حالت کے سوا اور کچھ نہیں۔ مادہ زندگی ذہن اور جو کچھ ان سے پرے ہے یہ سب کچھ سری کرشن بھگوان اور اننت گن برہم ہیں۔ جو اپنے سچدانند روپ میں اس جگت میں لیلا کر رہے ہیں۔

اس انوبھو کے پھل

جب ہم اس انوبھو کو پاکر اس میں نربھن اور ستھر بھاو سے رہنے لگتے ہیں۔ تب شوک۔ پاپ۔ بھے۔ کرم کی کوئی سمبھاونا نہیں رہتی اور سب دکھ تاپ اور کلیش وجود سے باہر دھکیلے جاتے ہیں۔ اس حالت میں ہم اپنے ذاتی تجربہ سے اپنشد کی اس سچائی کو انوبھو کرنے لگتے ہیں۔ کہ

आनन्दं ब्रह्मणो विद्वान् न विभेति वुतश्चन:

"جو برہم کا آنند پاتا ہے۔ وہ جگت میں کسی شے سے بھی نہیں ڈرتا" نیز اپنشدوں کی اس صداقت کو بھی اپنے تجربے سے ثابت

کرتے ہیں۔ کہ

यस्मिन सर्व्वाणि भूतानि आत्मैवाभू द्विजानतः।

तत्र को मोहः कः शोक एकत्वमनुपश्यतः॥ (ईश॰ ७॥)

جب گیان (وگیان) کی پراپتی پر تمام چیزیں اپنے آتما کے ساتھ ایک ہو جاتی ہیں۔ تب اس گیانی کو کیا موہ اور کیا شوک ہو سکتا ہے جو تمام چیزوں میں ان کی (اندرونی) وحدت دیکھتا ہے" تب ہمارے سامنے ساری سرشٹی اپنا روپ بدل کر خوبصورتی۔ بھلائی نور اور سرور کا سمندر اور ایک شاشوت شانتی اور شکتی کے آدھار پر آنند سے چھلکتی ہوئی لیلا نظر آنے لگتی ہے۔ پھر تمام چیزیں ہی ستیم۔ شوم۔ منگل اور آنندمے دکھائی دیتی ہے۔ ہم اپنے سروپ میں سارے بھوتوں کے ساتھ ایک ہو جاتے ہیں۔ सर्वभूतात्मभूतात्मा اور سدا اسی اوستھا میں رہ کر اپنے سپرش۔ ایکتا اور پریم کے پربھاو سے یہی الوبھو دوسروں کو بھی پروان کر سکتے ہیں۔ اسی طرح ہم اپنے سارے جگت میں برہم شکتی کی ہر سو پھیلنے والی کرنوں کا مرکز بن جاتے ہیں

جڑ پدارتھوں میں ایشور درشن صرف جانداروں میں نہیں۔ بلکہ بے جان چیزوں کے اندر بھی نارائن کا درشن۔ شو کا الوہ جیا کر شکتی ماتا کے ساتھ ملن کرنا ہوگا۔ جب ہماری آنکھیں جو اب مادیت کے خیال سے اندھی ہو رہی ہیں۔ پرم جیوتی کی طرف کھلیں گی۔ تب ہم دیکھیں گے کہ کوئی چیز بھی زندگی سے خالی نہیں۔ بلکہ ہر ایک وستو میں ویکت یا اویکت چیتنیت یا آبرت۔ پرگٹ یا گپت یا پرکاش اوستھا میں نہ صرف ہ آنند چیتنیا موجود ہے۔ جسے ہم اَن یا مادہ کہتے ہیں۔ بلکہ پران۔ من۔ وگیان

چت ۔ ست بھی موجود ہیں۔ سب چیزوں کے اندر گیان سروپ بھگوان
پرویش کر کے اپنے گنوں کا آنند لے رہے ہیں پھولوں ۔ پھلوں
برکشوں ۔ پرتھوی ۔ دھاتوں غرض تمام چیزوں کے اندر تم ایک آنند
کی موجودگی محسوس کروگے ۔ کیونکہ شری کرشن بھگوان سب کے اندر
بیاپک ہو رہے ہیں ۔ مگر ان کی یہ ویاپکتا مادی یا جسمانی طرز کی نہیں ہے
کیونکہ مادہ یا جسمانیت بذاتِ خود کوئی شے نہیں ۔ دیش کال (مکان
و زمان) صرف ہمارے پدارتھ گیان کے نیم اور ولوستھائیں اور بھگوان
کی سرشٹی کاری کلا کے درشیہ ہیں وہ صرف چیت ارتھات اپنی پرم
ستا کے دِویہ گیان سے سب کے بھیتر پرویش کرتے ہیں ۔

ईशावास्यमिदं सर्वं यत्किंच जगत्यां जगत् ॥ ईश० १ ॥
"یہ ہمارا جگت اور اس کے اندر کی ہر ایک پراکرتک وستو ایشور
کا نواس استھان بنائی گئی ہے"

वे भूतेष | تمام چیزوں اور وجودوں کے اندر | تمام کرم کے گوڑھ ارتھ
بھگوان کا درشن کرنا بھی کافی نہیں ہے ۔ بلکہ انہیں تمام واقعات
اعمال ۔ خیالات ۔ جذبات اپنے دوسروں اور ساری دنیا کے اندر
دیکھنا لازمی ہے ۔ اس کے لئے دو باتیں ضروری ہیں ۔ ایک یہ
کہ تمہیں اپنے سب کرموں کا پھل بھگوت ارپن کر دینا چاہیئے
کرم پھل تیاگنے کے یہ معنی کبھی نہیں ۔ کہ کرموں کے پھل سے ویراگیہ
دھارن کر کے اس سے پرے ہٹ جاؤ ۔ یا کسی خاص مقصد کو سامنے
رکھ کر کوئی کام نہ کرو ۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے ۔ کہ تم کرم کرو ۔ مگر
اس [illegible] نہیں ۔ کہ تم اس یا اس امر کے واقع ہونے کے خواہش

ہو۔ یا اس بات کو ضروری سمجھ کر کہ یہ یا وہ بات وقوع میں آئے اپنے کرم اس مقصد کا ایک ذریعہ سمجھ رہے ہو۔ بلکہ اس لئے کہ یہ کرم کرتویہ (کرنے کے لائق) ہے یعنی تمہاری ہستی کے مالک بھگوان اسے چاہتے ہیں۔ اور بھگوان اس کا پھل خواہ کچھ ہی دیں۔ یہ تو کرنا ہی ہوگا

کرتویہ کرم کا پھل سدا ہی ٹھیک ہوتا ہے

تمہیں اپنی خواہش ایک طرف رکھ کر یہ معلوم کرنے کی اچھا کرنی چاہیئے۔ کہ بھگوان تم سے کیا چاہتے ہیں۔ جو بات تمہارا دل یا جذبات مانگتے ہیں۔ یا جسے تمہاری معمولی رائیں ترجیح دے کر واجب اور ضروری خیال کرتی ہیں۔ اس پر اعتبار نہ کرتے ہوئے اس سے پرے جا کر گیتا میں ارجن کی مانند اس بات کو جاننے کی اچھا کرنی چاہیئے۔ جو بھگوان نے تمہارے لئے واجب اور لازمی قرار دے رکھی ہے۔ اس بات کا دڑھ وشواس رکھو۔ کہ جب تم اپنے کرتویہ کرم کو ٹھیک طور پر سرانجام دو گے۔ تو اس کا نتیجہ وہی ہو گا جو عین مناسب اور ضروری ہے۔ اگرچہ وہ نتیجہ تمہاری خواہش اور توقع کے خلاف ہی ہو۔ جو طاقت اس دنیا پر حکمران ہے۔ وہ کم از کم اتنی تو دانا ہے۔ جس قدر کہ تم ہو۔ اور یہ بات قطعی طور پر لازمی نہیں ہے۔ کہ انتظام عالم میں تمہارا مشورہ اور رضامندی لی جاوے۔ بھگوان آپ اپنی سرشٹی کی شدھ لے رہے ہیں۔

کرتویہ کرم پر وچار

اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کرتویہ کرم کیا شے ہے۔ اس سوال کا جواب دینا کوئی آسان بات نہیں۔

गहना कर्मणो गतिः [1]

بہت سے لوگ کرتویہ کرم کا ترجمہ انگریزی خیال اور لفظ کے

[1] گیتا ۴۔ ۱۷

مطابق ڈیوٹی (فرض) کیا کرتے ہیں۔ اور اگر ان سے ڈیوٹی کی تعریف پوچھی جائے۔ تو وہ یہ جواب دیں گے۔ "جائز اور اخلاقی فعل"۔ جسے لوگ جائز اور اخلاقی فعل سمجھتے ہیں۔ جو تم اپنی ضمیر کے مطابق جائز خیال کرتے ہو۔ یا جو فعل قوم سوسائٹی اور نوع انسان کی بہتری کے لئے درکار ہے" لیکن یاد رکھو۔ کہ جو شخص فرض کے متعلق اس قسم کے شخصی یا منمانی خیالات میں پھنسا رہتا ہے۔ جو اگیانی لوگوں کی پُرشور خواہشات اور شخصی خودی کو روکنے کے لئے ضروری ہیں۔ وہ بے شک نیک تو ہو سکتا ہے۔ مگر کبھی اس یوگ کی پورنتا کو لابھ نہیں کر سکتا۔ وہ صرف ایک پھل کی واسنا کو چھوڑ کر دوسری قسم کے پھل کی واسنا کرتا ہے۔ اور ان اعلیٰ مقاصد کے لئے غالباً زیادہ جوش اور شوق کے ساتھ کوشش کرتا ہوا ناکامیابی کی صورت میں زیادہ غمزدہ ہوتا ہے۔ دوسروں کے کلیان کے خبط سا اور کوئی بھیانک خبط نہیں۔ اور نیکی کے جمے ہوئے اہنکار کی مانند اور کوئی ڈھیٹ اہنکار نہیں۔ ٹھیک اسی وجہ سے کہ یہ اپنی اور دوسروں کی نظر میں بین روا معلوم ہوتا ہے۔ اور اس لئے اپنے آپ سے کسی اعلیٰ قانون کے آگے سر جھکانے کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ ایسی حالت میں اگرچہ ہم اپنے کاموں کے نتائج پر غمزدہ نہ بھی ہوں۔ تو بھی ان میں راجسک کرتا کی محنت کشمکش۔ جدوجہد۔ لڑائی۔ لوبھ اور رکاوٹ موجود ہوتے ہیں۔ اور ہم گنوں کے بندھن میں رہ کر ان سے پرے ترگناتیت پد کو نہیں پا سکتے۔

کرتویہ کرم جاننے کے لئے بھگوت گیتا کا اپدیش شخصی نیکی اور سوشل ڈیوٹی کے انہی خیالات کے ماتحت ہی ارجن نے لڑنے سے انکار کر دیا تھا۔ گیتا میں

ارجن کی دلیلوں کے جواب میں شری کرشن بھگوان نے دو طرح کے خیالات ظاہر کئے ہیں۔ ایک خیال تو گھٹیا قسم کا ان لوگوں کے لئے ہے جو ابھی بندھن میں ہیں۔ مگر مکتی کے طالب ہیں۔ دوسرا خیال مکت پُرشوں کے لئے ہے۔ پہلی قسم کے لوگوں کے لئے نوشاستر کا بدھان ہے۔ مگر دوسری قسم کے مکت پُرشوں کے لئے بھگوان کے آگے کیول کرم پھل ہی نہیں بلکہ خود کرم کو بھی ارپن کر دینے کا اُپدیش ہے۔

شاستر کا یہ گن ہے۔ کہ یہ ہماری خودی۔ خود غرضی اور خود رائی سے باہر اور ہماری شخصی خواہشات۔ دلائل۔ جذبات اور تعصبات سے الگ ایک ایسا معیار قائم کر دیتا ہے۔ کہ جس کے مطابق ٹھیک طرح زندگی بسر کرنے سے ہم نہ صرف اپنے آپ پر قابو پا سکتے ہیں۔ بلکہ ساتوک اہنکار کو بھی کم از کم کر کے مکتی کے لئے تیار ہو تے ہیں۔ قدیم زمانے میں ویدک دھرم ہمارا شاستر تھا۔ انسانی سائی کالوجی اور قوانین عالم کی گہری واقفیت پر مبنی تھا۔ اور انسان کو آتم گیان دے کر اُسے اپنے سوبھاو کے مطابق زندگی بسر کرنے کی تعلیم دیتا تھا۔ اس کے بعد سمرتی شاستر نے آکر اس کام کو اور نا ملائم طریق پر کرنے کی کوشش میں ویدوں میں بتلائے ہوئے چتروَرن کی بنا پر لوگوں کو غیر موزون عام جماعتوں میں بانٹ دیا۔ اور اب تو یہ جماعت بندی (شریی نبدھن) ایک اندھا دھند مکینیکل دستور اور عادتی سوشل رسم سے کچھ بھی بہتر ہو گی۔ اب یہ کوئی ساتوک شے نہیں۔ جو مکتی کی تیاری سکھاتی ہو۔ بلکہ بالکل تامسک اور نرا بندھن ہے *

ٹ علم النفس یا علم ذہن۔ مَن تتو۔ مانسک ودیا (مترجم)

مکت پرش یا کتی کا سادھک شاستر سے پرے ہوتا ہے

اعلیٰ سے اعلیٰ شاستر کو بھی اپنی نیکی ۔ تعصب اور شخصی رائے کی خود ہی استعمال کر سکتی ہے ۔ شاستر کا بڑے سے بڑا گن صرف اتنا ہی ہے ۔ کہ یہ مکتی کے لیئے تیار کرتا ہے اسی شاستر کو ہی شبد برہم کہا گیا ہے ۔ مگر ہمیں صرف تیاری پر قانع نہ رہ کر جونہی کہ ہماری آنکھیں کھلیں ۔ واقعی مکتی پانے کے لیئے جلدی آگے بڑھنا چاہیئے ۔ مکت پرش اور سادھک جس نے اپنے کرموں کو بھی بھگوان کے ارپن کر دیا ہے ۔ اعلیٰ سے اعلیٰ شاستر شبد برہم سے پرے چلا جاتا ہے ۔

(گیتا ۶-۴۴) शब्द ब्रह्मातिवर्तते ॥ गी. ६.४४॥

کرم کی ذمہ واری اور بندھن سے چھوٹنے کا گر

کرم ارپن کرنے کی سب سے اچھی بنیاد اس بات کا انوبھو کرنا ہے ۔ کہ پرکرتی ہی سب کاموں کو بھگوان کی آگیا سے کر رہی ہے ۔ اور بھگوان ہمارے سوبھاؤ کے ذریعے ہر کام کا فیصلہ کرتے ہیں ۔ جونہی اس بات کا پرتیکش انوبھو ہوتا ہے ۔ تب سے تمہارے سب کرم بھگوان سے سمبندھ رکھتے ہیں ۔ تمہارا اپنا کوئی کام یا ذمہ واری نہیں رہتے ۔ پھر سچ مچ نہ کوئی ذمہ واری ہوتی ہے ۔ اور نہ کسی کرم کا بندھن کیونکہ بھگوان کوئی ذمہ واری نہ رکھتے ہوئے آزاد اور خود مالک ہیں ۔ تب ہمارے کام نہ صرف شاستر کے انوسار چلنے والے منش کی مانند (स्वभाव नियत) سوبھاؤ نیت ہونے کی وجہ سے ہمارا دھرم ہوتے ہیں ۔ بلکہ ہمارے سوبھاؤ کو بھی بھگوان ایک مشین کی طرح استعمال کرتے ہیں ۔ ہمارے لیئے جو اودیا کے سنسکاروں سے بھرے پڑے ہیں ۔ گیان کے اس مرحلے پہ پہنچنا

آسان بات نہیں ہے۔ مگر تین درجے ہیں۔ جن میں سے گزر کر منش اِس اوستھا کو جلد پراپت کر سکتا ہے۔

دیوی جیون تک اُٹھنے کی سیڑھی (۱) پہلا درجہ یہ ہے کہ تم اس شلوک کے بھاؤ میں زندگی بسر کرنا سیکھو۔

त्वया हृषीकेश हृदिस्थितेन यथा नियुक्तोऽस्मि तथा करोमि ॥

"اے میرے ہردیہ میں نواس رکھنے والے ہرشی کیش! تم مجھے جس کام میں لگاتے ہو۔ میں وہی کرتا ہوں" جب یہ بھاؤ تمہاری روزمرّہ کی زندگی میں پرویش کر جائیگا۔ تب

(۲) دوسرے درجے میں گذرنا اور گیتا کے اس گیان میں جینا آسان ہو جائیگا۔

ईश्वर: सर्व्व भूतानां हृद्देशेऽर्जुन तिष्ठति।

भ्रामयन्सर्वे भूतानि यंत्रारूढानि मायया ॥ गी॰ १८॰ ६१॥

"بھگوان سب بھوتوں کے ہردیہ میں سنتھت ہو کر اپنی ترگنی مایا کے چکّر پر سب کو گھما رہے ہیں (گیتا - ۱۸ - ۶۱)

پھر تم اپنے اندر تین گنوں کے عمل اور اپنے وجود کی چلتی ہوئی مشین کو دیکھتے ہوئے بھی یہ بات ہرگز نہ کہو گے۔ کہ "تم جدھر لگاتے ہو۔ اُدھر ہی لگتا ہوں" بلکہ یہ جانو گے۔ کہ صرف مایا کے گن کام کر رہے ہیں۔

(गुणागुणेषु वर्तन्त)

مگر گنوں کے عمل کی تمیز کرنے سے پہلے ان مرحلوں میں بڑی مشکل یہ ہوتی ہے۔ کہ ہمیں اپنے سوبھاؤ کی اشدھی دکھائی دینے لگتی ہے۔ اور اپنے پاپ اور پن کے وچار بار بار سامنے آیا کرتے ہیں۔ اس مشکل سے بچنے

گیتا - ۳ - ۲۸

کے لئے تمہیں یہ بات سدا یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ جب تم اپنے آپ کو بھگوان کے ارپن کر چکے ہو۔ وہ تمہاری سب اشُدھیوں کو دُور کر دیں گے۔ تمہارا کام تو صرف اُن کی شرن اور سمرن میں رہنا ہے۔ اس حالت میں۔ تمہیں پُن پاپ کے موہ میں پھنس کر نہیں رہنا چاہیئے۔ کیونکہ بھگوان نے گیتا میں یہ ابھئے وچن دیا ہے۔

(प्रतिजाने ॥ न मे भक्तः विनश्यति ॥)[1]

"میں پرتگیا کرتا ہوں۔ میرا بھگت ناش نہیں ہو سکتا"

(۳) دوسرے درجے میں بھگوان کا پورن ساکشات کار ہونے پر یا بھگوت کرپا سے خود بخود ہی ہم تیسرے درجے میں داخل ہوتے ہیں۔ جہاں پُرش نہ صرف تین گنوں سے الگ رہ کر نرگناتیت ہوتا ہے۔ بلکہ وہ خود دیوی پرکرتی ہو کر ان تینوں گنوں کو استعمال کرتا ہوا بھی ان کے بندھن میں نہیں آتا۔

تین گنوں کا رُوپانتر | اس حالت میں تینوں گن اپنی شکل بدل لیں گے چنانچہ ستوگن اپنی موجودہ صورت کھو کر شدھ پرکاش اور جیوتی میں تبدیل ہو جائیگا۔ اور پرکرتی زنجیر، ایک شدھ۔ مکت۔ اننت سونہ سدھ اُجالے میں جیتگی۔ تموگن بھی موجودہ شکل میں نہ رہ کر شدھ۔ شم اور شانتی میں بدل جائیگا۔ اور ہماری پرکرتی ایک اننت اور اواچیہ سنھرتا اور شانتی کے آدھار پر درڑھ ستھتی پائیگی۔

اسی طرح رجوگن جیسا کہ اب معلوم ہوتا ہے۔ شدھ تپس میں بدل جائیگا۔ اور ہماری پرکرتی اس شانتی کے آدھار اور پرکاش کے

[1] گیتا۔ ۱۸-۶۵ [2] گیتا ۹-۳۱

سورگ میں دیوی شکتی کے مکت اور اننت ساگر میں بہنے لگیگی۔

تب ہمارے کرم اُس بھگوت گیان کے سوبھاوک باہیہ پرکاش ہونگے ۔ جو بھگوت اِچھا سے بھن نہیں۔ یہی بھوماپد اور اننت دھام ہے جس پر پہنچکر تین مقید (بدھ) اور محدود (پری مت) گنوں کی جدوجہد دور ہوکر اُن کی جگہ مکت پرکاش تپس اور شانتی کی عظیم موافقت نمودار ہوتی ہے۔

پُورن مکت اوستھا | اور اس اوستھا پر پہنچنے سے پہلے ہی تم اس مارگ پر چلتے ہوئے دیکھوگے ۔ کہ ایک مہا شکتی جسے تم شخصی طور پر اپنی نہیں کہہ سکتے ۔ تمہارے جسم سے باہر رہ کر بھی اس پر قبضہ اور اُس میں پرورش کرتی ہوئی تمہارے لئے سوچنے۔ محسوس کرنے اور کام کرنے میں مصروف ہے۔ اور تمہارا جسم ذہن اور دل سب کے سب تمہاری اپنی طاقت سے نہیں۔ بلکہ اسی شکتی کے ذریعے حرکت پذیر ہو رہے ہیں اب تم اپنی وچار۔ بھاو اور کرم کا آنند تو لوگے ۔ مگر تمہارا اس شکتی پر اور اس شکتی کا تمہارے اوپر کوئی ادھیکار نہیں رہیگا ۔ اور جس طرح ایک لہر سطح سمندر سے مٹ جاتی ہے ۔ اور کنول کے پتے سے پانی جھڑ جاتا ہے ۔ اسی طرح تمہارے کرم بھی اپنا کوئی نام و نشان نہ چھوڑتے ہوئے لے ہو جائیں گے[1] (कर्माणि प्रविलीयत)

پھر تمہارا من چیت اور دیہہ تمہارے نہیں رہیں گے ۔ اور تم بھی صرف ست چت آنند کا ایک مرکز رہ جاؤ گے ۔ جس کے ذریعے بھگوان اس خاص آدھار میں کام کرتے ہیں ۔ یہ وہ اوستھا ہے ۔ جس میں

[1] گیتا۔ ۴۔ ۲۳

سادھک اپنی سمپورن چیتنا میں بھگوان کا ہی (तच्चित्तः) ہوکر
اس شلوک کا عین نمونہ بن جاتا ہے:-

यस्य नाहं कृता भावो बुद्धि यस्य न लिप्यते।

جس میں اہنکار بھاو نہیں رہا اور جس کی بدھی لپایمان نہیں ہوتی
یہی کرم سمرپن ہے۔ جس پر بھگوان کرشن نے اس قدر زور دیا ہے۔

मयि सर्वाणि कर्माणि सन्यस्या ध्यात्म चेतसा।
निराशी र्निममे। भूत्वा युद्धय स्व विगतज्वरः॥ गी० ३.३०

"سب کرموں کو مجھ پر چھوڑ کر ادھیاتم یوگ میں پوری طرح اپنا چت
لگائے ہوئے واسنا اور ممتا سے مکت اور آتم تاپ رہت ہوکر یدھ کرو"
(گیتا ۳۔۳۰)

واسنا۔ دوند۔ اہنکار یہ تینوں آتم سمرپن کے بیری ہیں۔ واسنا کا کارن دوند ہیں اس عظیم اور
مکمل نجات کے لئے ضروری ہے۔ کہ نسپرہ (بے خواہش) نردوند (متضادات
سے آزاد) اور نراہنکار (خودی سے خالی) ہو جاؤ۔ لیکن یہی تین چیزیں
آتم سمرپن کے بڑے دشمن ہیں۔ اگر تم نردوند ہو۔ تو تم واسنا رہت ہو
سکتے ہو۔ ورنہ مشکل ہے۔ کیونکہ ہر ایک دوند (تضاد) من میں من کے اپنے
سوبھاؤ سے کسی نہ کسی روپ میں راگ دویش (الفت و نفرت۔۔۔۔
پسندیدگی و ناپسندیدگی) پیدا کرتا ہے۔ خواہ یہ دوند نہایت ادنیٰ قسم
کے ہوں۔ جو جسم کے ذریعے من پر اثر ڈالتے ہیں۔ جیسے بھوک پیاس گرمی
سردی۔ جسمانی سکھ دکھ خواہ درمیانہ قسم کے ہوں۔ جو جذبات و خواہشات
کی راہ سے من کو اپیل کرتے ہیں۔ جیسے کامیابی و ناکامیابی۔ فتح و شکست
نیک بختی و بدبختی۔ خوشی اور ناخوشی۔ حسرت و مسرت اور خواہ سبھا

سے اونچے درجے کے ہوں۔ جو وویک بدھی کی راہ سے انتہ کرن پر اپنا پربھاو ڈال لیتے ہیں۔ جیسے پُن پاپ۔ یکتی ایکتی۔ سچ جھوٹ۔ دوندوں کے جیتنے کے اُپائے (۱) پُورن گیان سے جو سب میں بھگوان کا درشن کرتا ہوا اس کے عظیم اور عالمگیر مقصد میں چیزوں کے باہمی رشتوں کو سمجھ سکتا ہے۔

(۲) پُورن بھکتی سے جو تمام چیزوں کو اس لئے آنند پوربک سویکار کرتی ہے۔ کیونکہ سب کچھ اُس تتے پریتم کی طرف سے ہے۔

(۳) پُورن کرم ہے جس میں کامیابی ناکامیابی۔ عزت بے عزتی وغیرہ کی دوندوں کی طرف سے جو عام طور پر سب کرموں کے پیچھے لگے رہتے ہیں۔ بالکل بے پرواہ ہو کر اپنے سارے کرموں کو یگیہ روپ سے بھگوان کے ارپن کر دیتا ہے۔

آتم سمرپن کے سنکلپ اور ابھیاس سے آخر کار لازمی طور پر ایسے گیان۔ ایسی بھکتی اور ایسے کرم کے پھل نمودار ہو آتے ہیں۔ سرب دوند کا مول اہنکار ہے اور یہ تین طرح کا ہے مگر یہ اہنکار ہے۔ جو چیزوں کے تعلق اور اُن کے اثر کو جو ہم پر یا ہماری چیزوں پر ہوتا ہے۔ زندگی کا معیار بنا کر دونڈوں کو ہمارے بندھن کی زنجیروں میں تبدیل کرتا ہے۔ ہماری زندگی اور سادھن پر اپنے اثر کے لحاظ سے اہنکار تین طرح کا ہے۔ راجسک۔ تامسک۔ ساتوک۔

(۱) رجوگن۔ میں کام اور شغل کی طبعی خواہش سے باندھ کر سدا کام اور اُس کے پھل کے لئے بھٹکتا رہتا ہے۔ اسی راجسک اہنکار سے مکت ہونے کے لئے گیتا کا فرمان ہے۔ کہ پھل کی واسنا

سے کام مت کرو

(मा कर्मफलहेतुर्भूः) [1]

اور اپنے کریوں کو بھگوان کے ارپن کردو۔

(۲) تموگن۔ کمزوری اور آرام طلبی و بیکاری کے قدرتی میلان سے ہمیں باندھتا ہے۔ اس اہنکار کے بس میں آکر ہم سدا سستی۔ مرجھاوٹ۔ پریشانی۔ خوف۔ دل شکنی کم ہمتی اور مایوسی میں ڈوبے رہتے ہیں۔ تامسک اہنکار سے بچنے کے لئے ہی گیتا کی آگیا ہے۔ "اکرم کے ساتھ موہ نہ کرو"

(मा ते सङ्गोऽस्त्वकर्मणि) [2]

اور اسی لئے شانت شردھا اور دھیر۔ پرسن۔ درڑھ چیشٹا کے ساتھ

(अनिर्विण्णचेतसा) [3]

سدا ہی یوگ یکت رہنے کا اپدیش کیا گیا ہے۔ خواہ تم آگے بڑھتے ہوئے نظر آؤ اور خواہ اپنی جگہ پر ٹھہرے ہوئے یا پیچھے ہٹتے ہوئے دکھائی دو۔

(۳) ستوگن ہمیں گیان اور سکھ دوارہ باندھتا ہے۔ یہ ہمیشہ ہی اپنے کسی اپورن انوبھو۔ اپنی نیکی کے خیال۔ اپنی راؤں اور اصولوں کی درستی کی سوچ بچار میں پھنسا رہتا ہے۔ اور اپنی بہترین حالت میں بھی ارجن کی مانند بھگوت اچھا انوسار آتم سمرپن کے خلاف نیکی انصاف اور خدمتگزاری کے شخصی خیالات کو کھڑا کرتا ہے۔ اسی ساتوک اہنکار سے ہی نجات پانے کے لئے گیتا میں پاپ اور پن

(उभे सुकृतदुष्कृते) [4]

کے دوند کے موہ سے آگے جانے کی سکشا دی گئی ہے۔

تینوں گنوں کے انرتھ | اس سادھک کے لئے جو آتم سمرپن کا سنکلپ تو کر چکا ہے۔ مگر اس سمرپن کی پورنتا کو ابھی تک نہیں پہنچا۔ اہنکار کے تینوں سے

---

۱ و ۲ گیتا۔ ۲-۴۷ ۳ گیتا ۶-۲۳ ۴ گیتا ۲-۵۰

پر کام کرنے والا ہر ایک گن ایک خاص خطرہ رکھتا ہے۔ رجوگن اُس وقت خطرناک ہو جاتا ہے۔ جب سادھک پر یہ غرور حملہ آور ہوتا ہے۔ "میں بڑا سادھک ہوں۔ میں اِس قدر ترقی کر چکا ہوں۔ میں پرماتما کے ہاتھوں میں ایک بڑا ینتر ہوں" وغیرہ وغیرہ یا جب وہ اپنے کام کو بھگوان کا ایسا کام جاننے لگتا ہے۔ جو ضرور ہی مکمل کرنا ہے۔ اور پھر اس میں غرق ہو کر اس کے متعلق بے قرار اور دُکھی ہوتا ہے۔ گویا یہ بھگوان کے کام میں بھگوان کی نسبت زیادہ دلچسپی رکھتا ہے۔ اور ان سے بھی بڑھ کر ہمدردی کے ساتھ کر سکتا ہے۔ بعض لوگ ایسے بھی ہیں۔ جو راجسک بھاؤنا سے کام کرتے ہوئے بھی اپنے آپ کو اس خیال سے تسلی دیا کرتے ہیں۔ کہ وہ آپ تو کچھ نہیں کر رہے۔ کیول بھگوان ہی اُن کے ذریعہ کاریہ کر رہے ہیں۔ اس کا سبب یہ ہے۔ کہ یہ لوگ آتم سمرپن کے اصول پر صرف عقلی رضامندی کے اظہار کو ہی کافی جان کر اپنے سارے وجود اور زندگی کے اس خیال سے رنگے جانے کی انتظار نہیں کرتے۔ اس خطرے سے بچنے کے لئے دوسروں میں بھگوان کی موجودگی کی لگاتار یاد اور شخصی ہوس (स्पृहा) کا تیاگ درکار ہے۔ نیز ہمیں اندرونی اعمال کا احتیاط کے ساتھ اُس وقت تک نگران رہنا چاہیئے۔ جب تک کہ بھگوان آتم گیان کے پُورن پرکاش دوارہ

(ज्ञानदीपेन भास्वता[1])

ہمارے سرب موہ اندھکار کو ناش نہ کر دیں۔

تموگن کا خطرہ دو طرح کا ہے۔ پہلا یہ کہ جب پُرش اپنے آپ کو اس گُن کے ساتھ ملا کر کہنے لگتا ہے۔ "میں دُربل۔ پاپی۔ دین ہین۔ اگیانی۔ نکما اوروں سے نیچ اور ادھم ہوں۔ بھلا میرے ذریعہ بھگوان کیا کر سکتے ہیں

[1] گیتا - ۱۰ - ۱۱

اس کے تو یہ معنی ہونگے۔ کہ بھگوان اپنے آلات کی عارضی قابلیتوں یا ناقابلیتوں سے محدود ہیں۔ اور گویا یہ بات سچ نہیں۔ کہ بھگوت شکتی گنگوں کو بسیار گو اور پنگلوں کو پربت پھلانگ جانیوالا بنا سکتی ہے۔ اور پنگلا پربتوں میں سے عبور کر جاتا ہے۔

मूकं करोति वाचालं पंगुं लंघयते गिरिम् ॥

اس کے علاوہ جب سادھک منفی شانتی کی عظیم راحت کا مزہ چکھتا ہوا اپنے آپ کو سب کلیشوں سے مکت اور شانت پاتا ہے۔ تب وہ زندگی اور کام کی طرف سے منہ پھیر کر آرام طلبی اور بیکاری میں لگ جاتا ہے۔

اس بات کو کبھی نہ بھولو۔ کہ تم بھی برہم ہو۔ اور بھگوت شکتی تمہارے اندر کام کر رہی ہے۔ اس لیلا میں ہمیشہ بھگوان کی سربا شکتی مانتا اور اس کے آنند کو پانے کا یتن کرو۔ بھگوان نے بھی ارجن کو لوک سنگرہ یعنی دنیا کے کھیل کو قائم رکھنے کی غرض سے کرم کرنے کی آگیا دی ہے۔ کیونکہ وہ یہ نہیں چاہتے۔ کہ یہ جگت بھر پرکرتی میں ڈوب جائے۔ اس لئے جیسے وہ آپ کرم کر رہے ہیں۔ ویسے ہی تمہیں بھی کرم کرنے کی تاکید کرتے ہیں۔

उत्सीदेयुरिमे लोका न कुर्यां कर्म चेदहम् ॥ गी: ३.२४

"اگر میں کام نہ کروں۔ تو یہ لوگ تموگن سے مغلوب ہو کر پرکرتی میں ہی نے ہو جائیں گے" بیکاری میں پھنسے رہنے کے صرف یہ معنی ہیں کہ ہم اپنے کرموں کو بھگوان کے ارپن کرنے کی بجائے انہیں اپنے تامسک اہنکار کے آگے بھینٹ کرتے ہیں۔

ستوگن کا خطرہ یہ ہے۔ کہ سادھک اپنی عقل کے کسی یکطرفہ نتیجے یا سادھن کے کسی خاص عمل یا لوگ کی کسی خاص سدھی کے آنند یا شاید ایک طرح

کی سدھی کے انوبھو یا کسی خاص شکتی یا بھگوت صبرشٹی کے آنند یا مکتی کے احساس میں دل لگاکر اس کی واسنا کرنے لگتا ہے۔ اور پھر اُس میں ایسا مگن ہو رہتا ہے۔ کہ اور کچھ چاہتا ہی نہیں۔ یاد رکھو۔ یوگ صرف تمہارے لئے نہیں۔ اور یہ چیزیں اگرچہ یوگ سدھی کا ہی جزو ہیں۔ مگر اس کا مقصد نہیں ہیں۔ اور تم سادھن کے شروع میں ہی اس بات کا سنکلپ کر چکے ہو۔ کہ بھگوان سے کچھ بھی نہ مانگتے ہوئے وہی لیں گے۔ جو بھگوان خود بخود پردان کریں گے۔ اور آنند کی بابت پوچھو۔ تو جو روح خودی سے پاک ہے۔ وہ اگر پرماتما کی اچھا ہو۔ تو اُس کے سہباس کے آنند کو بھی چھوڑ دینے کے لئے تیار ہوگی۔ اس لئے تمہیں اونچے سے اونچے ساتوک اہنکار سے بھی مکت ہو کر ممکشتو (خواہش نجات) کی سوکھشم اودیا سے بچ کر رہنا چاہیئے اور ہر ایک پرکار کے ہرش اور آنند پاکر بھی اُس کے موہ میں نہیں پھنسنا چاہیئے۔ تبھی تم گیتا میں بتلائے ہوئے سدھ یا پورن پُرش کی پدوی کو پراپت ہوگے۔

یوگ سادھن کا نچوڑ

پس یوگ کے یہ تین عمل ہیں:۔

(۱) آتم سمرپن کا سنکلپ۔

(۲) آتم گیان کے ذریعے آدھار سے الگ ہو کر رہنا۔

(۳) ہر جگہ ہر چیز اور ہر واقعہ میں بھگوان کے درشن کرنا۔ کرم پھل اور کرم کو بھی بھگوان کے ارپن کرکے واسنا۔ دوئیتا، اہنکار اور اودیا سے مکت ہو کر اپنے وجود میں شدھ، مکت، سدھ، آنند پورن ہو جانا۔

سادھن میں کیا کچھ کرنا ہے

جب ایک دفعہ سنکلپ کر لیا۔ پھر یہ سارا سادھن بھگوان کی شکتی

نوٹ۔ پڑ ازب ور

اور نیچر کے ایک شاندار عمل کے ذریعے تکمیل کو پہنچ جائیگا - تمہارے پہلو پر صرف دو باتوں کی ضرورت ہے (۱) الومتی (۲) سمرتی۔

الومتی کے معنی رضامندی اور منظوری کے ہیں - ضروری ہے - کہ تم لوگ اپنے اعمال اور جملہ حالات کو جو تمہارے اندر واقع ہوں - اپنی سادھن اوستھا کے ہی انگ جان کر انہیں یعنی استھائی الومتی (عارضی منظوری) دو اور اپنی بھلائی اور سکھ میں ہرش اور اپنی برائی اور دکھ میں شوک مت کرو - اور دل میں اس بات کی جد و جہد کو چھوڑ کر کہ یہ چیز موجود رہے اور اس چیز سے چھٹکارا ملے - جو کچھ آخر کار پھر انجام دیتا ہے اسے من میں سدا یاد رکھتے ہوئے اسے اپنی ستھائی الومتی (مستقل منظوری) دیا کرو۔

عارضی اور مستقل منظوری کا باہمی فرق | استھائی الومتی (عارضی منظوری) میں سکون - تاثر پذیری اور طریقوں کی پیروی موجود ہوتے ہیں - مگر ستھائی الومتی (دائمی منظوری) جو نتائج کی پیش دستی قبولیت اور اچھا شکتی (قوت ارادی) کا ایک قسم کا بلا خواہش اور بلا کوشش استعمال ہے۔

اس لوگ میں بیاکلتا درکار نہیں | اس واسنا رہتا اچھا شکتی کو لگاتار کام میں لانا اور ایک نشٹھ ایکاگرتا اور لکشیہ اور مارگ کو سدا یاد رکھنا ہی وہ دھرتی اور النساہ ہیں - جو سادھک کو درکار ہیں - بیاکلتا ان کی نسبت زیادہ شدید تو ہوتی ہے - مگر اس میں وسیع طاقت کم ہوتی ہے - اور یہ پریشان کن اور تکان آور ہونے کے علاوہ تلاش کی حالت میں تیز شدید لذت اور درد کی حالتیں پیدا کرتی ہے - مگر حصول مطلوب پر کوئی ایسی عظیم برکت نہیں لاتی - پس اس راہ کے سالکوں کو پہلے یگوں کے لوگوں کی مانند دھیر ہونا چاہیئے - اپنشدوں میں دھیر کا لفظ بڑی تعریف کے لئے استعمال ہوا ہے۔

۱ عارضی ۲ دائمی

سمرتی یا سمرن میں تمہیں سدا ہوشیار (گہری توجہ کے ساتھ) رہ کر غفلت اور فراموشی سے بچ کر رہنا چاہیئے۔ تین گنوں کے ملنے اور حملے کے باعث سمرتی جاتے رہنے پر ہی لوگی بھرشٹ ہو جاتا ہے۔ یعنی اپنے درڑھ آسن سے ہل کر گمراہ ہو جاتا ہے۔ لیکن جب پرماد (فراموشی) چھا جائے۔ یا گراوٹ اور تاریکی کی حالتیں ڈیرہ جماتی ہوئی نظر آئیں۔ تب تمہیں ذرا دکھی نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ بھگوان تمہارا مکمل طور پر چارج لے چکے ہیں۔ اور اب اگر تم گرتے ہو۔ تو گرنا ہی تمہارے لئے بہترین بات ہے۔ بچہ بار بار گر پڑنے سے چلنا پھرنا سیکھتا ہے۔ اور ہوشیار (گہری توجہ) رہنے کی ضرورت بھی اس حالت میں نہیں رہتی۔ جب تم لوگ اور اس کے مقاصد کو یاد رکھنے کی بجائے سب پدارتھوں اور گھٹناؤں میں بھگوان کا درشن کرنے لگتے ہو۔ اس حالت کو ہی گیتا میں نتیہ انوسمرن (دائمی یاد) کہا گیا ہے۔

سدھی کے یہ چار چیزیں درکار ہیں

سدھانت سمچائیہ میں سدھی کے لئے چار چیزوں کو ضروری بتلایا ہے (۱) شاستر (۲) اتساہ (۳) گرو (۴) کال (وقت)۔ اب تمہارا شاستر تو یہ مارگ ہے۔ جو میں دکھلا رہا ہوں۔ انومتی اور سمرتی ہی مطلوبہ اتساہ ہیں۔ بھگوان سوئم گرو ہیں۔ اور جو کچھ ہونا ہے۔ اس کے لئے وقت درکار ہے۔

بھگوان سوئم ہمارے گرو ہیں

گیان ہو دے ہونے پر تمہیں معلوم ہوگا۔ کہ بھگوان آپ ہی گرو ہیں۔ پھر تم دیکھو گے۔ کہ یوگ کے قدرتی عمل کو جاری رکھنے کے لئے ہر ایک اندرونی یا بیرونی واقعہ یا گھٹنا کس بے پایاں حکمت اور لطافت کے ساتھ تجویز اور ظاہر ہوتے ہیں۔ کس طرح اندر اور باہر کی تحریکات کو ترتیب دے کر ایک دوسری پر عمل کرنے کے لئے اہل

غرض سے یکجا کیا گیا ہے۔ کہ اپورنتا کو باہر کر کے پُورنتا کو اندر لایا جائے۔ یاد رکھو ایک سروشکتیمان پریم اور گیان تمہیں اوپر اُٹھانے میں مصروف کار ہے۔ اس لئے وقت لگنے کے خیال سے دکھی مت ہو۔ خواہ یہ وقت طویل ہی ہو البتہ دب نقص اور رکاوٹیں نمودار ہوں۔ اپرمتّ (ہوشیار) اور دھیر رہ کر اتساہ کو ہاتھ سے نہ دو باقی سب کچھ بھگوان کر دیں گے۔ وقت لگنا ضروری ہے۔ یہ ایک نہایت بڑا کام ہے۔ جو تمہارے اندر کیا جا رہا ہے۔ کیونکہ اس میں تمہاری ساری مانو پرکرتی کو دیوی پرکرتی میں بدلنا اور وکاش کی صدیوں کو چند سالوں میں ٹھونسنا ہے۔ اس لئے تمہیں وقت لگنے پر کبھی بے قرار اور دکھی نہیں ہونا چاہیئے۔

اس مارگ اور دوسرے یوگ کے اور بھی کئی مارگ ہیں جو اس سادھن کی نسبت جلدی لوگوں کا بھید بار آور ہوتے ہیں۔ اور بہر حال ان کی ایک صفت یہ ہے کہ وہ خاص کریا بتلا کر تمہیں اپنے اوپر عمل کرنے کے قابل بناتے ہیں۔ اور بنا کر تمہارے اہنکار کو اس بات کی تسلی دیتے ہیں۔ کہ تم کچھ کر رہے ہو "آج اتنی دفعہ زیادہ پرانایام کیا ہے۔ اتنی دیر زیادہ آسن جمایا ہے۔ اس قدر زیادہ جپ کیا ہے۔ اتنا سادھن ہو گیا ہے۔ اور اس قدر پشٹ اتنی ہو گئی ہے" لیکن تم تو اپنا رستہ انتخاب کر چکے ہو۔ اسی پہ چلے جاؤ۔ ادھر اُدھر مت بھٹکو۔ وہ سب انسانی طریقے اور تدابیر ہیں۔ ناکہ یہ قدرتی مارگ جس میں بھگوان کی وہ **اننت شکتی** کام کر رہی ہے۔ جو چپ چاپ اور کئی دفعہ نامعلوم طور پر اپنے لکشیہ کی طرف حرکت کرتی ہے۔ یہاں آگے بڑھتی ہوئی۔ ہاں ٹھہرتی ہوئی معلوم ہو کر بھی پھر شاہ زوری اور فتح مندی کے ساتھ اپنے اس شاندار کام کو ظاہر کرتی ہے۔ جو اُس نے حالت اخفا میں کیا ہے۔

یہ مارگ سمندر ہے کوئی نہر نہیں

مصنوعی طریقے ان نہروں کی مانند ہیں۔ جو انسانی عقل نے خود نکالی ہیں۔ ان میں تم بالکل محفوظ طور پر بلا کھٹکے سفر کر سکتے ہو۔ لیکن صرف ایک مقررہ مقام سے چلکر دوسرے مقام تک ہی جا سکتے ہو۔ یہ مارگ ایک وسیع اور بے سراغ سمندر ہے۔ جس میں تم کھلے طور پر ساری دنیا کے حصوں کا سفر کرتے ہوئے غیر محدود آزادی کا لطف اٹھا سکتے ہو۔

یہاں تمہیں ان چیزوں کی ضرورت ہے:۔

(۱) جہاز (۲) سٹیئرنگ ویل (تنوار کو بس میں رکھنے والا پہیہ) (۳) قطب نما (۴) قوتِ محرکہ (موٹو پاور) (۵) اور ایک ماہر کپتان۔ یاد رکھو تمہارا جہاز برہم ودیا ہے۔ اور شردھا مطلوبہ پہیہ ہے۔ آتم سمرپن قطب نما ہے۔ موٹو پاور وہ شکتی ہے۔ جو بھگوان کی آگیا پر سب لوگوں کو رچتی اور اپنی اپنی راہ پر چلاتی اور ناش کرتی ہے۔ اور بھگوان آپ اس جہاز کے کپتان ہیں۔ ہر ایک امر میں وہ اپنا طریقہ اور اپنا وقت رکھتے ہیں۔ تم صرف ان کے طریقے کو دیکھا کرو اور ان کے وقت کے منتظر رہو۔

واد ابواد سے بچو

شاستر کی پابندی اور گورو کے اطاعت کے اصول کو بھی اچھی طرح سمجھ کر ان یورپین لوگوں کے مقلد مت بنو۔ جو شخصی عقل کو حق بینی اور استدلال کی تربیت دئے بغیر ہی اس بات کی کھلی چھٹی دیدیتے ہیں۔ کہ وہ اپنے واہمانہ خیالات و ترجیحات کی جنہیں یہ دلائل کا نام دیتی ہے۔ پیروی کیا کرے آجکل یہ ایک فیشن ہو چلا ہے۔ کہ لوگ مایا اور ادویت کے تعلق میں آتم گیان کے مباحثوں اور فلسفے کی باریکیوں میں پڑ کر انہیں اس قدر قیمتی خیال کرنے لگتے ہیں۔ کہ انہیں روحانی تجربات کی جگہ دیدیتے ہیں۔ تم اس فیشن کی پیروی مت کرو۔ اور رستے میں ان سوالات کے جھگڑے میں اپنے آپ کو

ریشان اور تضیع اوقات نہ کرو۔ جو تمہارے اندر دگیان کا الیتوزی گیان
جاگنے پر مکمل ور نورانی طریق پر خود بخود ہی حل ہو جائیں گے۔

آتم گیان اور ادھیاتم انوبھو آتم گیان بھی اپنا استھان رکھتا ہے۔ مگر ادھیاتم انوبھو
کے سامنے اس کا درجہ ایک داسی کا سا ہے۔ جو بعض اوقات اسے رستہ تو دکھاتی
ہے۔ مگر بہت کچھ اس کے اوپر منحصر اور اس کی فیاضی پر مبنی ہے۔ آتم انوبھو سے
الگ آتم گیان تو نری پنڈتائی ایک ایسی خشک اور بنجر شئے ہے۔ جو اکثر صورتوں
میں ایک امداد ثابت ہونے کی بجائے گرانے والی رکاوٹ بن جاتی ہے
نے جو رستہ چن لیا ہے۔ غیر ضروری سوالات اور شکوک کو چھوڑ کر اسی پر
بڑھتے جاؤ۔ پراگیان کے پرکاش کی طرف اپنے ذہن کو لچکدار اور اثر پذیر
حالت میں رکھو۔ اور جو جو تجربہ حاصل ہو۔ اُسے مضبوطی کے ساتھ قابو
کر کے ان امور میں روشنی کے منتظر رہو۔ جہاں ابھی اندھیرا ہے۔ نیز
جہان کو چھوڑ کر تم ان زندہ رہبروں سے مدد لو۔ جو اس مارگ پر چل
رہے ہیں۔ سدا صابر رہ کر نتائج نکالنے میں کبھی جلد بازی نہ کرو۔ اور
اپنے جگت گورو پر جو اندر سے تمہاری مدد کر رہے ہیں۔ بھروسہ رکھتے ہوئے
ابھی پورن انوبھو اور پورن پرکاش کی پرتیکشا کرتے رہو۔

شنکراچاریہ اور پرچلت ویدانت یہاں پر ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ مایاواد اور
ادویت واد کے متعلق زمانہ حال کی تعلیم کے متعلق کچھ کہا جاوے کیونکہ
آج کل ان خیالات کا عام چرچا ہے۔ اور اب ان پر مغربی رشنلزم اور اگنوسٹیسزم
خیالات کا رنگ چڑھا کر اس کو شنکر آچاریہ جی سے منسوب کیا جا رہا ہے
اگر شنکر آچاریہ جی کے سامنے یہ خیالات پیش کئے جاتے۔ تو ان کے لئے
زنوواری دیکھکر حیران رہ جاتے۔ اس طرح کے خیالات بہت سے

دماغوں کو پریشان کر رہے ہیں۔

بہترین فلسفہ و مذہب

یاد رکھو۔ یکطرفہ فلسفے ہمیشہ ادھوری سچائی بیان کرتے ہیں یہ جگت جیسا کہ بھگوان نے رچا ہے۔ منطق کی کڑی مشق نہیں ہے۔ بلکہ اس سریلے گیت کی مانند ہے۔ جو بے شمار اختلافات کی بے حد ہم آہنگی سے اُٹھتا ہے پرماتما کی ہستی جو آزاد اور مطلق ہے۔ کسی منطقی تعریف میں نہیں آسکتی جس طرح کہ بہترین مذہب وہی ہے۔ جو جملہ مذاہب کی سچائی کو تسلیم کرتا ہے۔ اسی طرح بہترین فلسفہ بھی وہی ہے۔ جو تمام نظاماتِ فلسفہ کو قبول کرتا ہوا ان میں سے ہر ایک کو مناسب جگہ دیتا ہے +

مایا اور لیلا کا بھید

مایا بھی ایک بہت بڑا الو بھو ہے۔ جس پر شنکر نے اس لئے حد سے زیادہ زور دیا تھا۔ کہ یہ اسکے تجربے میں نہایت روشن تھا۔ مگر تم اس لفظ کو گھٹیا برتاؤ کے لیے چھوڑ کر لیلا کے تصور پر دھیان جمائے رکھو کیونکہ مایا کی نسبت زیادہ گہرا۔ وسیع اور پُر نکتہ لفظ ہے۔ یہ مایا کے تصور کو اپنے اندر شامل کرتا ہوا اس سے پرے جاتا ہے۔ اور نہ ہی یہ تمہارے سامنے جو متھرا اور برانداِبن میں رہنے۔ اور شری کرشن بھگوان کے ساتھ کھیلنا منظور کر چکے ہو۔ تمام پدارتھوں کے متھیا۔ ویرتہ اور تشچل ہونے کا خیال پیش کرتا ہے۔

اپنشدوں اور گیتا کی تعلیم

بھگوان ایک ہیں۔ مگر وہ اپنی ایکتا سے بندھے ہوئے نہیں۔ یہاں ہمارے سامنے وہی انیک روپ میں پرکاشمان ہو رہے ہیں اس لیے نہیں کہ وہ ایسا کرنے کے لئے مجبور ہیں۔ بلکہ اس لئے کہ وہ آپ اپنا پرکاش کرنے کی اچھا کرتے ہیں۔ اور اس پرکاش سے بھی پرے انردیشیہ (تعریف اور بیان سے اوپر) ہیں۔ اور اس لئے وہاں انہیں

یا انیک نہیں کہ سکتے۔ یہی تعلیم ہے۔ جو اپنشدوں اور دوسری متبرک کتابوں میں یکساں طور پر پڑھی گئی ہے۔ وہ ایک میو ادو تیم ہیں۔
یعنی وہی ایک موجود ہیں۔ اُن کے سوا اور کوئی ہستی نہیں۔ لیکن اسی وجہ سے ہی تو وہ "یہ النشان وہ دُور سے دکھائی دیتی ہوئی مورت۔ وہ نیلے اور یہ قرمزی پروں والا پنچھی" ہیں۔ وہی سانت (محدود) وہی اننت (لامحدود) اور وہی جیو (روح) ہیں۔ گیتا میں شری کرشن جی فرماتے ہیں۔ "میں پیپل کا درخت ہوں۔ میں موت ہوں۔ میں اگنی ویشوانر ہوں میں وہ حرارت ہوں جو خوراک ہضم کرتی ہے۔ میں ویاس ہوں میں واسدیو ہوں۔ میں ارجن ہوں"۔
مایا کیا ہے؟ جو کچھ بھی موجود ہے۔ سب بھگوان کی اننت ستا میں اُن کے چیتنیہ کی لیلا اور اُن کا پرکاش ہے۔ اور اس لئے سب کچھ ستت (سچ اور واقعی) ہے۔ مایا کا مطلب صرف اتنا ہی ہے۔ کہ برہم جن حالات میں اپنے آپ کو ظاہر کر رہے ہیں۔ وہ خود اُن سے آزاد ہیں۔ ہم جو کچھ بھی جاننے یا ان کے متعلق سوچتے ہیں۔ وہ اس سے محدود نہیں۔ بلکہ بڑے ہیں۔ یہی اودیا کی مایا ہے۔ جس سے بچنا ضروری ہے۔ جو چیزوں کو الگ الگ موجود سمجھتی ہے۔ اور واقعی طور پر محدود اور مقید کو ہی دیکھتی ہوئی غیر محدود آزاد چیتنیہ بھگوان کو نہیں دیکھتی۔
کیا تمہیں شری کرشن اور گوپیوں کی کتھا یاد ہے؟ کس طرح نارد جی نے گھر گھر جا کر ہر ایک گوپی کے پاس شری کرشن بھگوان کے الگ الگ جسموں میں درشن کئے تھے۔ لیکن پھر بھی شری کرشن بھگوان سدا وہی اور ایک تھے۔ یہ کتھا اپنے بھگتی رہسیہ کے سوا بھگوان کی لیلا کی

ایک ادبھت مورتی سامنے لاتی ہے ۔

وادلواد تشیل اور ویریشٹھ ہیں بھگوان سرب ہیں ۔ وہی ہر ایک ہیں ۔ ظاہرا طور پر دوسروں سے الگ سوبھاو اور کرم والا ہر ایک پرش وہ آپ ہی ہیں لیکن اسی کال میں وہ پرشوتم بھی ہیں ۔ جو اپنی آدھا لیبنی پرابر کرتی کے کے ساتھ رہتے ہوئے ان تمام ظہورات کو اپنی اچھا سے اپنے اندر سمیٹ سکتے ہیں ۔ اور پھر جب چاہیں باہر ظاہر کر سکتے ہیں ۔ ایک نقطہ نگاہ سے تو یہ سارے ظہورات بھگوان کے ساتھ ابھن ہیں ۔ دوسرے نقطہ نظر سے اُن کے ساتھ ابھن بھی ہیں اور بھن بھی ۔ اور ایک اور نقطہ خیال سے اُن سے سدا ہی بھن ہیں ۔ کیونکہ وہ ان کل ظہورات میں سدا ہی مخفی طور پر موجود رہتے ہیں ۔ اور ان کی موج پر ظاہر ہو آتے ہیں ۔ ان مختلف نقاط نگاہ پر جھگڑنا محض لاحاصل ہے ۔ اس وقت کی انتظار میں رہو ۔ کہ تمہیں بھگوان کے درشن ہو کر اپنا اور پرماتما کا گیان حاصل ہو ۔ پھر بحث مباحثوں کی کوئی ضرورت نہ رہے گی ۔

ہمارا لکشیہ ہمارے سامنے جو لکشیہ رکھا گیا ہے ۔ وہ ان باتوں پر خالی سوچ بچار کرتا نہیں ۔ بلکہ انہیں انوبھو کرنا اور تجربے میں لانا ہے ۔ تمہیں جو حکم ملا ہے ۔ وہ بھگوان کے روپ میں اُنت ہونے ۔ ان میں اور اُن کے ساتھ باس کرنے ۔ اُن کے آنند اور شکتی کی دھارا اور اُن کے کاموں کا ینتر بننے کا ہے ۔ جو کچھ بھی اشبھ ہے ۔ اس سے شدھ اور بھگوت پرش سے جیو آتما میں روپانترت ہو کر اس دیوی بجلی کا ڈائنمو بن کر جگت میں کام کا کرنا ہے ۔ اس طرح ہم اس شکتی کی تھرتھری مچانے والی رووں کو ساری منش جاتی کے ذریعے ہر طرف بھیج سکیں گے ۔ اور جہاں ہم ہیں سے

کوئی ایک کھڑا ہوگا ۔ اس کے ارد گرد ہزاروں لوگ جیونی شکتی ۔ آنند اور بھگوان سے پورن ہو جائیں گے ۔

منش جاتی کے کلیان کا اُپائے

پرچار ۔ ضابطے ۔ مذہبی علوم ۔ فلسفے منش جاتی کو بچانے میں فیل ہو چکے ہیں ۔ کیونکہ یہ عقلی عقائد ۔ مسائل رسوم ۔ انسٹی ٹیوشنز آچار ۔ شدھی اور درشن میں اس طرح مگن رہے ہیں ۔ کہ گویا یہ چیزیں منش جاتی کی رکھشا کر سکتی ہیں ۔ اور آتما کی شدھی اور شکتی کو جو ہماری ضرورتا واحد ہے ۔ نظر انداز کرتے رہے ہیں ۔ اب ہمیں پھر اسی ضرورتا واحد کی طرف رجوع کرنا ہوگا ۔ اور پھر مسیح سے پوترتا اور منش جاتی کی پورنتا ۔ محمد سے رضا تسلیم اور خدمت الٰہی ۔ چیتنیہ سے پورن پریم اور نر میں نارائن کے آنند رام کرشن سے سب دھرموں کی ایکتا اور منش کے اندر دیوی بھاؤ سندیش دیکر اور ان ساری ندیوں کو پنت اُدھارنی اور کلیان کارنی گنگا کے دریائے عظیم میں ڈال کر اسے زندہ درگور مادہ پرست نوع انسان پر اسی طرح بہانا ہوگا ۔ جس طرح کہ بھاگیرتھ نے گنگا کو پرتھوی پر اتار کر اس کے ذریعے اپنے بزرگوں کی راکھ کو بہایا تھا ۔ تاکہ نوع انسان کی روح از سر نو تازہ ہو جائے ۔ اور کچھ عرصے کے لئے پھر ستیہ یگ کا دنیا میں دور دورہ ہو جائے ؎

جگت میں بار بار اوتاروں کے اوتیرن ہونے کا کارن

مگر لیلا یا لوگ کا صرف اتنا ہی قصد نہیں ۔ اوتار جس غرض کے لئے اس جگت میں اوتیرن ہوا کرتے ہیں ۔ وہ یہ ہے ۔ کہ انسان کو بار بار اوپر اٹھا کر اور اس کی انسانیت کو اور ہی اور اعلیٰ اور اس کی ایزدی ہستی کو اور ہی عظیم نشوونما دی جائے اور پرتھوی پر سورگ کو بار بار اور ہی اور زیادہ پیمانے پر اوتار ہا نے ۔ یہاں

تک کہ ساری محنت ختم سب را کام مکمل اور یہاں اس مادی دنیا میں ہی سچدانند بھگوان کا پورن پرکاش ہو جائے۔

یہ سادھن سرب کے کلیان کے نمت ہے

اس آدمی کا کام ہیچ و لوچ ہے۔ اگرچہ وہ کامیاب بھی ہو جاوے۔ جو اپنی یا صرف چند لوگوں کے کلیان کے لئے یتن کر رہا ہے۔ اس شخص کا کام بے حد عظمت رکھتا ہے۔ اگرچہ وہ ناکامیاب بھی رہے یا جزوی اور عارضی کامیابی حاصل کرے۔ جو ساری منش جاتی کے اندر آتمک شانتی۔ آنند۔ پوترتا اور پورنتا لانے کے لئے جتن کیا ہے۔

پریبھاشا

آبرت - موجود بحالت اخفا - جیسے بیج میں درخت -

آتم سمرپن - اپنا آپ سونپ دینا -

آچار - رواج - دستور - چال چلن - مقررہ قواعد و قوانین کی بیرونی پابندی

آچار شدھی - اخلاقی اور رواجی پاکیزگی

آدھار - انسانی وجود جو پانچ غلافوں (کوشوں) کا مجموعہ ہے -

(۱) انّ مے کوش (جسم کثیف)

(۲) پران مے کوش (زندگی)

(۳) منو مے کوش (ذہن)

(۴) وگیان مے کوش (بالاتر از ذہن)

(۵) آنند مے کوش (روحانی ہستی)

آدرش - معراج - آئیڈیل -

آشرے بھوت - بنیاد - سہارا

اکپورنتا - نامکمل ہونا - کمی

ابھن - جو جدا نہ ہو - غیر مختلف

اپرمت - ہوشیار - غفلت سے بری

اتینت - نہایت - بدرجہ غایت -

ادھم - ذلیل - نیچ - گراہوا -

ادویت واد - مسئلہ وحدت وجود

اچل - برقرار - نہ ہلنے والا - ناقابل حرکت

اسد - عدم - نہ ہونا - نقشونیہ

اسنگ - بے تعلق - نیارا -

اشبھ - برائی - خرابی - بدی - برا - خراب نحس -

آلنگن - بغل گیری

اُنّت - ترقی یافتہ

انتہ کرن - ذہن جس کے چار بڑے عمل ہیں چیت - من - بدھی - اہنکار

اننت - غیر محدود بے حد اسیم

اننت گن - غیر محدود صفات رکھنے والا

انوبھو - روحانی تجربہ - کشف

اواچیہ - ناقابل بیان

اودیا - جہالت

اویکت - ظاہر - عیاں - ظہور پذیر

بھرشٹ - گراہوا +

بھگوت ۔ بھگوان سے تعلق رکھنے والا ۔
بھگوان کا ۔ ایشوری ۔ ایزدی
بھنّ ۔ جُدا ۔ علیحدہ ۔ الگ
بھوت ۔ موجود ۔ وجود

پتت ۔ گراہوا ۔ ذلیل
پد ۔ درجہ ۔ پدوی
پدارتھ گیان ۔ ادراک (Perception)
پرابدّھی ۔ اعلیٰ عقل ۔ جو بذریعہ الہام
چیزوں اور اُن کے تعلقات کا علم
حاصل کرتی ہے نہ کہ استدلال سے
پراپرکرتی ۔ بھگوان کی اپنی پرکرتی ۔ دَیوی
مایا ۔ ایشور کی گیان اور اچھا شکتی ۔
پرات پر ۔ پرکرتی سے پرے ۔
پراچین ۔ قدیم ۔ مشرقی
پراکرتک ۔ نیچرل ۔ قدرتی ۔ پرکرتی سے
متعلق ۔
پرا اودیا ۔ انتہ کرن اور ذہن سے پرے کا علم
Supermental Knowledge
پربھاؤ ۔ اثر
پرتیکشا ۔ انتظار

پرساد ۔ کرپا ۔ پرسنتا ۔ بخشش ۔
پرکٹ ۔ ظاہر ۔ نمایاں ۔ عیاں
پرکرتی ۔ نیچر ۔ فطرت ۔ طبیعت ۔
پرم ۔ برتر ۔ شاندار ۔ بلندترین ۔
پورب ابھیاس ۔ پہلی عادت ۔ سابقہ مشق
پورنتا ۔ کمال

تامسک ۔ تموگن یعنی جہالت ۔ سستی
اور بے ہوشی سے تعلق رکھنے والا
ترگنی ۔ تین گنوں (ستو ۔ رج ۔ تم)
والی ۔
نرگناتیت ۔ تین گنوں سے پرے

جپ ۔ ایک ہی شبد یا منتر کو بار بار
دہرانا اور رٹنا ۔
جیوتی ۔ پرکاش ۔ نور ۔ اُجالا
جیوترمے ۔ نورانی ۔ پرکاش سروپ

چتریگ ۔ چار یگوں (ست ۔ تریتا ۔
دواپر ۔ کلی) کا مجموعہ ۔
چیتنا ۔ آگاہی ۔ تعقل ۔ ہوش ۔ درک

چنتنا - آگاہی - تعقل - ہوش - درک
چیشٹا - کوشش - یتن -

دُربل - کمزور - ضعیف
درڑھتا - مضبوطی - استقلال
دھرتی - قائم مزاجی - استقلال - اڈولتا
درشیہ - نظارہ - مرئی - مشہود جو
دیکھا یا محسوس کیا جاتا ہے -
دوند - تضاد - جیسے سردی گرمی - دُکھ
سُکھ وغیرہ
دیوی - ایزدی - الہٰیوری
ڈائینمو - بجلی کی روشن پیدا کرنے والا
آلہ -

راجسک - رجوگن سے تعلق رکھنے والا
رجوگن - خواہش - حرکت اور بیقراری
کی صفت -
روپانتر - تبدیل ہیئت
روپانترت - اپنی ہیئت میں بدلا ہوا

سادھک - سالک - سادھن کرنے والا

ساکھشات کار - حق الیقین - براہ راست
دیدار - پرنکش الوبھو
سامرتھیہ - طاقت - توفیق -
سانت - محدود حدود والا -
سبھیتا - تہذیب -
سپشٹ - واضح ظاہر - عیاں -
آشکار
ستّا - ہستی - وجود
ستوگن - سکھ اور گیان پیدا کرنیوالا گن
خوشی اور علم کی صفت -
ستھتی - قیام - وشرام - ٹکاؤ -
سچدانند - ہستی - علم - سرور بھگوان
کا نام ہے -
سِدّھ - کامل - پورن
سرب شکتی مانتا - قدرت مطلقہ - سب کچھ
کر سکنے کی طاقت و توفیق -
سرشٹی کاری - پیدا کرنے والی - رچنے
والی -
سرو ابیتا یا سمرپاتیتا - سب سے بیدار
سہباکس - بھگوان کی حضوری
میں رہنا -

سوبھاو - فطرت - نیچر - خاصہ

سوبھاوِنیت - جس شے یا عمل کا تقرر ہمارے سوبھاو اور فطرت سے ہو۔

سوتہ سدّھ - خودبخود - حاصل اور موجود

شاشوت - دائمی - ابدی

شُبھ - بھلا نیک۔

شُدّھی - پاکیزگی - پوترتا - صفائی

شردّھا - عقیدت - وشواس۔

شرن - پناہ - پناہ گاہ

شرومنی - سرتاج - سب سے اعلیٰ

شَم - شانتی - من کا ٹھہراؤ۔

شوِ - کلیان، رُوپ -

شوک - غم افسوس -

کریا - عمل

کلا - ہنر - فن (art)

گپت - پوشیدہ - مخفی۔

گرہن - قبول کرنا - اختیار کرنا۔

لیلا - آنند کا کھیل -

مانوپرکرتی - انسانی فطرت

مکینکل - عادتی - آلاتی -

منگل - بھلائی کرنے والا -

موہ - الفت - جہالت - تاریکی -

نارائن - سب نروں (انسانوں) میں باس کرنے والے بھگوان - ایشور

نرگُن - بے خلل -

وِدھی - طریقہ - دستور - قاعدہ - پرنالی شاستر مریادا -

وریہ - افضل - اعلیٰ - پردھان

وِگیان - انسانی ذہن سے اوپر حقیقی اور بذاتِ خود قائم - علم و طاقت بھگوان کا نج گیان و شکتی - بالاتر از ذہن و علم - وگیان سے ہی ہر طرح کے الہامات اور انکشافات ہوتے ہیں۔

وکاش - ارتقا - ترقی -

وویک بدّھی - تمیز کرنے والی عقل قوتِ تمیز

ویاپک - محیط -

ویاپکتا ۔ محیط ہونا ۔
ویراگیہ ۔ دُنیا اور اُس کی لذات
سے اُداس اور متنفر ہو رہنا
ویکت ۔ ظاہر ۔ نمودار ۔ عیاں ۔ باہر
ویکتی ۔ شخصیت ۔ جزویت
ویوستھا ۔ ترتیب ۔ قاعدہ ۔ مریاد

ہرش ۔ خوشی ۔ انبساط
ہری کیش بھگوان ۔ پرماتما ۔
اندریوں کے پریرک ۔
یوگ یکات ۔ سدا ہی یوگ اوستھا
میں رہنے والا ۔ ہر دم پرماتما کی
حضوری اور سمیپتا میں رہنے والا

نورِ زندگی

مصنفہ پنڈت نرمل چندر جی ترجمہ کتاب ہذا۔ ایڈیٹر "وگیان"

کائنات میں انسان کا برترین رُتبہ اور حیثیت انسانی۔ زندگی کا مقصد۔ اُس کی روحانی نشوونما میں مختلف قسم کی رکاوٹیں۔ زندگی کی جدوجہد عظیم۔ اُس کے اصول۔ کامیابی کے عملی ذرائع کو اگر آپ حقیقی روشنی میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو نورِ زندگی کا مطالعہ فرماویں۔ کیونکہ ان مضامین کو اِس کتاب میں ایسے دلچسپ پیرایہ میں درج کیا گیا ہے۔ کہ جن کو آپ مطالعہ کرنے کے بعد فراموش نہیں کر سکیں گے۔ جہاں اِس کتاب کو زبان مشرق کی تعلیم یعنی ہندو اور سکھ کتب مقدسہ و اسلام کے صوفی شعرا کے نہایت موزون اور ابھارنے والے حوالجات سے مزین کیا گیا ہے۔ وہاں مغربی خیالات کو بھی درج کیا گیا ہے۔

کتاب اپنی ساخت کے لحاظ سے بھی نہایت عمدہ ہے۔ ضخامت ۲۷۲ صفحہ۔ کاغذ اور لکھائی چھپائی ایسی عمدہ۔ کہ طبیعت دیکھ کر باغ باغ ہو جائے۔ کتاب مطالعہ سے ہی تعلق رکھتی ہے۔

قیمت صرف ایکروپیہ

ملنے کا پتہ

وگیان آفس محلہ چلہ ٹیاں لاہور

"وگیان"

اس نام کا ایک اُردو ماہواری رسالہ مندرجہ ذیل اغراض کو مدِنظر رکھ کر جاری کیا گیا ہے :-

(۱) اصلی خالص اور ہر پہلو میں مکمل روحانیت پھیلانا اور گھر بیٹھے بھائیوں کو روحانی خوراک بہم پہنچانا۔ (۲) پورن یوگ کے اصول کی تشریح اور اشاعت سے ادھیکاری سجنوں کو اس سادھن کے لئے تیار کرنا (۳) سب کو ایک عالمگیر ابدی۔ بےنام اور انیک نام رکھنے والے دھرم کا سندیش دے کر مت متانتروں کا جھگڑا مٹانا۔ اور دنیا میں آزاد خیالی اور بےتعصبی کی پرورش پھیلانا۔ (۴) ایک اکھنڈ اور اننت سچائی کو ہر دیش اور ہر کال کے مہاپرشوں اور دھرم پستکوں میں اور اُن سے بعید اُوپر دکھانا (۵) مادہ طاقت۔ زندگی۔ ذہن اور بنیادی حقیقت کی وحدت کامل پیش اور ثابت کر کے تمام شخصوں قوموں اور ملکوں کے درمیان رشتہ اتحاد و محبت قائم کرنا۔ (۶) اُبھارنے والی زندگیوں کے حالات اور مہا پرشوں کے مقولات کی اشاعت سے اخلاقی زندگی کی نشوونما میں ممد و معاون ہونا۔ رسالہ ہذا کاغذ لکھائی اور چھپائی کے لحاظ سے بھی قابل دید ہے

چندہ سالانہ تین روپے نمونہ کا پرچہ ۴ کے ٹکٹ بھیج کر منیجر رسالہ "وگیان" لاہور سے طلب کریں

57